Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

13

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम राम का कलाम

लेखक स्वामी राम तीर्थ

प्रकाशन वर्ष 1905

आगत संख्या 13

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

13

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

13;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوامی رام کا کلام

سوامی رام عرف رام بادشاہ یا شہنشاہ رام کا کلام طاقت زندگی روشنی اور فرحت کے دینے۔ اور مُردہ روحوں کو زندہ کرنے اور گری ہوئی قوموں کو اُبھارنے والا ہے وہ لوگ جو سچی مستقل اور ابدی دولت عظمت راحت اقبال طاقت اور ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کو اس کلام کو دلی شردھا اور پوری توجہ کیساتھ ضرور پڑھنا چاہئے۔ کُل دُنیا کو عموماً اور ہندوستان کو خصوصاً اپنی موجودہ گری ہوئی حالت سے نکلنے اور روحانی حقیقی عروج کو حاصل کرنے کے لئے اس کلام سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے اسواسطے ہر شخص جو اس کلام کی اشاعت کو بڑھانے میں کچھ بھی کوشش کر سکتا ہے اُس کا فرض ہے کہ جس طرح اس سے ہو سکے اس کلام کی اشاعت کو بڑھانے کی کوشش کرے۔

سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کے جنہوں نے درشن کئے اور دلی پریم اور شردھا سے اون کے زندہ کلام کو اون کی زبانی سُنا ہے اون پر جو اثر پڑ سکے ہیں وہ اون کی زبانی سُننے سے معلوم ہو سکتے ہیں ذیل میں ایسے ایک پریمی پرش لالہ چنبا رام صاحب انسپکٹر نمک کی چٹھی جو تین سال پیشتر شایع ہوئی تھی فایدہ عوام کے لئے ہو بہو نقل کی جاتی ہے۔ (منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب)

ناظرین وُہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے سوامی جی کے درشن پائے اُنکے درشن سے ہی آپ آنند آنند ہو جاینگے اُنکی زندہ مثال اُنکی نجات کا موجب ہوگی۔ دُکھ درد و غم سب دُور ہونگے انتظار کرنا لا حاصل ہے۔ جہاں ملیں ایکدفعہ ضرور درشن کریں۔ وُہ سُورج ہیں سُورج آنند سروپ اور محبت کامل ہیں۔ وُہ عالم ہیں۔ وہ فاضل ہیں۔ وہ یوگی ہیں۔ وُہ صوفی باعمل ہیں آپکے تمام شکوک رفع ہونگے اُنکی کتابوں میں اگرچہ جادو بھرا ہے لیکن اُنکی صورت سب سے بڑھکر من موہنی ہے۔ چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا ہے دانت گویا آبدار موتی جڑے ہیں رخسارے کیا ہیں چونیاں دمک رہی ہیں تعجب یہ کہ میں نے اُنکو داتن کرتے یا کوئی مقوی غذا کھاتے نہیں دیکھا۔ مونگ کی دال ذراسی اور سوکھا ٹکڑا جب اور جہاں ملگیا دُوئی کا پردہ دُور بغیریت کا چلتا پھرتا سب انسان اُنکی اپنی آتما ہیں ہر وقت ہشاش بشاش رہتے ہیں۔ ایک سیکنڈ بھی ضایع نہیں کرتے معمولی سوتے ہیں۔ بلکہ بہت کم دن رات ضرور کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہینگے زیادہ حصہ وقت کا اُپدیش میں صرف کرتے ہیں۔ باقی ورزش یا یوگ ابھیاس میں اپنا نام رام بادشاہ کہا کرتے ہیں۔ کسی چیز کی خواہش نہیں بالکل تیاگی ہیں گھر بار بال بچے دھن دولت اور رتبہ چھوڑ کر سنیاس دھارن کیا تھا کئی سال تک ہمالیہ میں گھومتے رہے پھر جاپان اور امریکہ گئے۔ امریکہ کے لوگوں کو تعلیم دینا گویا افلاطون کو سبق سکھلانا ہے۔ سیکڑوں لیکچر دئے ہونگے۔ گھر گھر میں اُنکی تصویریں لٹک رہی ہیں۔ لیکن وہ نہایت عمدہ لیکچر جسمیں اُنہوں نے سائینس کے اُصول بیان فرمائے ہیں قابل دید ہے۔ غالباً مسٹر پورن سے ملیگا۔ انگریزی میں ہے۔ اس لیکچر کے سُننے سے امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری دینی چاہی۔ لیکن سوامی جی نے فرمایا کہ پہلے ہی پنجاب یونیورسٹی نے ایم۔ اے کا ٹلک لگا دیا ہے۔ میں اُسکو پھینکتا ہوں اور کلنک سمجھتا ہوں۔ سوامی جی پہاڑوں کی ریت غاروں اور کٹیا میں رہا کرتے تھے۔ اور امریکہ کے کروڑپتی لوگ اصرار کرتے تھے کہ محلوں میں رہیں برف میں جان جائیگی لیکن وہاں کیا پرواہ تھی اوم کا نعرہ دیا جہاں زور سے بجایا سُورج دیوتا کی تمام حرارت اُن میں نمودار ہوئی۔ تمام سردی اور برفانی سختی کافور ہوئی لوگوں سے جب مصافحہ فرماتے تھے تو سوامی جی کی انگلیوں سے آگ کے شرارے نکلا کرتے تھے جنکو لوگ سُوپر نیچرل (بالائے فطرت) یا سپرچوال (روحانی) طاقتیں کہا کرتے تھے۔ آخر کار بہت سے لوگوں کے کہنے سے اُنہوں نے ایک بنیان اور ایک چوغہ ریشمی اور ایک چھوٹے سے پٹکہ (صافہ) سے اپنے ننگے بدن کو ڈھانپا۔ مگر دھوتی وہی رہنے دی۔ رنگ ان کپڑوں کا وہی گیروا رنگ کا تھا۔ جب لشکر میں امریکہ سے آئے ہیں۔ تو میرے سامنے ایکدن موج میں آکر ان کپڑوں کو اُتار پھینکا اور وُہی رُنڈ مُنڈ ہو بیٹھے اور لگے یہ شعر پڑھنے ع بادشاہ دُنیا کے ہیں مہرے میری شطرنج کے * دل لگی کی چال ہے سب رنگ صلح و جنگ کے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے اور بھی ایم۔ اے ایل ایل ڈی دیکھے ہونگے لیکن یہ قدرت کے برگزیدہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ بنا سوچ انگریزی پوئیٹری

المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

زیادہ پیعرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُردو کے شعر فارسی کی رباعیاں ایسے بولتے ہیں جیسے کہ آگے ہی کسی نے منہ میں رکھی ہوئی تھیں اُن کا ایک ایک لفظ فلسفہ کی رُوح ہے سنسکرت بھی اچھی خاصی جانتے ہیں۔ وید وں کا مطالعہ پورا کر چکے ہیں۔ ویدانت کے اُستاد کامل ہیں۔ عربی فارسی اچھی عمدہ جانتے ہیں گویا ہفت زبان کہنا چاہئیے۔

القصہ وہ ہندوستان کی مجسم روشنی ہیں۔ ناظرین ضرور انکے درشن دریعہ حاصل کریں اور کوئی صاحب لیاقت انکی سوانح عمری ضرور لکھیں انکا ارادہ ہے کہ ہندوستان بھر میں ویدانت سکول قایم کریں۔ امریکہ کے کروڑپتی لوگ اپنے زندہ مسیح کیلئے روپیہ کی امداد دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔ ویدانت سکول میں زیادہ تر یتیموں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نہ معلوم آجکل سوامی جی کہاں ہیں۔ وہ ایک جگہ مقیم ہونا پسند نہیں کرتے۔ **نوٹ**۔ رام نے ایک جسم کی قید کو ترک کر دیا ہے تاکہ بہت سے جسموں میں اپنا جلوہ دکھلاوے جو لوگ چاہتے ہیں کہ رام کی رُوح اون میں داخل ہو کر اون کو رام بناوے وہ رام کے کلام کو پورے پریم سے پڑھیں اور رام کے نقش قدم پر چل کر خود رام بنکر رام کو سمجھیں اور خلقت کو اپنے وجود کے ذریعہ رام کا درشن کرا کر ہر طرح کے پاپوں اور دُکھوں سے نجات دیں۔ (ایڈیٹر)

تصانیف سوامی رام کلیات سوامی رام مجلد جلد اول عـ۲ جلد دوم عـ۲ ہر دو جلد ہے۔ رام ڈھنڈورہ ۲ آزادی ۲ خود مختی ۲ فرخر ۱ اوپ لے ۲ شانت ۲ اکبر دی ۲ برہم ودیا ۲ رام طبع اول ۴ طبع دوم ۲ زندہ کون ہے طبع اول ۴ طبع دوم ۲ آپ سے ۲ برہم چریہ ونقہ وحدت ۴ آنند ۴ صلح کہ جنگ گنگا ترنگ ۸ رسیاہ وغیرہ وغیرہ۔ تھنڈرنگ ڈان دو سال کی فایل انگریزی مصنفہ مسٹر پورن اسیمن سوامی رام کے انگریزی مضامین ہیں مجلد

شانتی آشرم کی کتابیں

سانکھیہ درشن معہ اُردو ترجمہ ہندو شاستروں میں سے نہایت مشہور اور مفید کتاب مترجمہ سوامی درشنانند جی مہاراج قیمت ۱۰ منتخاب رُوحانی نمبر اول ۲ نمبر ۲ سے نمبر ۱۰ تک فی نمبر ۲ سمپورن سکھ ۲ کرم و اصلاح سوامی رام کے دو لیکچر ۴ **ہندی پستکیں**۔ سادھارن دھرم عـ۔ شیل سوتر ترجمہ انگریزی کتاب کیریکٹر بلڈنگ ۲ درد رتا سے شری (افلاس سے عروج ۱۴)

دیگر کتب

ستّ اُپدیش کی فایل بابت ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۹ء خوبصورت جلدوں میں تیار کر دی ہے قیمت ہر ایک جلد کے لئے دو روپیہ نئے خریداروں کو یہ جلدیں ضرور منگوا کر پڑھنا چاہئیے کیونکہ ان میں نہایت اعلےٰ درجے کے مفید اور کار آمد مضامین انسانی زندگی کو کامیاب اور مبارک بنانے کے لئے مددگار شامل ہیں کلیات سوامی رام مجلد۔ جلد اول عـ۲ جلد دوم عـ۲ ہر دو باہم مجلد ہے روپیہ۔ فوٹو سوامی رام ۴ تھنڈرنگ ڈان کی دو سال کی مجلد فایل مصنفہ مسٹر پورن جسمیں سوامی رام کے بہت سے انگریزی مضامین ہیں مجلد ہے۔ ویدانو وچن یعنے ویدوں کا خلاصہ اُردو عہ روپیہ طلشۃ

سادھارن دھرم مجلد معہ ضمیمجات عـ۔ ڈیوائین وزڈم انگریزی ۱۲ دھرم جیون ۸ گوبند لہرے یوگ سار ۵ رسمحلی ڈاکٹر ۹ اختیاط صحت ۲ تمباکو از رسالہ فناہ و بقا ۴ بھجن مالا ۱۰ اصول ہندو دھرم ۱ نازک خیالات ۳ معیار المکاشفات اپنشدوں کا خلاصہ ۱۲ لیکچر صحت رُوحانی و جسمانی ۲ اُمید کی بجائے نربھے پدوی ۲ ہمیشہ کا نفع ۲ دُربے بہار خاتونان ہند ۸ سوانح عمری راجہ رام موہن رائے ۴ سہر رشی دیوتہ مہاتما گیشب چندر سین ۴ گلدستہ مضامین ۴ گلدستہ اخلاق سوانح عمری گورو نانک دیو جی ۶ گورو گوبند سنگھ جی ۶ پنج اردو ۲ دلربا نظمیں ۲ اردو و علم ادب کا دلچسپ رسالہ ۲ خلاصہ شمسی ۴ تذکرہ فردوسی و دیگر شعرا ۲ سوانح عمری بدھ دیو جی حصہ اول ۲ حصہ دوم ۸ حصہ سوم ۴ ایضاً مصنفہ لالہ دیا رام صاحب بشن سہسر نام ۲ کبیر چرتر ۳ گیتا اردو ۴ مترجمہ منشی دوارکا پرشاد صاحب افق لکھنوی کی مکمل ۱۸۲۶ صفحوں پر قیمت آٹھ روپیہ۔ مجلد کی ساڑھے آٹھ روپیہ۔ مکمل والمیکی اُردو ۱۰۳۴ صفحوں پر قیمت بلا جلد تین روپئے۔ مجلد کی تین روپئے۔ مکمل ٹاڈ راجستان اُردو ۲۱۰۰ سے زیادہ صفحوں قیمت بلا جلد آٹھ روپیہ۔ مجلد کی ساڑھے آٹھ روپیہ۔

(منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رام اُپدیش

عملی ویدانت اور آتم ساکشاتکار

شریمان سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کا لیکچر

(جو ۱ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بوقت ۴ بجے شام کے فیض آباد میں دیا گیا)

اوّل سوامی جی نے امریکہ کے کچھ حالات بیان کر کے فرمایا۔ کہ وہاں عملی ویدانت کا برتاؤ ہوتا ہے اسی سے وُہ مُلک خوش حال ہے +

اور عملی ویدانت وہ ہی ہے۔ جو اپنے آپ کو سارا مُلک ہی نہیں۔ بلکہ تمام عالم محسوس کرے۔ اور اپنے آپ کو ایک جسم میں محدود کرنا ہی قید تنہائی جانے +

اپنا چھوٹا نہیں حدود اربعہ۔ پگڑی جوڑا نہیں حدود اربعہ۔ ٹوپی جوتا نہیں حدود اربعہ۔ ساڑھے تین ہاتھ کے ٹاپو (جسم) میں مقید نہیں ہوں۔ بلکہ سب کی آتما۔ سب کا اپنا آپ میں ہی ہوں۔ پاتال دیش کے لوگوں نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایک کو نیزہ کی چوٹ کے تلے یا قدرت کے ڈنڈے کے زور سے منظور کرنا پڑے گا۔ سوائے آتما کے اور کوئی جگہ آنند کی نہیں ہے۔ آنند کا مخزن اگر ہے۔ تو وُہ صرف ... ہے۔ اُسی میں آزادی ہے۔ اُسی میں شانتی و سرور ہے + شراب پینا لوگ نہیں چھوڑتے۔ آپ لوگ ہزاروں جتن کرتے ہیں۔ ٹمپرنس سوسائٹیاں ہر وقت اس کے ترک کرنے کا اُپدیش کرتی رہتی ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ تس پر بھی لاکھوں اشخاص بس رہ کر وہ شراب کو نہیں چھوڑتے۔ وہ وجہ یہی ہے۔ کہ یہ اپنے آتم دیو کی کچھ تھوڑی سی جھلک (آزادی) دکھلا دیتی ہے۔ قید تن سے تھوڑی مدت کے واسطے رہائی بخشتی ہے۔ ہائے آزادی! ہر ایک شخص اسی کا خواہاں ہے۔ تمام اقوام و ملت میں آزادی آزادی اسی کا ہر وقت شور سنتے ہیں۔ بچے بھی اسی کے مُشتاق ہیں۔ اتوار سب دنوں کی نسبت زیادہ پیارا بچوں کو کیوں لگتا ہے۔ صرف اسی واسطے کہ وُہ ان کو ذرا آزادی دلاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یعنے اس روز بچوں کو چھٹی ملتی ہے۔ یہ چھٹی کا دن بچوں کو ہی صرف خوش و محظوظ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے نام سے سکول ماسٹروں اور دفتر کے کلرکوں کے زرد چہرہ پر بھی سرخی آجاتی ہے غرضیکہ ہر ایک کو آزادی کی لذت پیاری ہے۔ کیوں نہ ہو۔ آزاد مطلق تو اس کی اپنی ذات ہے۔ اپنی ذات ہر ایک کو بیشک پیاری سے بھی پیاری ہوتی ہے۔ البتہ جب کوئی پیارا اپنی ذات سے یک طرف ہو کر دنیاوی قیود و موجودات میں اس آزادی کے پانے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو خالی ہاتھ ہی آخر کار پاتا ہے۔ اسواسطے ہر ایک تجربہ کار بول اُٹھتا ہے۔ کہ دنیا میں یا دنیاوی پدارتھوں میں حقیقی آزادی ہرگز نہیں ملتی۔ کیونکہ حقیقی آزادی تو دیش کال۔ وستو کے احاطہ سے پرے ہٹ کر جنی قیود زمانی مکانی و نفسانی سے رہائی پاکر ملتی ہے۔ نہ کہ اس کے کیچڑ میں پھنسے رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس قیود نفسانی مکانی و زمانی میں پڑ کر تو سینکڑوں ملک و اقوام اس آزادی کی خاطر لڑے اور مرے۔ روس اور جاپان کی لڑائی صرف اسی آزادی کے واسطے ہوئی۔ مگر آزادی پھر بھی دنیا میں عنقا ہی رہی ٭

پیارو! جو شخص اپنے سروپ آتما میں نشست رکھتا ہے۔ وہ آزاد ہی ہے۔ کیونکہ آتما ہی منبع آزادی ہے۔ اور جو شخص اپنے سروپ آتما کا ساکھشات کار (انوبھو) یا انکشاف نہیں کرتا۔ وہ نہ اس لوک (دنیا) میں آزاد ہو سکتا ہے۔ اور نہ دوسرے لوک (پرلوک) میں لازوال سرور ذات کو حاصل کرتا ہے۔ عارف لوگ اس دنیاوی موجودات و قیود سے منہ موڑ کر (ایک طرف ہو کر) مکتی کے امرت کو پراپت ہوتے ہیں (Deserted Village) "اُجڑی گاؤں" کے مصنف گولڈ سمتھ اور ڈاکٹر جانسن سے اس بات پر بحث ہو رہی تھی۔ کہ بات چیت کرنے میں اوپر کا جبڑا ہلتا ہے۔ یا نیچے کا۔ یہ سیدھی بات تھی۔ مگر اس بڑے مصنف کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ گو اوس بات پر اوس کا عمل تھا۔ کیونکہ اگر اوس کا جبڑا ہلتا نہ ہوتا۔ تو وہ بات چیت نہ کر سکتا۔ جیسے انگریزوں کے ہاں کرامویل اور مسلمانوں کے یہاں بابر ہوا ہے۔ اوسی طرح ہندوؤں کے یہاں زمانہ حال میں رنجیت سنگھ۔ اس فخر ہندوستان اور شیر نیستان پنجاب کا ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ فوج دشمن کی دریائے اٹک کے پار تھی۔ اور اسکے آدمی اوس دریا کے پار جانے سے جھجکتے تھے۔ اس نے اپنا گھوڑا اُس دریا میں یہ کہکر ڈال دیا۔ سبھی بھوم گوپال کی یا میں اٹک کہاں۔ جاکے من میں اٹک ہے۔ سو ہی اٹک رہا۔ اوسکے پیچھے ساری فوج دریا کو پار کر گئی۔ گو غنیم کی فوج کے سامنے یہ تھوڑے سے آدمی تھے۔ مگر اونکی یہ جوانمردی دیکھکر دشمن کی فوج کے دل دھڑک اٹھے۔ اور تمام کے تمام آدمی ان کے ایسے حوصلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ گئے۔ اور میدان جنگ بھارت کے اس سورما کے ہاتھ آیا۔ بات کیا تھی۔ اوس کے دل میں بشواس (یقین) یعنی اسلام کا جوش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موجیں مار رہا تھا۔ رات بھر ایشور کے دھیان میں مگن رہتا تھا۔ اوس کی پرارتھنائوں میں خون آنسو ہو کر آنکھوں کے راہ بہہ نکلتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اوسکے اندر وہ بل آگیا۔ آتم بل۔ بشواس بل۔ یا اسلام کی طاقت سے وہ بھر گیا یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو۔ کہ اوس نے آتما کو ساکھشات کار کیا۔ یہاں زبانی جمع خرچ کا کام نہیں۔ ساکھشات کار وہ چیز ہے۔ جہاں روم روم سے آنند نکلتا ہو۔ کہتے ہیں۔ کہ ہنومان کے روم روم میں رام لکھا ہوا تھا۔ اسی طرح اس رنجیت سنگھ کے اندر بشواس کا بل بھرا ہوا تھا۔ ایسے ہی ساکھشات کار والوں کو دریا بھی راستہ دیدیتا ہے۔ پہاڑ بھی اپنے سر آنکھوں پر اوٹھا لیتا ہے دُنیا کی کامیابی کا بھی یہ ہی گر اندر کی طاقت یا آتم بل ہے۔ میرے اندر والا پرمیشور سرب شکتیمان ہے ع وہ کونسا عُقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا۔

فریڈرک اعظم جرمنی کا بادشاہ فرانس کے ساتھ لڑ رہا تھا۔ اوس کی فوج ہار گئی۔ اور اوس کو شکست فاش ہوئی کچھ لوگ مارے گئے کچھ فرانسیسیوں کے ہاتھ آگئے تھوڑے بچ گئے۔ یہ بادشاہ علم دوست اور خدا دوست تھا۔ اس کو آتما کے ساکھشات کار کی کچھ ذرا بھنک (جھلک) آگئی تھی۔ اوس نے اون تھوڑے سے بچے کچھے آدمیوں سے کہا۔ کہ دس پانچ آدمی ایک قسم کا باجا لیکر پورب سے بجاتے ہوئے آؤ۔ اور کچھ لوگ پچھم سے اور کچھ اوتر سے اور کچھ دکن سے۔ غرضیکہ وہ تھوڑے سے آدمی چاروں طرف سے باجا بجاتے ہوئے اوس قلعہ کے اندر آنے لگے جس کو فرانسیسیوں نے چھین لیا تھا۔ اور یہ شیر مرد تن تنہا بغیر ہتھیار لئے ہوئے اوس قلعہ میں گھس گیا۔ اور بہ آواز بلند کہنے لگا۔ کہ اگر اپنی جان سلامت لیجانا چاہتے ہو۔ تو اپنے اپنے ہتھیار پھینک دو۔ اور قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ ورنہ میری فوج چوطرفہ چاروں طرف سے آ رہی ہے۔ تم کو مار ڈالیگی۔ باجوں کی آواز چاروں طرف سے سُنکر اور اس جوانمرد کی دلیری کو دیکھ کر وہ لوگ گھبرا گئے۔ اور فوراً قلعہ چھوڑ کر باہر بھاگ گئے۔ اس جوانمرد نے اکیلے ہی اور بغیر ہتھیار کے اوس قلعہ پر فتح پائی۔ اور دشمنوں کو شکست فاش ہوئی۔

بس دُنیا میں بھی اس آتم بل کی ضرورت ہے۔ اس ساکھشات کار کی ضرورت ہے۔ رام جان جان کر بدیشیوں کے قصے تم کو سناتا ہے کہ تم کو ذرا تو خیال آوے۔ یہ امرت یعنے آتما کا ساکھشات کار کرنا نکلا۔ تو بھارت سے ہی مگر فائدہ اس سے اوٹھا رہے ہیں۔ غیر ملک والے ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اس برہم ودیا کی کیا دینی ترقّی اور کیا دنیوی ترقی دونو کے واسطے بشواس یا ویدانت یا برہم ودیا یا آتم ساکھشات کی ضرورت ہے کیا تم کو ضرورت نہیں ہے۔ اس آتم ساکھشات کی یہ ہی اندر کا آتم بل تمہارا (Character) کیریکٹر ہے اور بیرونی جھگڑے رگڑے تمہارے آتم بل کو خطرے میں ڈالتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب آدمی سیدھی طور سے اس کیریکٹر کو حاصل نہیں کرتا۔ تو مصیبتیں اوس کے اندر سے آتم بل کو اوبھار کر یہ کیریکٹر پیدا کر دیتی ہیں۔ قانون ایوولیوشن یعنے صعودِ عالم پکار پکار کر اسی اعلےٰ سبق کا اوپدیش کر رہا ہے۔ اور یہ قدرت کا قانون ہے کہ جنمیں بل ہوگا۔ وہ ہی قایم رہینگے۔ جس کے اندر ہمت ہے۔ اوسی میں طاقت ہے اور جسمیں طاقت ہے۔ اوسی میں زندگی ہے۔ ہمت تو اندر کی چیز ہے۔ جہاں پرمیشور ہے وہاں ہی ہمت ہے۔ ڈنڈیکے زور سے چلنا تو حیوانوں کا کام ہے۔ انسان سمجھ لیتا ہے۔ اور کام میں لے آتا ہے

ع خود تو منصف باش ای جان این نکو یا آن نکو

کیا ضرورت ہے۔ کہ نیچر تم کو کوڑا مار مار کر سکھلائے خوشی سے کیوں نہ سیکھو۔ اس جگت سے منہ موڑنا کیا ہے؟ کہ باہر کی چیزیں آپکی نگاہ میں نہ رہیں۔ اور یہ ہی موت قبل ان تموتو یعنے مرنے سے پہلے مر جانا ہے یا سب کچھ اس ایشور راپنے آتما کے ارپن کر دیتا ہے۔ جب سب باہر کی چیزیں اسطرح آہوتی میں ڈالدی جاتی ہیں۔ تب تو ترلوکی ناتھ ہی رہ جاتے ہیں۔ کوئی بھی آدمی ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اوسمیں آتم بل کا بشواس نہ ہو۔ جسمیں یہ بل زیادہ ہے۔ وہ آپ بھی بڑا ہے۔ اور اوروں کو بھی بڑھاتا ہے +

ے دھن بھومی دھن دیش کال ہوں + دھن دھن سوجن در س کریں جو

جس جنگل میں آتم ساکھشات کار والا جاتا ہے۔ اوسمیں تر و تازگی آجاتی ہے جس ملک میں ساکھشات کار والا پاؤں رکھتا ہے۔ وہ ملک کا ملک خوشحال ہو جاتا ہے۔ وگیان سروپ مہاتما وہ ہی ہے۔ جس سے پریم کا چشمہ بہ نکلتا ہے۔ ع رواں کن چشمہائے کوثری را + یہ ہی سورگ کی ندیاں یا آتمانند کی ندیاں ہیں۔ کس کو اس پانی کی ضرورت نہیں ہے۔ گل ہو یا گیاہ۔ گندم ہو یا کپاس۔ انسان ہو یا حیوان۔ سبھی کو اس پانی کی ضرورت ہے۔ ع سلیمانا بیار انگشتری را +

جب انگشتری مل گئی پھر بھٹکنا کسواسطے؟ کہاں تو تمہارا سوراجیہ اور کہاں تم بھکھیاری کہاں تو تمہارا آتمانند میں دھام اور کہاں یہ ہاڈ چام؟

ے سورج کو سونا چاند کو چاندی تو دے چکے + پھر بھی طواف کرتے ہیں دیکھوں جدھر کو میں

یہ کوئی استعارہ نہیں ہے۔ سچے واقعات ہیں (Facts)، سیدھے سادھے لفظوں میں اسکے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ سوائے پرمیشور کے تمہارا آتما کچھ اور نہیں ہے جب پرمیشور میرا آتما ہے۔ تو میں دکھ میں کیسے رہوں۔ دنیا میں لوگ ایسے ہوگئے ہیں جن کے اندر سے یقین کے چشمے بہ نکلے ہیں۔ اور اس آب حیات سے ملک کے ملک سیراب ہوتے چلے گئے ہیں۔ عرب میں کوئی ہو گیا ہے۔ جس کے اندر سے اس یقین کی آگ بھڑک اوٹھی۔ یہ وشواش یا یقین کبھی داسو ہم کے بھاؤ میں اور کبھی شیو وہم کے بھاؤ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے۔ وہ شیر عرب یوں سب کو دہاڑتا ہے۔ ے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر سورج ہو میری دائیں طرف اور چاند بھی بائیں جانب کھڑا
کہیں مجھ سے گر دونو، بس اپنے کو "انا" مانوں کبھی کہنا اونکا ذرا

وہ جو اندر کا آتم بل ہے۔ اوس کے سامنے سورج اور چاند کی کیا حقیقت ہے
ایک میو ادونیم ناستے یعنے "نہیں ہے کچھ بھی سوائے اللہ کے" سیدھی
سادھی بات ہے۔ مگر یقین کیوں نہیں آتا۔ یقین۔ بشواس۔ شردھا۔ اور ایمان
سب مترادف ہیں۔ اوس کا ایمان چلا گیا یا وہ بے ایمان ہے۔ یہ بڑی بھاری
گالی ہے۔ پھر کیوں نہیں ایمان۔ یقین شردھا یا وشواش لاتے۔ کس میں اوسی
ایک آتم دیو میں جو پرانیوں کا پران اور جانوروں کی جان ہے۔ اگر یہ وشواس
ہے۔ تو سارے پاپ دُھل جاویں۔ اگر ملک میں ایک شخص ایسا پیدا ہو جاوے
تو ملک کا ملک سرسبز ہو جاوے۔ بس اپنی انانیت خودی دُور کرو۔ خودی کو
مٹادو۔ اور اس پیالہ کے اندر جو آتم دیو کا آبِ حیات ہے۔ اوسی کو پان کرو۔
کسکو ضرورت نہیں ہے۔ اس آبِ حیات کی۔ مسلمان۔ عیسائی۔ یہودی اور
ہندو سبھی تو اس آبِ حیات کی چاہ میں مارے مارے پھرتے ہیں +

ایکو الف تیرے درکار

الف کو جاننا تھا۔ کہ آتم بل آ گیا۔ برہم ست جگت متھیا یعنے خدا حق ہے۔ اور
سب کچھ ہیچ ہے۔ اوس وشواش کو لاؤ۔ جو دھرو میں آیا۔ پرہلاد میں آیا۔ نام
دیو میں آیا۔ اسی وشواس کی بدولت تمام شکوک جھگڑے اور پہ لوجھن دُور
ہو جاتے ہیں۔ دتا ترے مست مہاتما ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے۔ آندھی آرہی تھی
چراغ کی روشنی یا چاند کی چاندنی سے او نکا رُخ انور ایک خراب عورت کو
اپنے کوٹھے پر سے دکھائی دیا۔ اس مہر طلعت مہاتما کے تین دفعہ درشن پاتے
ہی اُس عورت کے دل کی تاریکی دُور ہو گئی۔ اور اوس کی حالت بدل گئی۔
مہاتماؤں کے درشن ہی سے وشئے باسنا دُور ہو جاتے ہیں۔ کسی کا مہاتما
ہونا ہی ساری دُنیا کو ہل چل میں ڈال دیتا ہے۔ چاہے وہ ملک میں اوپدیش
دے یا نہ دے صرف ملک کی حالت ہی نہیں ساری دُنیا کی حالت اوس کے پیدا
ہونے ہی سے بہتر ہو جاتی ہے۔ جس طرح کسی جگہ کی ہوا ہلکی ہو کر اوپر کو اُڑتی ہے۔
تو اوس کی جگہ بھرنیکو چاروں طرف کی ہوا آجاتی ہے۔ اور سارے ایٹما سفیر یعنے کرّہ
ہوا میں ہل چل بڑھ جاتی ہے۔ اوسی طرح ایک مہاتما بھی ساری دُنیا کو ہلا دیتا ہے
اور اگر تم مہاتما کے وجود ہی کو نہیں مانتے۔ تو پھر کیسے اوس سے لابھ اوٹھا سکتے ہو
چونکہ تم کو کسی نے سونے کی جگہ کوئی اور چیز دیدی تو کیا اوس سے یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ سونا
ہے ہی نہیں یا ساری دُنیا میں تانبا ہی تانبا ہے۔ جو سونے کو مانے ہی گا نہیں
وہ بھلا اوسے کہاں پائیگا۔ جہاں سچ ہے۔ وہاں جھوٹ بھی آ جاتا ہے۔ ملمع کی موجودگی
اصلی سونے کی بڑائی ظاہر کرتی ہے۔ نہ کہ وجود ہی کو اڑا دیتی ہے۔ دُنیا کی تاریخ اس بات کو ثابت کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اگر کوئی شخص آنکھیں کھول کر دنیا کے بازار میں گذرے۔ جس کی نگاہ میں برہم ہی برہم ہو۔ وہ ساری دنیا کو پریم روپ دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اور جس کے اندر دشمنی کی آگ شعلہ زن ہے۔ وہ تمام اردگرد دشمنوں کو ہی پاتا ہے۔ اور تمام دنیا ہی دشمنی سے بھری ہوئی اس کو نظر آتی ہے ✣

اس واسطے او پیارے متلاشئ آنند ذرا نگاہ کو پھیرا۔

ے بیگانہ گر نظر پڑے تو آشنا کو دیکھ ✣ دشمن گر آئے سامنے تو بھی خدا کو دیکھ

ے جو کچھ دیکھے جگت میں سب ایشور ہیں ڈہانپ ✣ کر وچین اس تیاگ سے دھن لالچ سے کانپ

جس کی ایسی نظر ہو جاتی ہے۔ اوس کے لئے دکھ اور شوک کہاں آسکتے ہیں۔ اور اس کی موجودگی سے سارے دیش میں ہمت اور طاقت آجاتی ہے۔ پس اے ریفارمرو بتلاؤ آتم ساکھشات کرنا کتنا بڑا ریفارم ہے۔ پہلے اپنا آپ ریفارم کرو۔ یعنی اپنی نظر اونچی کرو۔ پھر سارے ملک میں ریفارم آپ ہی ہو جاویگی۔ آجکل دنیا میں جو سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ اس کے پروفیسر ڈاکٹر سٹاربک (Dr. Starbuck) دربارہ (Conversion انقلاب دل) یوں رائے دیتے ہیں۔ کہ دماغ میں وشواس یعنی یقین سے ایک قسم کی لکیریں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ جب کوئی دوسرا پختہ یقین (Strong faith) اسی دماغ میں جگہ لینی شروع کرتا ہے۔ تو سابقہ لکیریں مٹ جاتی ہیں۔ اور نئی پیدا ہو پڑتی ہیں۔ اس لئے ایک قسم کی سابقہ لکیروں (Lines) کا مٹانا اور ان کی جگہ وہاں دوسری لکیروں کا پیدا ہو جانا تبدیلئے چال چلن (Conversion) یا اندرونی تبدیلی کہلاتا ہے۔ یہی اسلام۔ وشواس و یقین یا (Faith) ہے۔ جس کے بغیر من کے پہلے خراب نشانات و داغ رفع نہیں ہوتے اور من شدھ نہیں ہونے پاتا ✣

آجکل انگلینڈ اور امریکہ اسی یقین کی بدولت ترقی کر رہے ہیں۔ یونان کہاں گیا۔ اوسکا مذہب کیا ہوا۔ روم اور مصر کے مذہب کیا ہوئے مگر تعجب کی بات ہے۔ کہ ہندوستان میں جینتوں پر مصیبت آئیں ہر مذہب کی لو قایم رہے۔ کیوں جی مہاراجہ رامچندر اسی ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ پیارے کرشن نے اسی بھارت کی گود میں پرورش پائی تھی۔ یہ اتفاق اور اتحاد ایسے شور بیر (Heroes) ہی قایم رکھ سکتے ہیں۔ جس ملک میں ہیرو (Heroes) نہیں وہ ملک قایم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح رام اور کرشن کے نام اور ویدوں کی بدولت یہ ملک قایم ہے۔ ان شورما مہاتماؤں سے اسی طرح فایدہ اٹھانا چاہئے جیسے کہ ہم سورج سے اٹھاتے ہیں۔ حبش کے لوگ سورج کے ہر وقت سامنے رہنے کی وجہ سے کیسے کالے ہو جاتے ہیں۔ ہم کو بھی رام اور کرشن کی پرستش کرتے ہوئے اپنے دلوں کو سیاہ نہ ہونے دینا چاہئے۔ جب آنکھوں کو آپ نے بھگوان کے ارپن کر دیا۔ پھر تو وہ آنکھیں ایشور کی ہو گئیں۔ نہ کہ آپ کی۔ اسی طرح جب بازوؤں کو ایشور ارپن کردیا تو وہ ایشور کے ہو گئے۔ اسی طرح جب آپنے اپنے آپ کو ایشور ارپن کردیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ پرماتما کی ذات پاک ہو گئے۔ ساکشات بھگوان رام یا کرشن ہو گئے اب پریم کی زردی گیان کی سُرخی میں بدل گئی۔ اور نتیجہ میں آنند کی مستی ٹپکنے لگی +

آج تین دن رام کو جس کے یہاں آنند کی بادشاہت کے سوا کچھ اور ہے ہی نہیں تُمہارے یہاں جھاڑو دیتے ہو گئے۔ آج تو گدی پر بیٹھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ قسم ہے ایشور کی۔ ست کی۔ رام کی۔ کہ تم میں سے ہر ایک وہی ذات پاک آتما یا غار اغاص ہے جانو اپنے آپ کو۔ چھوڑو اس داس پن کو۔ تُمہاری تو سلطنت حقیقی ہے +

واہ کیا ہی پیارا نقشہ ہے۔ آنکھوں کا پھل ملا اور سوہنے جوان کا جیتا سپھل ہُوا۔

محل ایسا جس کی چھت پہ ہیں ہیرے جڑے ہوئے + قوس قزح دابر کے پردے تنے ہوئے

مسود بلند تخت ہے پربت ہرا بھرا + اور شجر دیودار کا ہے چنور جھولتا :

نغمے سریلے اوم کے ہیں اس سے آرہے

ندیاں پرندے بادیں ہیں سُر ملار ہے

بے ہوش وحس ہے گرچہ پڑا کھال کی طرح + دُنیا ہے اس کے پیر کے فٹ بال کی طرح

کیسی یہ سلطنت ہے عدو کا نشان نہیں + جس جا پہ راج میرا نہیں ایسا مکان نہیں

کیوں دائیں سے اور بائیں مُڑ جائیں نہ آنکھیں

نب رنگ ہو دلخواہ تو جُٹ جائیں نہ آنکھیں

اوم آنند!! اوم آنند!!

رام اُپدیش

بشواس یا ایمان

سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کا لیکچر

جو بمقام وکٹوریہ ہال فیض آباد ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء بوقت ۵½ بجے شام کے بہ تشریف آوری قریب پانصد اصحاب کے دیا گیا تھا

سوامی جی نے فرمایا۔ کہ ودیا گیان سے پہلے ہم سبھوں کو دھیان کر لینا ضروری ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یعنے اس بات کا خیال کریں۔ کہ ہم سب میں ایک ہی آتما ویاپک ہے۔ ایک ہی سمندر
کی ہم سب لہریں ہیں۔ ایک ہی تاگے میں ہم سب مثل مالا کے موتیوں کے پروئے ہوئے ہیں +
پھر تھوڑی دیر تک ایک عالم خاموشی رہا۔ اور سوامی جی اور حاضرین اس دھیان میں
ڈوب گئے۔ ازاں بعد اوم کو باآواز بلند کہکر سوامی جی نے اپنی تقریر اسطرح شروع کی +
بناسپتی۔ علم نباتات (Botany) کا یہ ایک مسئلہ ہے کہ ۵ جھرن سے
پودے پھول نہیں دیتے۔ اور وہ اپنے پتوں کو اسطرح شوبھا دیتے ہیں۔ کہ اونکے
سامنے پھول مات ہوجاتے ہیں۔ خواہ رنگت کے لحاظ سے دیکھو خواہ خوشبو کے
خیال سے۔ رنگ اور بو دونوں ہی میں وہ پتے پھولوں سے کسی حالت میں کمتر
نہیں ہوتے۔ بلکہ زور اور طاقت کے لحاظ سے وہ پھولوں سے بہتر ہیں۔ کیونکہ اونمیں
بجائے پھولوں کی نزاکت اور کمزوری کے زور اور طاقت ہوتی ہے۔ اس کا باعث کیا ہے
اس کا سبب بھی وہ ہی دو برہم چریہ ہے۔ یعنی پشپوں کا بواہ ہوتا ہے۔ مگر وہ
پودے جو پھولتے نہیں۔ برہم چاری رہتے ہیں +
جب یہ بات درختوں میں پائی جاتی ہے۔ تو کیا انسان میں اسکا ظہور نہیں ہے +
ہماری نگاہ ست حقیقت پرمیشور میں اس طرح جمنی چاہئے۔ کہ اوس کے سامنے اس جگت
کے پدارتھ سب کے سب متھیا بے حقیقت نظر آنے لگیں +

ے خور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا + سب سے بیگانہ ہے اے دوست شناسا تیرا +
ٹھگنی کیا نینا چمکاوے - کبیرا تیرے ہاتھ نہ آوے +

رام اسی حالت کا نام ابھیاس یقین سردھا وشواس یا اسلام بتلاتا ہے +
وحشی قوموں کا ذکر ہے۔ کہ رات کو وہ جاڑے کے مارے ٹھٹھر رہے ہیں۔ اگر کسی نے
اونکو کمبل دیدیا۔ تو اوڑھ لیا۔ اور جہاں صبح ہوئی اور دھوپ نکلی پھر جس نے
چاہا۔ ایک مصری کی ڈلی دیکر اون سے کمبل لے لیا۔ رات ہوئی۔ اب پھر کانپ رہے ہیں۔
پھر دوسری رات کو کمبل پایا اوڑھا اور دن میں کسی نے ایک ذرا سی مصری کی
ڈلی کا لالچ دیکر اون سے کمبل لے لیا۔ یعنی اب ان کو اس مصری کی ڈلی کے سامنے وہ رات کا
جاڑا جو اب سامنے موجود نہیں ہے یاد نہیں آتا۔ اسی طرح ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنے
آپکو وحشی نہیں کہتے۔ مگر وہ اوس چیز کو نہیں مانتے جو اونکی آنکھوں کے سامنے اسوقت
موجود نہیں۔ یعنی وشواس نہیں رکھتے اور اس چیز کا ماننا جو اونکی آنکھوں کے سامنے موجود
نہیں ہے۔ وشواس۔ یقین۔ (Faith) یا اسلام کہلاتا ہے +
ایک دفعہ دیوتاؤں کا اسروں کے ساتھ یدھ ہوا۔ دیوتا لوگ اسروں سے طاقت
میں کم تھے۔ اون کے گرو برہسپتی چارواک کی فلاسفی اسروں کو سکھلائی۔ اس فلاسفی کے
ایسے ہی اصول ہیں یعنے
Eat, drink, and be merry کھاؤ۔ پیو۔ اور مزے اڑاؤ۔ اور کسی چیز کو جو تمہارے سامنے
نہ ہو۔ مت مانو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس قوم میں نیکی۔ ستیہ۔ ایشور پر وشواس۔ شردھا۔ یا اسلام نہیں ہے۔ وہ قوم فاتح نہیں ہو سکتی۔ ایک صاحب نے آج رام سے یہ شکایت کی۔ کہ وشواس نے ہندوستان کو برباد کر دیا۔ سو وہ صاحب وشواس کا ارتھ نہیں جانتے ہیں جو ایسا کہتے ہیں۔ تو آج رام وشواس کے بارہ میں کچھ بولیگا۔ والٹ وٹ مین (Walt Witman) جس کا ذکر رام نے کل کیا تھا۔ اور جس کے نام پر آج سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی جنہوں نے اوس کے آنند بھرے کلاموں کو پڑھا ہے۔ اوسیطرح جان دینے کے لیے تیار ہیں جسطرح عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ پر اہل اسلام محمد صاحب پر اور ہندو لوگ بھگوان رام یا کرشن پر اپنی کتاب موسومہ اوراق گیاہ (leaves of the grass) میں اسطرح لکھتا ہے۔ کہ آسمان پر تارے اور زمین پر ذرے صرف دھرم یا وشواس کی خاطر چمکتے ہیں۔ اس امریکن مصنف کا حوالہ رام اسوجہ سے دیتا ہے۔ کہ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یورپ اور امریکہ والے سب ناستک ہوتے ہیں۔ یعنے ایشور کو نہیں مانتے۔ بھلا یہ کب ممکن ہے۔ کہ بلا ایشور میں وشواس کئے ہوئے کوئی ملک ترقی کر سکے۔ ہاں! بیشک! وہ ایسے ایشور کو نہیں مانتے جو آدمیوں سے الگ دنیا سے پرے کہیں بادلوں کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ کہیں اوسے وہاں نہ کام نہ ہو جاوے اور جس ملک میں (Scepticism) پھیل جاتی ہے۔ یعنی جہاں شک گھر کر لیتا ہے۔ اوس ملک کی حالت تباہ ہو جاتی ہے اس مرض کا جلدی علاج کرو۔ ورنہ یہ مرض مہلک تپ دق کا ہو جائیگا۔ +

(Heroism) بہادری یقین والوں کے لیے ہے۔

مرنا بھلا ہے اوس کا جو اپنے لئے جیئے
جیتا ہے وہ جو مر چکا انسان کے لئے

کہاں عرب کا ریگستان۔ وہاں ایک امی جنگلوں کے رہنے والے یتیم کے دل میں اسلام (شردھا Faith) وشواس کی آگ بھڑک اوٹھی۔ یعنی سوائے اللہ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ (ایک میوادوتیم ناستی) اس بات کا یقین اوسکے دل میں جم گیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اوس کے جگر سے آگ نکلی۔ اور اوس ریگستان میں پڑی۔ جہاں ریگ کا ایک ایک ذرہ آتش فشان یا بارود کا چھرا بن گیا۔ اور ساری دنیا میں ایک ہلچل مچ گئی۔ گویا ڈاسے سے لیکر دہلی تک اور یورپ افریقہ اور ایشیا کے اس سرے سے اوس سرے تک ایک آفت مچادی۔ یہ کیا تھا۔ یقین اور ایمان کا زور۔ وشواس کی طاقت۔ نہ کہ تلوار اور بندوق کی طاقت۔ جیسا کہ لوگ اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ بندوق اور تلوار کے زور سے اہل اسلام نے فتح پائی +

جس وقت محمد (غوری) اور محمود (غزنوی) ہندوستان میں آئے۔ تو وہ لوگ بہت کم تھے۔ اور ہم لوگ دل کے دل۔ مگر کیا وجہ تھی۔ کہ ہماری شکست ہوئی۔ اور اون کی فتح۔ ایک مورخ لکھتا ہے۔ کہ جسطرح آندھی کے سامنے خاک اوڑتی چلی جاتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوسیطرح ہندوؤں کے دل کے دل مسلمانوں کے سامنے اتر تے چلے جاتے تھے۔ اس کا باعث وہ ہی یقین یا وشواس تھا جب تک دل میں یقین نہ ہو۔ ہاتھ میں طاقت بھی نہیں آتی۔ اور جب دل وشواس سے بھر جاتا ہے۔ تو ہاتھ اور بازو طاقت سے پھڑکنے لگتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب رام بی۔ اے۔ کا امتحان دے رہا تھا۔ تو ممتحن نے ریاضی کے پرچہ میں ۱۳ سوال دیکر اوپر یہ لکھدیا "Solve any nine out of the thirteen" ان تیرہ سوالوں میں سے کوئی سے ۹ سوال حل کرو۔ چونکہ رام کے دل میں یقین جوش مار رہا تھا + دسنے اوسی عرصہ میں سب تیرہ کے تیرہ سوال حل کر کے لکھدیا Examine any nine یعنی ان تیرہ سوالوں میں سے کوئی سے ۹ جانچ لو۔ حالانکہ ان ۱۳ سوالوں میں سے مشکل سے اور لڑکوں نے ۳ یا ۴ سوال حل کئے تھے۔

James جیمز بھی ایسا کہتا ہے۔ کہ فتح یا جے اویکی ہے۔ جسکو یقین یا وشواس ہے اور یہ ہی روحانی قانون ہے۔ وشواس کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے یہ دیکھنا چاہئے کہ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وشواس اور دوسرا مت جس کا ترجمہ (۱) یقین اور (۲) عقیدہ ہے۔

Crusade (یعنی عیسائیوں کے اوس جہاد کا) ذکر رام سناتا ہے جسمیں رچرڈ دل شاہ انگلستان بھی شریک تھا۔ جب عیسائی لوگ یروشلم میں ہارنے لگے۔ تو ایک بوڑھا آدمی ان میں سے یوں بول اوٹھا۔ کہ میں نے جبرائیل کو دیکھا جس نے مجھ سے یہ کہا۔ کہ اسی زمین کے تلے جہاں ہم لوگ لڑ رہے ہیں۔ وہ نیزہ دبا ہوا ہے۔ جس سے حضرت مسیح چھوئے گئے تھے۔ اگر وہ نیزہ ملجاوے تو ہماری فتح ضرور ہو گی۔ اُس کو سنکر لوگوں نے اوس زمین کو کھودنا شروع کیا مگر کوئی نیزہ نہ ملا۔ کھودتے کھودتے آخر کار ایک نیزہ نہایت بوسیدہ زمین میں سے نکلا۔ وہ لوگ اوس نیزہ کو عیسیٰ والا نیزہ جانکر جی توڑ کے لڑنے لگے۔ اور آخر کار وہ فتحیاب ہوئے۔ مرتے وقت اوس بوڑھے شخص نے پادری کے سامنے اس امر کا اقرار (Confession) کیا کہ میں نے یروشلم کی لڑائی میں نیزہ والی کہانی گھڑ دی تھی۔ تاکہ فتح ہو۔ چاہے جو کچھ ہو۔ مگر وہ بات اوس وقت کام کر گئی۔ اس کہانی کا حصہ جس سے لوگوں کے دلوں میں یقین بڑھ گیا۔ وشواس یا Faith ہے۔ اور کہانی مت یا عقیدہ ہے +

یقین کی طاقت زندگی ہے۔ رام اوپر کے عقیدے پر زور نہیں دیتا۔ وہ تو اندر کی آگ آپ ہی میں سے نکالا چاہتا ہے +

لوگ کہتے ہیں۔ کہ یورپ کے بڑے بڑے آدمی ناستک ہیں۔ بریڈلا اور ہربٹ سپنسر گو عیسائیوں اور مسلمانوں یا اور مذہب والوں کے خدا کو نہ مانتے تھے۔ مگر اونمیں یقین۔ اور وشواس ضرور تھا۔ اور ان لوگوں کے چال چلن آپ لوگوں کے پنڈتوں مذہبی اوپدیشکوں اور واعظوں سے بدرجہا بہتر تھے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بریڈ لاگو رابائن نہیں جانتا تھا۔ مگر اوس کا دل پریم سے بھرا تھا۔ آپ کے مذہبی لوگ اپنی اُلفت کو کسی خاص فرقہ یا مُلک میں ہی محدود کر دیتے ہیں۔ مگر اوس کا دل انگلستان ہی میں محدود نہ تھا۔ بلکہ ہندوستان کی بہتری کے لئے بھی خون برسا رہا تھا +

یہ شخص نیچر کے لافانی قانونوں پر ایمان رکھتا تھا۔ اسی وشواس یا ایمان کی ہندوستان کو بھی ضرورت ہے۔ یہ گالی ہے۔ کہ تم بے ایمان ہو۔ یعنی تمہارا ایمان نہیں ہے اور ایمان نادیدنی چیز پر یقین لانے کا نام ہے اور یہ ہی مذہب وشواس یا اسلام ہے اور بغیر اس کے کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔

آرکی میڈیز۔ یہ کہا کرتا تھا۔ If I get a point I shall overturn the whole world.

ترجمہ۔ اگر مجھ کو ایک نقطہ کھڑا ہونے کے لئے مل جاوے تو میں تمام دُنیا کو الٹ دوں گا

رام بتلاتا ہے۔ کہ وہ قائم نقطہ تمہارے ہی پاس ہے۔ اگر تم اس آتم دیو کو جو دُور سے دُور اور نزدیک سے نزدیک ہے۔ جان لو تو وہ کون سی چیز ہے۔ جس کو تم کر نہیں سکتے۔

وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

اس یقین کو دل میں جگہ دو۔ اور پھر جو چاہو۔ سو کر لو۔ کیونکہ لا انتہا طاقت کا سرچشمہ تمہارے اندر موجود ہے +

ہکسلے کہتا ہے۔ اگر تمہاری یہ دلیل رائی اور عقل اور دانش واقعات کے جاننے میں مدد نہیں کرتی تو ؏ برین عقل و دانش بباید گریست۔

ایسے منطق کو بدل دو۔ عقل کو پھینک دو۔ مگر واقعات کو آپ بدل نہیں سکتے +

آتما یعنی اندرونی شکتی پر وشواس رکھو۔ ٹٹیری۔ ایک پرندا کے دل میں وشواس آگیا۔ اوس نے کمر ہمت باندھی اور سمندر سے مقابلہ کیا۔ اور فتح پائی۔ ایک کہانی ہے۔ کہ ٹٹیری کے انڈے بچے سمندر بہا لے گیا۔ اوس نے خیال کیا۔ کہ سمندر آج میرے انڈے بچے بہا لے گیا۔ تو کل میرے اور ہم جنسوں کے بچوں کو بہا لے جائیگا۔ اس سے بہتر ہے۔ کہ سمندر کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اور ایسا خیال کر کے سمندر کا پانی ان پرندوں نے اپنی چونچوں سے بھر بھر کے باہر پھینکنا شروع کیا۔ اور مصیبت کے وقت میں اپنا حوصلہ پست نہ کیا +

شیر سپید ہا تیر تا ہے۔ وقت رفتن آب میں

اتنے میں ایک رشی جی وہاں آئے۔ اور چونچوں سے سمندر خالی کرتے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ کیا بیہودہ حرکت کر رہے ہو کیا تم سمندر کو خالی کر سکتے ہو۔ کیا اکیلا چنا پہاڑ پھوڑ سکتا ہے۔ اس بیہودہ حرکت سے باز آؤ۔ اسپر اوسے ٹٹیری نے جواب دیا۔ کہ مہاراج آپ دیو رشی ہو کر مجھ کو ناستک اپنے کا اُپدیش کرتے ہو۔ آپ ہمارے شریروں کو دیکھ رہے ہو۔ ہمارے آتم بل کو نہیں دیکھتے۔ یہی جواب ٹٹیری کا گ بھسنڈ کو مہاراج دتاتریے جی نے دیا تھا۔ اور کہا بار تم تو کہتے ہی رہے۔ کیونکہ تمہاری درشٹی ہمیشہ ہاڑ اور چام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر جاتی ہے۔) جسم تو میں نہیں ہوں۔ میں تو وُہ ہوں۔ جس کی تھاہ وید میں بھی نہیں پا سکتے۔ آتم دیو تو وُہ ہے۔ جو کبھی بھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اس جواب کو سنکر رشی جی مہاراج ہوش میں آئے۔ اور سمندر سے کرودھ کرکے بولے۔ کہ ارے اس کے بچے انڈے کیوں بہائے گیا۔ اس پر سمندر نے جھٹ انڈوں بچوں کو پھینک دیا۔ اور کہا۔ میں تو مخول یا دل لگی کرتا تھا۔ اس کہانی میں امر اور اجر آتم دیو میں یقین کا ہونا تو وشواس مذہب یا اسلام ہے۔ باقی سب کہانی مت یا عقیدہ ہے۔ مگر رام تو وشواس ہی اوکتا ہے۔ اور بات سے اوسکو سروکار نہیں +

اکیلے فرہاد نے نہر کو کاٹ کر بادشاہ کے محلوں میں پہونچا دیا۔ یہ سب واقعات میں آپ ان تصویروں کو دیکھ سکتے ہیں۔ جو فرہاد نے پہاڑوں پر نہر کاٹتے وقت بنائی تھیں سوائے اہل یقین کے دوسرے کا یہ کام نہیں۔ جس کو اس امر کا یقین ہے۔ کہ میرے اندر آتما موجود ہے۔ تو پھر وُہ کون سا عقدہ ہے۔ جو حل ہو نہیں سکتا + پھر کوئی طاقت ایسی نہیں۔ جو میرے خلاف ہو سکے۔ سورج ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ اور چاند سر تسلیم خم کر رہا ہے۔ ذرا دیکھئے اکیلے تو رام چندر اور اون کے ساتھ ایک بھائی اور سری سیتا جی کو سمندر چیر کر واپس لانا چاہتے ہیں۔ کیا یہ آسان کام ہے۔ کشتی نہیں۔ جہاز نہیں۔ مگر واہ رے صاحب ہمت کہ جن کی خدمت کرنے کو وحشی جانور بھی تیار ہیں۔ بندر سے چنچل جانور بھی آپ کی سیوا میں حاضر ہیں۔ چنانچہ پرند بھی آپ کی خدمت کیلئے جان بحق ہوا جاتا ہے گلہریاں بھی چونچ میں ریت بھر بھر کر سمندر پر پل باندھنے کی کوشش کرتی اور مر جاتی پر تو تم بھگوان کی سیوا کرتی ہیں۔ اگر ہر ایک کے دل میں وہی شردھا پیدا ہو جاوے جو رام میں تھی۔ تو قربان عاشق ہیں۔ تیری سرو بندہ ہے تیرا۔ والی حالت سب کی ہو جاوے۔ اگر اس بات کا یقین نہیں آتا۔ کہ میں وُہ ہی ہوں۔ تو اس بات کا یقین تو ہونا چاہئے۔ کہ میرے اندر تو وُہ ہی ہے۔ جب میرے اندر وُہ ہی ہے۔ تو میں سب کا خاوند ہوں۔ اور جو چاہوں سو کر سکتا ہوں۔ یہ خیال بڑا زبردست ہے۔ اور یہ ہی خیال دل میں ہر وقت رکھے۔ جس سے وُہ اندر کی طاقت پرگٹ ہونے لگتی ہے۔ امریکہ اور انگلینڈ کے اکثر ہسپتالوں میں سرکاری طور سے ایسے علاج جاری ہو گئے ہیں۔ جنہیں صرف طاقت خیال سے مریض چنگا کر دیا جاتا ہے۔ اور بہتوں نے اس بات کی قسم کھائی ہے۔ کہ ہم تمام عمر دوا نہ کھائیں گے۔ اور اگر کوئی بیماری ہو جائیگی۔ تو محض طاقت خیال سے اوسکو بھگا دینگے۔ یہ طاقت یقین ہے۔ یہ ہی بشواس ہے +

آج کل کے علم الخیال نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ میز کی جگہ آپ کو گھوڑی دکھلائی دے۔ کیا آپ نے اس روایت کو نہیں سُنا۔ کہ جیمز صاحب کا ڈاکٹر بال بن گیا حقیقت وُہ ہی ہے۔ جو یقین کی آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ اگر دیکھنا ہے۔ تو اس آتما کو دیکھو ایک پنسل کی فیکٹری کو دیکھو کہ جس سے ہزاروں آدمی پل رہے ہیں۔ اور قوم کی دولت بڑھ رہی ہے۔ ریل والوں کو فائدہ ڈاک والوں کو فائدہ۔ اس کارخانہ کی حقیقت کہاں ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس ایک چھڑے سے Chemical reaction یعنی کیمیائی تبدیلی یا اندرونی
تبدیلی پر ہے۔ جو نظر نہیں آتی Spiritual یا Inner equation
اندرونی برابری ہی روحانی القاء ہے ✢ یا revelation ہے

جاپان اور امریکہ کی ترقی کا راز اون کی باہر کی دولت اور ثروت کے
دیکھنے سے نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ اون ملکوں کے عروج کا باعث اون کے اندر کی تبدیلی
ہے۔ وہ کیا ہے؟ یقین یا وشواس ہے۔ سب قوموں اور ملکوں کی ترقی کا اصل باعث اونکی
روح میں ہے۔ جسم تو محض خول کی طرح ہے۔

۳۳ کروڑ دیوی دیوتاؤں کو کیا ۳۳ لاکھ کروڑ دیوتاؤں کو پڑے مانا کرو۔
مگر جب تک آپ کے اندر سے اندرونی طاقت جوش نہ مارے گی۔ آپ کا کچھ بھلا نہ ہوگا۔ جس وقت
آپ کے اندر کا آتم بل جاگے گا۔ تو سارے دیوتا اپنی خدمت کے لئے دست بستہ
کھڑے پائیگا۔ اب تم اون کو مانتے ہو۔ تب وہ تم کو مانینگے ✢

اگرچہ قطب اپنی جگہ سے ٹل جاوے ✢ ہمالہ باد کی ٹھوکر سے بھی ڈھل جاوے
اگرچہ آگ بھی جگنو کے دم سے بجھ جاوے ✢ کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ جاوے

اسی کا نام وشواس یقین اور پرمیشور میں بھروسہ رکھنا ہے۔ جس دل میں یہ یقین ہے
وہ باہر کی چیزوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ گھر ہی کیا۔ کہ جس گھر میں چراغ نہ ہو۔ وہ شتر ہی
کیا۔ جو بے مہار ہو۔ وہ کشتی کیا جس کا Rudder (پتوار) نہ ہو۔ اور وہ دل ہی
کیا جسمیں یقین نہ ہو ✢

کوئی متنفس ہی کیا۔ جسکو خدا۔ سچائی Truth یا حقیقت میں وشواس نہ ہو۔
جب مصیبت آتی ہے تو قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہندو۔ مسلمان۔ یہودی۔ عیسائیوں
سب میں یہ دستور قربانی کا جاری ہے۔ ایک بیچارے جانور بکرے کو کاٹ دیا
یا آگ میں ڈال دیا۔ اور کہدیا۔ یہ قربانی ہے۔ کیا قربانی اسی کا نام ہے۔ نہیں۔
نہیں! حقیقی قربانی تو یہ ہے۔

کہنت کرے تمہاری سیوا ✢ رسنا تمرو گن گاوے
جنم لا ہے کے برات بھلا کس کام کی۔

پیارے قربانی تو یہ ہے۔ جو پرمیشور ہیچ کا ہو جاوے۔ اور اوسی کی سچائی کے
سامنے ان دنیا کی لذات اور نفسانی خواہشات Temptation کی کچھ حقیقت نہ رہے
"Take my hands and let them be ever working Lord for
Take my mind and let it feel, Sober Lord think-ing

تم کام کئے جاؤ۔ کیول پرمیشور کی خاطر خودی اور خود غرضی ذرا نہ رہنے پاوے۔ اگر تم
انانیت کو بھی پرمیشور کی خاطر قربان کردو۔ یعنی خودی کو مٹادو۔ پھر تو تم آپ میں آپ ہو ✢
لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں ہم سے کام نہیں ہو سکینگے۔ علم آب میں ایک لمپ
کا ذکر آیا ہے۔ جس کی صورت ایسی ہوتی ہے۔ جسمیں سفید حصہ جو دیکھتے ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وُہ تیل سے بھرا ہوتا ہے۔ اور سیاہ حصہ ٹھوس ہوتا ہے۔ جیوں جیوں جلنے سے تیل خرچ ہوتا جاتا ہے۔
وُہ ٹھوس حصہ نیچے کو گرتا جاتا ہے۔ یعنی تیل (کا وزن مخصوص) ٹھوس کے برابر ہوتا ہے۔
اب اس مثال میں تیل کو بیرونی کام کاج سمجھو۔ اور دوسرے نصف کرہ کو یقین۔ وشواس اسلام یا شردھا کہو +

لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو فرصت نہیں۔ مگر بقول جانسن کے ime also is suf
ficient, if well employed. (وقت کافی ہے۔ اگر اچھی طرح سے کام میں لایا جائے)
یہ کیا تمہارے ہاتھ اور پیر کام کرتے ہیں۔ نہیں! نہیں! بلکہ تمہارے اندر کا آتم بل یقین اور وشواس ہے جو تمہارے ہر اک رگ و ریشہ میں حرکت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے۔
ارے یارو! آتم دیو کو جو اکال مورت ہے۔ اسکو۔ کال یعنی وقت سے باندھا چاہتے ہو اسی کا نام ناستکتا یا کفر ہے۔ Huxley کہتا ہے ناستک نہیں ہے جیسا تم سمجھے ہوئے ہو۔ وُہ کہتا ہے کہ میں ایسے خدا کو مانتا ہوں جس کو Spinoza سپائی نوزا نے مانا ہے اور بغیر حقیقی اندر والے پرمیشور پر یقین لائے۔ ہم ایک لمحہ زندہ نہیں رہ سکتے +

ع چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

پرمیشور تو آپ کے اندر ہے۔ جو ہمہ جا حاضر و ناظر ہے۔ सोऽहं अहं اگر پرہلاد کے دل میں یہ یقین ہوتا۔ کہ خدا کہیں باہر آسمان پر بیٹھا ہوا ہے۔ تو اوسکی زبان سے کبھی یہ الفاظ نہ نکلتے + مجھ میں رام + تجھ میں رام + کھڑگ کھمبھ میں دیا پک رام + جہاں دیکھوں تہاں رام رام ہی رام۔
رام تو کہتا ہے۔ کہ دست در کار اور دل در یار ہو۔ ہاتھوں سے ہو کام اور دل میں ہو رام۔ ایسے ہی شخص جب کرشن بھگوان کے مندر میں جاتے ہیں۔ تو اپنی آنکھوں سے دُھارادھار اوس منوہر مورتی پر نچھاور کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ اور اگر مسجد میں جا کھڑے ہوتے ہیں۔ تو دُنیا سے ہاتھ دھو کر (وضو کر کے) نماز مستانہ پڑھنے لگتے ہیں۔ اور اگر اونکا گذر گرجے میں ہو جاتا ہے۔ تو روح القدس کے سامنے جسمانیت کو صلیب پر چڑھا دیتے ہیں +

اوم! اوم!! اوم!!!

رام اپدیش

اُونتی کا مارگ یا راہِ ترقی

(شریمان سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کا لیکچر جو ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو دیا گیا)

لیکچر شروع کرنے سے پیشتر رام آپ کو یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ سیلف ریسپکٹ (آتم پوجا) اپنی قدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(خود داری) ان الفاظ کے کیا معنی ہیں۔ لوگوں نے ان کو غلط سمجھ رکھا ہے۔ اگر سیلف کے محدود معنی سمجھو۔ اور اوسکو صرف اپنا جسم اپنی ذات (Individuality) ہی سمجھو۔ تو انکو پوجا (Self-respect) کے معنی غرور اور خود ستائی کے ہیں۔ جو گناہ ہے۔ اگر سیلف کا مطلب ذات خدا سمجھا جائے۔ تو سیلف ریسپکٹ سے بڑھکر کوئی پُن نہیں ہو سکتا ہے۔ رام آپ لوگوں سے چاہتا ہے۔ کہ لیکچر شروع کرنے سے پہلے اپنے خیالات کو یکجا کیجئے۔ یعنی ایکاگرتا سے کام لیجئے۔ اور خوب غور سے سنئے۔ آپ ذات باری ہیں۔ اور جب آپ وہ لا انتہا ذات ہیں۔ تو آپ میں محدود دنیاوی خیالات کا ہونا بجائے خود غلط ہے ✤

ایک راجہ کا پُتر کسی خراب کام میں مصروف ہے۔ اپنے نوکروں میں بیٹھتا ہے۔ یا کسی کو فحش گالی دیتا ہے۔ اور اُس سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تم کیا کر رہے ہو۔ تمہارے شایان شان نہیں ہے۔ تم راجہ کے پُتر ہو کر ان نیچ لوگوں میں بیٹھتے ہو۔ اور ایسی گالیاں اپنی زبان پر لاتے ہو۔ وہ فوراً اپنی اصلی حالت کو معلوم کر کے اپنے فعل پر نادم ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ اپنی ذمت کا دھیان کیجئے۔ آپ کی ذات تو پرمیشر ہے۔ وہ ذات تو ترلوک کے آنند دینے والی ہے۔ سورج کو سونا۔ اور چاند کو چاندی دینے والی ہے۔ پس آپ عین اوس لڑکے کی طرح اپنے افعال پر نادم ہوں۔ اور دُنیاوی چیزوں پر اسقدر ملتفت نہ ہوں۔ اپنی ذات کو جانیں۔ اور سمجھیں۔ دیکھو۔ تمہارا گائیتری منتر کیا سکھاتا ہے۔ رام اس منتر کو نہیں پڑھیگا صرف اوس کا منشاء بتلائیگا۔ وہ یہ ہے۔ میری بُدھی (عقل) روشن ہو۔ کیونکہ وہ جو سورج اور چاند اور تاروں کو روشنی دینے والا ہے۔ وہ میری ہی آتما ہے۔ پس جب یہ بات ہے۔ تو رام کہتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو بھید وادی ہیں۔ وہ اپنی بھید درشٹی کو قایم رکھ کے۔ اور وہ جو ابھید وادی ہیں۔ وہ اپنی ابھید درشٹی کو قایم کر کے اوس جوتی سروپ کا دھیان کریں۔ وہ دھیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ جو ظاہری نور کا چشمہ ہے۔ اور جو نور عقل کا منبع ہے۔ وہ میرے ہردے میں ہے میرے ہردے میں وہ دیپک جل رہا ہے۔ میرے ہردے میں وہ روشنی پر کاشمان ہے اب رام آج کے مضمون پر آیا ہے۔ وہ مضمون یہ ہے ✤

اُونتی کا مارگ یا راہِ ترقی

یہ مضمون نہایت وسیع ہے۔ اسلئے اسمیں کے صرف ایک آدھ ضروری حصوں کو رام چھوجائیگا۔ عام طور سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ یہ ترقی ترقی پکارنے والے کہاں سے آگئے۔ ارے میاں! اپنے گھر رہنے اور عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنے میں آرام ہے یا ترقی ترقی کا ورد سر مول لینے میں۔ لوگوں کی زبان پر یہی ہے۔ کہ ہمکو یہیں رہنے دو۔ ہم آگے نہیں جانا چاہتے ہیں۔ اور اسی پر عملی برتاؤ بھی کرتے ہیں۔ اونکا قول ہے ✤

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

بہ قدرِ ہر سکوں راحت بود بنگر تفاوت را

دویدن رفتن ایستادن نشستن خفتن و مُردن

لیکن یہ راحت کیا چیز ہے۔ یہ تو عارضی ہے۔ کوئی حالت قائم نہیں رہ سکتی۔ کبھی تو خفتن کی حالت ختم ہوگی۔ پس اُس کے بعد اس راحت کا خاتمہ ہے۔ سب سے زیادہ آنند تو وہاں ہوگا۔ کہ جب ایسی موت آوے۔ کہ پھر مرنے کی نوبت نہ آوے۔ ایسے سستی پرست مہاتماؤں کو رام ایک نیچر کا قانون بتلاتا ہے History of (Evolution) تاریخ ظہور عالم ہم کو یہ اُپدیش دیتی ہے۔ Move, or die آگے بڑھو یا مرو۔ جو کوئی آگے بڑھنے سے انکار کریگا۔ وہ کچلا جائیگا۔ مرجائیگا۔ اس کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ دنیا میں جسقدر مخلوق ہیں۔ سب کے حالات پر غور کرنے سے یہی قانون معلوم ہوتا ہے۔ کہ آگے بڑھو معدنیات۔ نباتات۔ حیوانات سب جگہ اسی قانون کا سکہ ہے۔ وحشی اقوام اور حیوانات کے حالات پڑھنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اون کے خون کے ہر ایک قطرہ پر لکھا ہوا پایا گیا ہے۔ کہ آگے بڑھو۔ کہا گیا ہے اور سچ کہا گیا ہے۔ کہ ترقی (Evolution) جنگ و جدل سے محنت سے اور تکلیف اوٹھانے سے ہوتی ہے۔ جو محنت و کوشش نہ کریگا۔ وہ خراب ہوگا۔ اور کچلا جائیگا۔ جس طرح ایک گاڑی میں گھوڑا جوتا جاتا ہے۔ اوس کا کام ہے کہ گاڑی کو کھینچکر آگے لیجاوے۔ اگر وہ نہ چلے۔ اور رُک جاوے تو کوچبان اوس پر چابک پر چابک مارتا ہے۔ یہی حال افراد اور اقوام کا ہے۔ +

جو شخص یا جو قوم آگے چلنے سے انکار کرتی ہے۔ اوس کو پرکرتی نیم (Providence) یا قوانین قدرت چابک مارتے ہیں۔ یہ قانون اٹل ہے۔ اس کے برتنے میں کبھی رعایت نہیں ہو سکتی۔ یہ بشر کو کسی قوم یا ملت کا لحاظ نہیں ہے۔ جو کوئی اوس کے قانون کے موافق چلتا ہے۔ وہ اُس کا پیارا ہے۔ وہ بچتا ہے۔ لیکن جو اُس کے قانون کو توڑتا ہے۔ وہ اوس کا دشمن ہے۔ وہ مرتا ہے۔ اور خراب ہوتا ہے۔ ذرا دیکھو تو اگر تم دنیاوی گورنمنٹ کے قوانین کی خلاف ورزی کرو۔ تو فوراً سزایاب ہوگے۔ کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ جب دنیاوی گورنمنٹ کے قوانین کی خلاف ورزی کا یہ حال ہے۔ تو بھلا پرمیشر کے قوانین کے خلاف چلنا اور بچنے کی امید کرنا محض بے عقلی ہے۔ دھرم شاستر کے موافق بھی آگے بڑھنے سے انکار کرنے ہی کا نام پاپ ہے۔ اس کو تموگن کہتے ہیں۔ علم طبعیات ہمکو سکھاتا ہے۔ کہ قوانین حرکت میں سے ایک قانون کا نام (Law of Inertia) قانون بے بدل یا جڑتا کا قانون ہے۔ اپنی حالت بدلنے سے انکار کرنے کو جڑتا کہتے ہیں۔ ہر ایک چیز میں یہ بھاؤ یا اثر ہے۔ کہ وہ اپنی حالت بدلنا نہیں چاہتی۔ یہی سستی یا جڑتا ہے۔ ہمارے شاستروں میں محنت یا طاقت سے شون ہونے کو تموگن کہتے ہیں۔ یہ قانون تشریح کے ساتھ ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایک چیز کو حالت سکون میں رکھا جاوے۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو وُہ ہمیشہ اسی حالت میں رہیگی۔ اور جب تک کوئی چیتن چیز اوس پر عمل نہ کرے۔ اوسوقت تک وُہ اپنی حالت تبدیل نہیں کریگی۔ اسی طرح اگر ایک چیز کو حرکت کی حالت میں رکھا جاوے۔ تو وُہ برابر اسی حالت میں رہیگی۔ اور جب تک کوئی چیتن چیز اس پر عمل نہ کرے اوسوقت تک وُہ اس حالت کو تبدیل نہیں کریگی۔ اس کو قانون سکون بھی کہتے ہیں پس آگے نہ بڑھنا۔ یا یوں کہئے کہ اپنی حالت کو تبدیل نہ کرنا جڑتا ہے۔ تموگن ہے یعنی پاپ ہے۔ ایک دوسرا قانون (Law of Acceleration) ہے اس سے رجوگن ظاہر ہوتا ہے یعنی وُہ حالت ہے۔ کہ جب جڑتا کے اوپر قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور آگے بڑھنے یا حالت تبدیل کرنے کا خیال اور اوس کی طاقت آجاتی ہے +

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ انسان تو ذات لا انتہا ہے۔ اوسمیں یہ گناہ کہاں سے آیا ہے۔ اس کا جواب بعض دیتے ہیں۔ کہ اوّل گناہ حضرت آدم نے کیا تھا۔ اور اوسمیں سے ہمکو یہ ورثہ میں ملا۔ رام اس مسئلہ پر اس طریقہ سے بحث نہیں کریگا۔ رام آپ کو بتلائیگا کہ ذرا (Hindu Philosophy) کی طرف غور کرو۔ اور دیکھو۔ کہ اوس نے کیا سکھایا ہے۔ یہاں پر تناسخ کا مسئلہ آجاتا ہے۔ جو سچ ہے۔ اور جو بذات خود ایک علیحدہ لیکچر کے واسطے مضمون ہے۔ رام اسوقت اسپر کچھ نہیں بولیگا۔ ہم کو ہندو فلسفہ یہ سکھاتا ہے۔ کہ انسان چوراسی لاکھ جون میں پھر کر آیا ہے۔ سائنس کا بھی یہ ایک مانا شدہ مسئلہ ہے۔ کہ انسان سب سے بعد کو پیدا ہوا۔ علم آرکیالوجی اور جیالوجی (Geology) وغیرہ سے اس کا پورا ثبوت ملتا ہے۔ علم ایمبریالوجی بھی اسکو ثابت کرتی ہے۔ یہ ایک نیا علم ہے۔ جسکو (Heckel) نے ایجاد کیا ہے۔ اس علم کے عملی تجربوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان سب سے بعد کو آیا۔ رام خود ایک عجائب خانہ میں گیا۔ اور وہاں دیکھا۔ کہ رحم کے اندر کے ایک دن۔ دو دن۔ تین دن۔ پانچ دن۔ اسیطرح پر مہینے دو مہینے تک کے بچے شیشوں کے اندر سپرٹ میں رکھے ہوئے تھے۔ ان سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ ماں کے پیٹ میں چیتن کی کیا حالت ہوتی ہے۔ وُہ مختلف صورتیں اختیار کرتا ہے یعنی پہلے مینڈک۔ کتا۔ بندر وغیرہ وغیرہ حالتوں میں ہو کر اس کے بعد انسان کی حالت قبول کرتا ہے۔ پس صاف ثابت ہے۔ کہ انسان دُنیا میں سب سے بعد کو آیا۔ اور چونکہ وُہ حیوانی حالتوں (Animal Passions) کو چھوڑ کر آیا ہے۔ اسلئے اوس میں ابھی (...ela) باقی ہیں۔ اسلئے اوسمیں گناہ پائے جاتے ہیں۔ گُناہ یا ثواب پاپ یا پُن یہ نسبتی الفاظ ہیں۔ جو چیز ایک حالت میں گناہ ہے۔ وُہ دوسری حالت میں ثواب ہے۔ بچے کے لئے جو پاپ نہیں ہے۔ وُہ بُڈھے کے لئے پاپ ہے۔ چوتھی جماعت کا ایک لڑکا اپنی جماعت کی کتابوں کو پڑھتا ہے۔ وُہ اس کے لئے پُن ہے۔ لیکن اگر ایم۔ اے کلاس کا ایک طالب علم اپنی کتابیں چھوڑ کر چوتھی جماعت کی کتابیں پڑھے۔ تو وُہ اوس کے لئے پاپ ہے ایف۔ اے کلاس سے ترقی پاکر بی۔ اے کلاس میں پڑھنا پُن ہے۔ لیکن بی۔ اے میں فیل ہو کر بی۔ اے میں پڑھنا پاپ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پاپ کی جڑ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بنیاد یہ ہے۔ کہ ایک حالت سے ترقی نہ کرنا۔ اسی طرح جو باتیں جیوانوں میں موجود تھیں اور ان میں پاپ نہ تھے۔ لیکن انسانی حالت میں آنے سے وہ مبدل بہ گناہ ہو گئیں۔ جیوانی حالتوں کو چھوڑنے کے بعد انسان انسانی حالت میں آتا ہے۔ لیکن اوسمیں جیوانی جذبہ Passion باقی رہتا ہے۔ اگر اسوقت وہ اوس عقل سے جو اوسکو جیوانات سے تمیز کرنے کے واسطے دی گئی ہے کام نہ لے۔ اور اس امر پر غور نہ کرے۔ کہ کیا اوس کے لئے پُن ہے۔ اور کیا اوس کے واسطے پاپ ہے۔ تو وہ قانون سکون (Law of Inertia) کے مطابق جڑ ہے۔ کیونکہ وہ اپنی حالت تبدیل کرنا نہیں چاہتا ہے۔ وہ اون باتوں کو جو اوسمیں جیوانی حالتوں کی ابھی باقی ہیں۔ جیوں کی تیوں رہنے دینا چاہتا ہے۔ اور عقل کی روشنی سے مستفید ہو کر آگے نہیں بڑھنا چاہتا ہے +

پس جو شخص آگے بڑھنے کے واسطے طیار نہیں ہے۔ وہ گناہ کرتا ہے۔ یہی گناہ کی اصلیت ہے۔ اور یہی ہے ذریعہ جس طرح سے گناہ انسان میں آتا ہے +

تمہاری بائیسکل کا پہیہ گھوم رہا ہے۔ اور تمہارا کتا اس کے آگے آگے دوڑتا چلا جا رہا ہے۔ اگر وہ برابر چلا جائے گا۔ تو اوس کو کوئی گزند تمہاری بائیسکل کے پہیہ سے نہیں پہنچیگا۔ لیکن اگر وہ رُک جائے۔ یا تمہاری بائیسکل کی رفتار کے بہ نسبت اپنی رفتار کم کردے۔ تو وہ ضرور اس پہیہ کے نیچے دب جائیگا۔ ہاں ایک ذریعہ اوس کے بچانے کا بھی ہے۔ کہ تم خود اپنی بائیسکل کو روک دو۔ اسی طرح پر زمانہ کا پہیہ چکر لگا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوڑو۔ تو خیر ہے۔ ورنہ اس کے نیچے دب کر مرنا ضروری ہے۔ یہاں ایک دقت اور بھی ہے۔ کہ پرمیشر اپنے پہیہ کو نہیں روکیگا۔ اوس کے قانون اٹل ہیں وہ ہمیشہ جاری ہیں۔ وہاں کسی کا پاس یا لحاظ نہیں ہے +

پس ترقی کرو۔ ورنہ پچھلے جاؤ گے۔ پس جاؤ گے۔ اور تباہ ہو جاؤ گے۔ وہی قومیں تباہ ہوتی ہیں۔ جو آگے نہیں چلتی ہیں۔ جو ہمیشہ پیچھے ہی کو قدم ہٹاتی ہیں۔ جو (Innovation) اور (originality) کو پاپ قرار دیتی ہیں۔ رام ان الفاظ کی تشریح نہیں کریگا۔ ان کا مطلب تم خود سمجھ گئے ہو گے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ ترقی کے معنے کوشش اور پرشارتھ کے ہیں +

اس پر یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ یہ صحیح ہے۔ کہ ترقی کے معنے کوشش کے ہیں۔ لیکن کوشش سے کیا ہو سکتا ہے۔ ہر چیز پراربدھ کے آدھین ہے۔ یعنی قسمت پر منحصر ہے۔ یہ مضمون خود ایسا ہے۔ کہ اس پر ایک علیحدہ لیکچر دیا جائے۔ لیکن مختصراً جواب یہ ہے +

اصل تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہر کام قسمت سے ہوتا ہے۔ وہ بھی سچ کہتے ہیں وہ اس اصول کو (apply) عاید کرنے میں غلطی کرتے ہیں۔ مثلاً جیسا موسم ہوگا۔ ویسا بھاؤ ہو جائیگا۔ جاڑے کے موسم میں گرم کپڑا پہنو گے۔ مکان کے اندر رہو گے۔ آگ جلاؤ گے وغیرہ وغیرہ۔ گرمی کے موسم میں میدان میں رہو گے۔ ٹھنڈے کپڑے پہنو گے۔ ٹھنڈا پانی پیو گے وغیرہ وغیرہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب موسم کا بدلنا دیو یا چھایا تقدیر یا قسمت ہے۔ یعنی وہ ایک مفرد چیز ہے۔ اور یہ تقدیر سارے ملک پر حاوی ہے۔ لیکن موسم کے مطابق کپڑے پہننا اور اوس کے مطابق عادات ڈالنا اپنے ہی پُرشارتھ پر منحصر ہے۔ تبدیل موسم کی حالت اس میں کچھ نہیں کر سکتی چور۔ چوری کرتا ہے۔ طالب علم پڑھتا ہے۔ جج مقدمات فیصل کرتا ہے۔ یہ سب لوگ اپنا اپنا کام سورج کی مدد سے کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں کام کرنے کی طاقت اناج کھانے سے آتی ہے۔ اناج سورج کی روشنی اور قوت کو کہا جاتا ہے۔ اس طرح پر وُہی سورج کا تیج ان لوگوں میں آکر کام کرتا ہے۔ دیپک کی روشنی میں بھی وُہ نور ہے۔ جو اوس نے سورج سے اودھار لیا ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ دراصل ان سب کے کاموں کا کرنے والا سُورج ہے۔ لیکن کیا بات ہے۔ کہ سُورج کو کوئی چوری کا الزام نہیں لگاتا ہے۔ اوس کو کیوں نہیں ملزم قرار دیا جاتا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ سُورج جزو مشترک (Common factor) ہے۔ کیونکہ اوس نے وکیل۔ مدعی اور جج کو بھی اوسیطرح پر طاقت دی ہے۔ جس طرح پر کہ اوس نے چور کو طاقت دی ہے۔ بیوہار میں جزو مشترک نکال دیا جاتا ہے۔ جسطرح جزو مقابلہ میں ا ب = ج ب کے معنی ا = ج ہیں۔ یعنے ب جو جزو مشترک تھا۔ خارج کر دیا گیا۔ اور اس مساوات میں کوئی فرق بھی نہیں آیا۔ اسی طرح پر فرض کرو۔ کہ ایک آدمی دوسرے کے دھکے سے گر پڑا۔ تو دراصل اوس کے گرنے کا باعث قانون ثقل ہے۔ لیکن وُہ اوس قانون سے نہیں لڑیگا۔ وُہ تو اوس دھکا دینے والے کو پکڑیگا۔ پس ہر انسان میں کچھ حصّہ متحرک (variable) ہے۔ اور کچھ حصّہ ساکن ہے۔ ساکن حصّہ تو قسمت ہے۔ اور متحرک حصہ پُرشارتھ ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ ان دونو میں کوئی تعلق بھی ہے یا ایک دوسرے سے بالکل لاتعلق اور بے واسطہ ہے۔ رام اس کو بیوہارک درشٹی سے آپ کے روبرو پیش کر رہا ہے۔ ان میں ایک خاص تعلق ہے۔ آپ کی قسمت آپ ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ اگر پُرشارتھ کوئی چیز نہیں ہے۔ تو مذہبی کتابوں میں امر و نہی یعنے ودھی اور نشید کیوں سکھایا گیا ہے۔ اسی کے واسطے کہا ہے۔

شعر
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ + باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

مذہبی کتابوں کے دیکھنے سے عام اوس سے کہ وُہ مسلمان۔ ہندو۔ یا عیسائی مذہب کی ہوں۔ یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اونہوں نے تمہارے اندر پُرشارتھ کا ایک جزو پایا ہے +

اب رام دونوں کا تعلق دکھاتا ہے۔ ریل گاڑی پٹڑی کو چھوڑ کر ادھر یا اُدھر نہیں جا سکتی ہے۔ پٹڑی اوس کی قسمت ہے۔ لیکن چلنے میں وُہ خود مختار ہے یہ اوس کا پُرشارتھ ہے۔ لیکن ریل جاری ہونے سے پہلے پٹڑی بھی ریل والوں کے اختیار میں تھی۔ اسی طرح ایک شخص ایک غریب کے یہاں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں اوس کے والدین کھانے تک کو محتاج ہیں۔ وُہ اوس کی معمولی پرورش بھی نہیں کر سکتے۔ ایک دوسرا شخص کسی امیر کے یہاں پیدا ہوتا ہے۔ اور تیسرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسی جاہل مطلق کے یہاں جنم لیتا ہے۔ یہ تو ریل کی پٹڑی کی طرح اوس کی قسمت ہے۔ لیکن اس میں پُرشارتھ کا بھی حصہ ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی حالت کو سنبھال سکتا ہے۔ واضح رہے۔ کہ یہ قسمت کی پٹڑی اونہیں کئے پُرشارتھ کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ دیکھو مکڑی اپنے منہ سے تار نکالتی ہے۔ اور اوس کے بعد اوسی پر چلتی ہے۔ اب وہ کسی دوسری طرف نہیں جا سکتی۔ اگر وہ کسی دوسری طرف جانا چاہے۔ تو پھر اپنے منہ سے تار نکالے۔ اور اوس کو اسی جانب لے جاوے۔ تب اوس جانب بھی جا سکتی ہے۔ تار نکلنے سے پہلے وہ اوس کا پرشارتھ تھا۔ لیکن نکلنے کے بعد وہ اُس کی تقدیر بن گیا۔ اب اوس کو بجز اوس پر چلنے کے دوسرا چارہ نہیں ہے +

یہ ظاہر ہے۔ کہ تار نکالنے سے پیشتر اوس کے اختیار میں تھا۔ کہ کسی جانب اوس کو لے جاوے۔ یعنی اپنی تقدیر کا بنانا اوس کے اختیار میں تھا۔ لیکن جب ایک مرتبہ بن گئی۔ پھر اوس کے تبدیل کرنے کے واسطے پھر وُہی کُل کاروائی کرنی پڑتی ہے۔ جو ایک مرتبہ کر چکی ہے۔ ریشم کے کیڑے کی حالت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ ایک اور مثال لیجئے۔ فرض کیجئے۔ کہ ایک آدمی دستاویز لکھنا چاہتا ہے۔ یعنی کچھ پرشارتھ کرنا چاہتا ہے۔ اب اس پرشارتھ کے وقت اوس کو اختیار ہے۔ کہ کرے یا نہ کرے یعنے دستاویز لکھے یا نہ لکھے۔ یا جو شرائط چاہے لکھے۔ لیکن جب ایک مرتبہ لکھ چکا۔ تو پھر پابند ہو گیا۔ وہ اوس کی تقدیر ہو گئی۔ اب بجز شرائط کی پابندی کے دوسرا کوئی چارہ نہیں ہے۔ بقول ؏ یار من خود کردہ را علاجے نیست

؏ کردنی خویش آمدنی پیش

ہیں خط تقدیر سے یہ خط پیشا نیاں + پیش آتی ہیں وُہی سب جو کرہیں پیش آنیاں

جوگ بششٹ میں لکھا ہے۔ پُرشارتھ (ہمت) ہی سے کارج کی سدّہی ہوتی ہے۔ تمام عقلمند لوگوں کے فعل ہمت ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔ قسمت کا لفظ تو صرف اون لوگوں کے آنسو پونچھنے کے واسطے بنایا گیا تھا۔ جو نازک دل ہیں اور جن پر کوئی مصیبت آپڑی ہے ہے۔ ورنہ روزمرہ کی زندگی کے کُل کام ہمت ہی سے ہو سکتے ہیں۔ انسان کھانا بھی ہمت ہی سے کھاتا ہے۔ پانی بھی ہمّت ہی سے پیتا ہے۔ نوکری بھی ہمّت ہی سے کرتا ہے۔ کوئی پبلک کام بھی ہمّت ہی سے کرتا ہے +

اس تمہید کے بعد ضروری ترقی کو کامیابی کے ساتھ کرنے کے طریقے رام بتاتا ہے کوششوں میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے ان باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے +

(۱) دُنیاوی کاروبار کے واسطے سب سے پہلی چیز روشنی ہے۔ کیسا ہی صاف ستھرا مکان کیوں نہ ہو۔ اگر اندھیرے میں جاؤ گے۔ تو کہیں کُرسی کی چوٹ لگیگی۔ کہیں دیوار سے سر ٹکرائیگا۔ کہیں لمپ سے ٹھوکر لگیگی۔ اور وہ ٹوٹ جائیگا۔ غرضیکہ ہر قدم پر دُکھ ہی دُکھ ہوگا۔ پھر بلا روشنی کے کوئی چیز اُگ نہیں سکتی۔ ایک پودا اندھیرے میں بو یا جائے۔ اور دوسرا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روشنی میں بویا جائے۔ اور دونو کی پرورش ایک ہی طرح کی جاوے۔ نتیجہ کیا ہوگا صاف ہے۔ کہ اندھیرے میں بویا ہوا پودا سوکھ جائیگا۔ اور روشنی والا خوب ہرا بھرا ہوتا چلا جائیگا۔ پھر جب بغیر روشنی کے پودے نہیں ترقی کر سکتے ہیں۔ تو آدمی کا ترقی کرنا تو درکنار ہے۔ اب روشنی سے مراد کیا ہے۔ وہی دھیان جس کا ذکر رام لیکچر کے آغاز میں بتا آیا ہے۔ وہی نُور اَعلےٰ نُور۔ جو فی سروپ آتم دیو اس کا نہ بھولنا اسی کا نام روشنی ہے اب اس پر شاید کہو گے۔ کہ یہ کیا بیہودگی ہے۔ دُنیا میں ہزاروں ناستک ہوتے ہیں۔ کیا انہوں نے کوئی ترقی نہیں کی ہے۔ رام کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ مشاہیر جن کو آپ ناستک کہتے ہیں۔ اور جو بڑے بڑے کام کر گئے ہیں۔ مثلاً ہربرٹ سپنسر۔ سپینوزا۔ ہکسلے مان بھی لیجئے۔ کہ یہ لوگ ناستک تھے۔ لیکن عملی طور پر ان کی ترقی کا باعث اُنکی خدارسی اور اون کی خداپرستی ہے۔ ان لوگوں کی سوانح عمریاں پڑھئے اور اس سے معلوم ہوگا۔ کہ گو وُہ ہمارے بنائے ہوئے خدا کو نہیں مانتے تھے لیکن وُہ خدا کی Spirit کو اپنے رگ و ریشہ میں رکھتے تھے۔ ایک راجا کے یہاں دو نوکر ہیں۔ اونمیں سے ایک تو راجا کی خوب خوشامد کرتا ہے۔ لیکن کام کچھ نہیں کرتا ہے۔ اور دوسرا راجا کی خوشامد سے کچھ کام نہیں رکھتا ہے۔ صرف اپنا فرض منصبی نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ راجہ کس سے خوش ہوگا۔ روشن ہے۔ کہ وُہ کام کرنے والے سے خوش رہے گا۔ کام پیارا ہے۔ چام نہیں پیارا ہے بس یہی حال ان ناستکوں کا ہے۔ انہوں نے مالا نہیں جپی۔ انہوں نے ماتھا نہیں رگڑا۔ لیکن انہوں نے اپنے آچرن سے خدا کی پرستش کی۔ اون کا ہر فعل مالا کا ایک دانہ تھا۔ اور اُن کی زندگی ایک مالا تھی۔ رام آپ سے یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ ناستک ہو جائیے۔ آپ درشن بھی کیجئے اور کام بھی کیجئے۔ لیکن ناستکوں کی طرح ہر شخص عمل نہیں کر سکتا۔ خالی گیان جوگ سے تسلی نہیں کر سکتا۔ سہارے کی ضرورت ہے۔ Personal God کا ماننا اس سہارے کی ضرورت کی وجہ سے ہے۔ پس اون لوگوں کو جو بلا سہارے کے نہیں چل سکتے۔ یہ چاہئے۔ کہ روزمرہ بلاناغہ رُوحانی غذا کھائیں۔ اس سے اون کو بڑی مدد ملیگی۔ وُہ رُوحانی غذا کیا ہے۔ دھیان۔ بھجن پرستش۔ کرامول Cromwell، بابر مہاراجہ رنجیت سنگھ ان کی بابت لکھا ہے۔ کہ جب یہ کوئی مہم شروع کرتے تھے۔ تو اپنے تن من دھن کو پرماتما کے ارپن کر کے پرارتھنا کے ساتھ کام کا آغاز کرتے تھے۔ اور کامیاب ہوتے تھے۔ ایسے ہی لوگوں کے واسطے کہا ہے۔ ع دولت غلام من شد و اقبال چاکرم

شعر باندھے ہوئے ہاتھوں کو بامید اجازت ٭ ہیں رہتے کھڑے سیکڑوں مضمون میرے آگے

لیکن پرارتھنا میں دو جزو ہیں۔ ایک مانگنا اور دوسرا ارپن کرنا۔ مانگنے کا جزو خودغرضی ہے ارپن کرنا۔ یہی اصل جزو پرارتھنا کا ہے۔ یہی Communion with God ہے۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو فعل کیا جاتا ہے۔ وہ خدا کے لئے کیا جاتا ہے۔ سمرپن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معنی دل میں نور کا رکھتا ہے۔ اور یہی اصل پیدا رکھتا ہے۔ جو شخص اپنے دل کو منفی negative) حالت میں رکھتا ہے۔ یعنے جو ہمیشہ خواہشات کا غلام بنا رہتا ہے۔ اوس کے کاموں میں بڑا ہرج ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ کامیاب وہی ہوتے ہیں۔ جو ہمیشہ خندہ پیشانی اور ہنس مکھ رہتے ہیں۔ غمناک لوگوں کی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ جیسی تمہارے اندر کی حالت ہو گی۔ ویسی ہی تمہاری کامیابیاں ہوں گی۔ وہی مثل ہے۔ گھر سے جاؤ کھا کے۔ باہر ملے پکائے کے + گھر سے جاؤ بھوکھے۔ باہر ملیں دھکے +

اگر آپ پرمیشر کی بھگتی دھن یا اولاد کی غرض سے کرتے ہیں۔ تو وہ پرمیشر کی بھگتی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو اپنی خودغرضی کی بھگتی ہے۔ آپ دراصل پرمیشر کی بھگتی نہیں کرتے۔ بلکہ اُن کو اپنا خانساماں بناتے ہیں۔ کہ وہ ہر وقت آپ کی خدمت کو موجود رہے۔ اور جب جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو۔ اوس کو وہ فوراً آپ کے سامنے لاتا رہے۔ ہائے ایہ تو اُلٹی گنگا بہاتا ہے۔ پیارے پرمیشر کو اپنی خواہشات نفسانی کے واسطے مت نچاؤ۔ تم کو چاہئے۔ کہ ہر کام کو ہمت اور شانتی کے ساتھ کرو۔ یہی ذریعہ کامیابی کا ہے۔ اور تمہارے پاس کوئی شخص بھیک مانگنے آئے تو تم اوس سے آنکھ چراتے ہو۔ اسی طرح جب تم پرمیشر کے پاس بھکاری بن کر جاؤ گے۔ تو وہ بھی تم سے آنکھ چرائیگا۔ پرمیشر سے صفائی دل کے ساتھ اور بھگتی کے ساتھ ملو۔ اگر تمہارے یہاں کوئی بڑا آدمی آوے۔ تو تم اوس کو بڑے آدر سے بٹھاتے ہو۔ لیکن ایک نکھٹا اور بیکس تمہارے پاس اگر بیٹھنا چاہے۔ تو تم اوس سے گریز کرتے ہو۔ یاد رکھو۔ کہ یہ آتما کمزور سے نہیں ملنا چاہتا ہے۔ کمزور کی پرمیشر کے گھر میں دال نہیں گلتی ہے۔ بقول۔ ہر دیدہ جلوہ گاہ آں ماہ پارہ نیست۔

تم اس کی فکر نہ کرو۔ کہ ہماری ضروریات کہاں سے پوری ہونگی۔ رام تم کو وہ قانون قدرت بتلاتا ہے۔ جس سے ہر شئے کی ضرورت کی چیز اوس کے پاس خود بخود پہنچ جاتی ہے۔ (Law of Affirmity) جس کو قانون کشش کیمیائی کہتے ہیں۔ یہ قانون قدرت ہے۔ جس کے بموجب جلتے ہوئے چراغ کے واسطے آکسیجن کرہ باد میں سے مہیا کیا جاتا ہے۔ پس اگر آپ اپنے تن کو ہر کے واسطے جلا رہے ہو۔ تو + + + + آپ کے پاس آپ کی غذا خود بخود کھینچ کر آجائیگی آپ کے پاس وہ چیزیں خود بخود جن کی ضرورت ہے۔ آئیں گی۔ دیکھو قدرت کا تماشہ کیا انتظام کر رکھا ہے۔ جب چراغ جیسی غیر ذی روح چیز کے واسطے قدرت نے اوس کی غذا کا انتظام کر دیا ہے۔ تو کیا انسان ہی محروم رہیگا۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ اپنے میں یہی گداز چاہئے +

شعر

اثر ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آہی جاوینگے + ہمیں پرواہ نہیں اسکی وہ ہمسے کھنچ کے بیٹھے ہیں

آپ تمام اشیاء کو دیکھتے ہو۔ کہ او نکے رنگ ہیں۔ لیکن یہ رنگ اشیاء کے ذاتی رنگ نہیں ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتّے کا رنگ ہرا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن یہ ہرا رنگ پتّے کا نہیں ہے۔ رنگ سب سُورج کے ہیں۔ چیزوں کے نہیں ہیں۔ اگر رنگ دراصل چیزوں کے ہوتے اور سُورج کے نہ ہوتے۔ تو اون کو اندھیرے میں دیکھنے سے بھی وُہ دکھائی دیتے۔ اگر تم ایک پتّے کو اندھیرے میں دیکھو۔ تو تم اس کی اور سب چیزوں کو محسوس کروگے۔ مگر رنگ کو نہیں محسوس کروگے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ یہ رنگ تو رنگ والے کا ہے۔ ہرے پتّوں میں ایک مصالحہ ہے Chlorofyl اس میں یہ خاصیت ہے۔ کہ وُہ سورج کی کرن کے اور کل رنگ کھا لیتا ہے۔ لیکن ہرے رنگ کو واپس کر دیتا ہے۔ یعنی یہ کہ جو رنگ اس پتّے میں بالکل نہیں ہے۔ وہی ہم کہتے ہیں۔ کہ اوس کا رنگ ہے۔ کالی چیزیں وُہ ہیں۔ جو ان سب ساتوں رنگوں کو کھا جاتی ہیں۔ سفید چیزیں وُہ ہیں۔ جو ان ساتوں میں سے ایک کو بھی نہیں کھاتی ہیں۔ سب کو واپس کر دیتی ہیں۔ یہ قانون قدرت ظاہری دُنیا میں معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قانون ہر جگہ ایک ہی ہے۔ وہی قانون ظاہری دُنیا میں ہے۔ اور وُہی رُوحانی دُنیا میں بھی ہے۔ رُوحانی دُنیا میں اس قانون کو دیکھو۔ جسطرح سُورج میں یہ سات رنگ ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں۔ اُسی طرح پرمیشر میں بھی سب گُن ہیں بھی اور نہیں بھی ہیں۔ اسی کا نام مایا ہے۔ جس بات کی ہم پوری طور سے تشریح نہ کر سکیں۔ اوسی کا نام مایا ہے۔ دُنیا کے لوگوں کو جو گُن دئے جاتے ہیں۔ وہ دراصل اون کے نہیں ہیں۔ وُہ پرماتما کے ہیں۔ لیکن انسان کے گُن وُہ اس وجہ سے کہلاتے ہیں کہ وہ اون کے ساتھ کام کرتا ہے۔ یعنی اون کو اصل منبع کی طرف واپس کرتا ہے۔ دولتمند دولت کو خرچ کرنے کی وجہ سے دولتمند بنتا ہے۔ عقلمند عقل کو خرچ کرنے سے عقلمند بنتا ہے داہنا ہاتھ بائیں سے زیادہ قوی کیوں ہے۔ کیونکہ وُہ طاقت کو استعمال کرتا رہتا ہے یعنے مثل Chlorofyl کے یہ سب ہمیشہ کام کیا کرتے ہیں۔ قدرت کا ایک قانون یہ ہے۔ کہ جتنا صرف کروگے۔ اُتنا پاؤ گے۔ سیاہ لوگ وُہ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ یہ بھی میرا ہے۔ وُہ بھی میرا ہے۔ سفید وُہ ہیں۔ جو ہر چیز کو پرمیشر کے سمرپن کرتے چلے جاتے ہیں۔ یعنے جو پراوپکار کرتے ہیں۔ یعنے جو اپنے ہر کام کو پرمیشر کے واسطے کرتے ہیں مطلب یہ کہ یہ نہیں کہتے۔ کہ فلاں کام میں ہم نے یُوں کامیابی حاصل کی۔ بلکہ وُہ اس سب کو پرمیشر ہی سے منسوب کرتے ہیں۔ محمود شاہ غزنوی کا ایک دوست صادق ایاز نامی تھا۔ یہ دراصل گھسیارا تھا۔ لیکن بادشاہ کی دوستی کیوجہ سے اوس کو یہاں تک عروج ہُوا۔ کہ وُہ عہدہ وزارت پر ممتاز کیا گیا۔ جب اوس کو عروج ہُوا۔ تو چند حاسدوں کو بُرا معلوم ہُوا۔ اور وُہ اس فکر میں لگے۔ کہ اس کو کسی طرح پر ذلیل کریں۔ چنانچہ اونہوں نے محمود سے شکایت کی۔ کہ ایاز ہر روز خزانہ میں جاتا ہے۔ اور وہاں سے روز جواہر نکال لیجاتا ہے۔ محمود نے چاہا کہ اس کو اپنی آنکھ سے دیکھے۔ ایک روز جب ایاز اپنے وقت مقررہ پر خزانہ میں گیا۔ تو لوگوں نے بادشاہ کو خبر دی۔ محمود معہ اون لوگوں کے وہاں گیا۔ اور روشندان کے ذریعہ سے دیکھنے لگا۔ وہاں کیا دیکھتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ایاز نے اپنے تمام لباس وزارت کو اوتار کر ایک طرف رکھدیا۔ اور اُس نے اپنے گھر پے کو اپنے سامنے رکھ لیا۔ اور کمبل کو بچھا کر اوس پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اور یہ سمرن کر رہا ہے۔ ہے بھگوان یہ وزارت میری نہیں ہے یہ تیری ہے۔ یہ لباس وزارت میرا نہیں ہے تیرا ہے۔ یہ جسم میں طاقت تیری ہے۔ یہ آنکھ میں نُور تمہارا ہے۔ یہ ہاتھوں میں طاقت تمہاری ہے۔ یعنی وُہ اپنے کل رنگوں سے جو جہان سے آئے تھے۔ اُن کو وہاں واپس کر رہا تھا۔ اور پریم سے زار زار روتا تھا۔ جب ایاز اس سے فارغ ہو کر جانے کا ارادہ کرنے لگا۔ تو محمود فوراً وہاں پہونچ گیا۔ اور ایاز سے کہنے لگا۔ کہ تُم میرے مُرشد ہو۔ تم نے مجکو بچا لیا۔ ورنہ میں تو دُنیا کے ان لالچوں میں ڈوب چکا تھا۔

پس اوّل شرط کامیابی کی یہ ہے۔ کہ دلوں میں نُور بھرا جائے۔ نور ارپن کرنے سے بھرا جاتا ہے۔ کرم کرنے کا تمکو اختیار ہے۔ لیکن کرم کے ساتھ جو خود غرضی لگی ہوئی ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ جن لوگوں اور جن قوموں کو کامیابی ہوئی ہے۔ اون کو اسی طرح پر عمل کرنے سے ہوئی ہے۔ اگر کسی تاریخ یا سوانح عمری میں اس کے خلاف لکھا ہے۔ کہ کوئی شخص یا کوئی قوم خود غرضی کے ساتھ کام کرکے کامیاب ہوئی ہے۔ تو اس کی نسبت رام نہایت زور کے ساتھ کہتا ہے۔ کہ وُہ غلط ہے۔ اور جھوٹھ ہے۔ آرتھر ہیلپس نے ایسے ہی موقعوں پر کہا ہے۔ کہ مجکو تاریخ مت دکھاؤ۔ کیونکہ وُہ ضرور غلط ہو گی جسقدر تم دُنیا کے پیچھے پڑو گے۔ اوسی قدر وُہ تم سے دُور رہیگی +

شعر بھاگتی پھرتی تھی دُنیا جب طلب کرتے تھے ہم ✤ اب کہ جب نفرت ہوئی وُہ بیقرار آنے کو ہے

پس جب تک تم اپنے من کو ہائے ہائے وائے وائے میں رکھتے ہو۔ اوسوقت تک تُمہاری مطلب براری نہیں ہو سکتی ہے۔ پرمیشور آنند ہے۔ جو آدمی آنند میں رہتا ہے۔ وُہ پرمیشر میں رہتا ہے۔ اور پرمیشر اوس میں رہتا ہے۔ پرمیشر کو دھیان کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ جو چیز کہ تُمہارے پاس موجود ہو۔ اوس پر قانع ہو کر اوس سے مستفید ہو۔ پس اسوقت جسقدر روشنی یا نور الٰہی تُمہارے پاس موجود ہے۔ اوس کو عملی برتاؤ میں لاؤ۔ اس کے بعد تم کو آگے راستہ ملیگا۔ اس طریقہ پر عمل کرنے سے مذہبی لڑائی جھگڑے فوراً بند ہو سکتے ہیں۔ آپ سوال کرینگے۔ کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس کا جواب صاف ہے۔ آپ اپنے مذہبی اصول کو عمل میں لائیے۔ پھر دیکھئے۔ کہ لڑائی جھگڑے بند ہوتے ہیں یا نہیں۔ لڑائی جھگڑے تو اس راستہ کو چھوڑ دینے سے بند ہوتے ہیں۔ آپ کے پاس ایک لالٹین ہے۔ جو دو سو قدم تک تمکو تمہارا راستہ دکھلا سکتی ہے۔ اب اگر آپ اوس روشنی کے سہارے دو سو قدم آپ کو لیجا سکے گی۔ اسی طرح پر اوس لالٹین کے سہارے سے جسمیں صرف دو سو قدم تک روشنی ڈالنے کی طاقت ہے۔ آپ کوسوں تک پہونچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ پہلے ہی سے اپنی کوسوں کی منزل کا خیال کرنے لگیں۔ تو نتیجہ کیا ہو گا۔ ظاہر ہے۔ کہ لڑائی جھگڑا پیدا ہو گا۔ یہی حال تمہارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذہبی اصولوں کا ہے۔ اگر تم اون پر عمل کرتے جاؤ گے۔ کبھی لڑائی جھگڑے
نوبت نہ آئیگی۔ اگر تم اونکی روشنی کو علیحدہ رکھکر پہلے بحث مباحثہ کرنے لگو گے
تو جھگڑا ہونا ضروری ہے۔ مذہبی لڑائی صرف وہ ہی لوگ کرتے ہیں جو اپنے
اندر کے نور کو عمل میں نہیں لاتے ہیں +

ع صد جان فدائے آن کہ جان و دلش یکے ست

شاید اس پر یہ اعتراض ہو۔ کہ ہم تو زمین پر رہتے ہیں۔ ہم سے زمین کی باتیں کہنا چاہئے
یہ آسمانی باتیں ہمارے کس معرفت کی۔ پیارے اس کا یہی جواب ہے۔ کہ یہاں زمین پر
بھی ایسے ہی عمل کرنا چاہئے۔ یعنی ہاتھ رہے کام میں۔ اور دل رہے رام میں۔ جب
قمری سرو کی شاخ پر بیٹھتی ہے۔ اوس کی زبان سے میٹھے میٹھے راگ اور سُر آپ سے آپ
نکلنے لگتے ہیں۔ اسی طرح جس وقت آپ کا دل اُس نورِ خدا یعنی نور ذات سے بھر جاتا
ہے۔ تو آپ کے دل سے بھی وہ پیارے پیارے راگ آپ ہی نکلنے شروع
ہو جاتے ہیں۔ یہ لمپ جو رکھا ہوا ہے اس سے روشنی کیوں نکلتی ہے۔ وجہ یہ
کہ اس کی چمنی جو اوس میں کا لپ ظاہر ہی ہے۔ صاف و شفاف ہے۔ اس وجہ سے
اوس کے اندر کا نور بلا روک کے باہر چلا آتا ہے۔ اب شفاف ہونے سے کیا مطلب
ہے۔ اوس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اوس نے اپنے دل کی تاریکی اور کدورت کو نکال
دیا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی اپنے دل کی کدورت اور خودی کے خیالات کو نکال دو
تو تمہارے اندر کا نور بھی خود بخود باہر نکل آئیگا۔ بقول۔ اشعار

کب لباس دنیوی میں چھپتے ہیں روشن ضمیر + جامۂ فانوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا
کب سبکدوش رہے قیدی زندان وطن + بوئے گل پھاندتی ہے باغ کی دیواروں کو

شاید یہ کہا جائے۔ کہ ہم اپنے مذہبی اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔ اور مذہبی اصول چاہتے ہیں
کہ جھگڑا کیا جاوے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مذہبی اصولوں کی منشاء ہرگز لڑائی جھگڑا اکرنا
نہیں ہو سکتی۔ ہر مذہب کا پہلا اصول یہ ہے۔ خدا کو جانو اور مانو۔ کیا اس پر آپ عمل کرتے
ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر آپ اس پر عمل کرتے ہوتے۔ تو کیا آپ پرمیشر کا اتنا بھی لحاظ اور
ادب نہ کرتے۔ جتنا کہ آپ اپنے ضلع کے کلکٹر کا کرتے ہیں۔ اگر اسوقت اس جماعت
میں کلکٹر صاحب آجاویں۔ تو سب دم بخود ہو جاوینگے۔ ہر وقت اس بات کا
خیال کرینگے۔ کہ کوئی کلمہ گستاخانہ منہ سے نہ نکل جاوے۔ یا کوئی گستاخانہ حرکت
نہ سرزد ہو جاوے۔ آپ کبھی کلکٹر صاحب کے سامنے چوری نہ کرینگے۔ نہ کبھی
اون کے سامنے کسی عورت کو نگاہ بد سے دیکھینگے۔ اور نہ اون کے سامنے کوئی مذموم گفتگو کرینگے

ع یہ بیں تفاوت رہ از کجی ست تا بہ کجا

آپ کا مذہب سکھاتا ہے۔ کہ پرمیشر ہر جگہ موجود ہے۔ مگر افسوس ہے۔ اور درد آتا ہے
کہ آپ اس بات کو جان کر بھی ہر قسم کی مذکورہ بالا باتیں کرتے ہیں۔ اور آپ
دل میں ذرا بھی خوف خدا نہیں آتا ہے۔ اگر ہم لوگ پرمیشر کی موجودگی کو مانتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دور جاتے ہیں۔ تو اُس کی موجودگی میں عورتوں کی طرف تکتے ہوئے آنکھیں پھوٹ جاتیں۔ جھوٹ بولتے وقت زبان نہ نکل پڑتی۔ عالم باعمل ہونا چاہئے۔ اگر عمل نہ ہوا تو علم بیکار ہے۔ بلکہ مضر ہے۔ دماغ کی وہ نسیں جو علم کو گرہن کرتی ہیں۔ اون کو گیان اندری کہتے ہیں۔ اور جو نسیں اندر کے علم کو باہر عمل میں لاتی ہیں۔ اون کو کرم اندری کہتے ہیں۔ اور تندرستی کی حالت قائم رکھنے کے واسطے کل اندریوں کو کام میں لانا چاہئے۔ ورنہ نتیجہ خراب پیدا ہوگا۔ پس جو لوگ عالم باعمل نہیں ہوتے۔ اون کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ ودیا کو اندر ٹھونستے چلے جاتے ہیں۔ مگر اوس کو باہر نہیں نکالتے ہیں یعنی ایک قسم کی اندریوں سے کام لیتے ہیں۔ اور دوسری قسم کی اندریوں کو بیکار رکھتے ہیں۔ اون کو روحانی قبض اور عقلی بدہضمی ہو جاتی ہے۔ اسی کی وجہ سے وہ لڑائی جھگڑے میں پڑتے رہتے ہیں۔ لہذا شرط یہ ہوئی۔ کہ دنیا میں کامیاب ہونے کے واسطے ہم کو چاہئے۔ کہ جسقدر عقل ہمارے پاس ہے۔ اوس کو صرف عقلی ہی نہ رکھیں۔ بلکہ اوس کو عملی بھی بناویں۔ دوسری شرط کامیابی کی یہ ہے کہ برہمچرج قائم رکھنا چاہئے۔ خواہ آپ نئی روشنی کے ہوں۔ یا پُرانی روشنی کے ہوں۔ خواہ آپ کی کتابوں نے اس پہ زور دیا ہو۔ یا نہ دیا ہو۔ کچھ پرواہ نہیں ہے۔ رام آپ سے یہ کہتا ہے۔ کہ کامیابی کے واسطے عفت۔ پاکبازی۔ یا برہمچرج کی بہت ضرورت ہے۔ اگر ہندوستانی سچے رہنا چاہتے ہیں۔ تو ویرج کو قائم رکھیں۔ ورنہ کچلے جاینگے۔ یہ دیپک آپ کے سامنے جل رہا ہے۔ یہ کیوں جلتا ہے۔ اس کے نیچ کے حصے میں تیل بھرا ہوا ہے۔ وہ تیل بتی کے ذریعہ سے اوپر چڑھتا ہے۔ اور اوپر آکر تبدیل بہ روشنی ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے تیل والے حصے میں کوئی سوراخ ہو جائے۔ تو اوس کا تیل رفتہ رفتہ بہ جائیگا۔ اور پھر اُس سے روشنی نہ نکل سکیگی۔ یہی حال تمہارا ہے۔ اگر تمہارے اندر کا ویرج نیچے نہ گریگا۔ تو یہ اوپر چڑھکر دماغ میں جاکر نور روحانی بن جائیگا۔ لیکن اگر تم اس کے خلاف کروگے۔ یعنے اپنے ویرج کو گراؤ گے۔ تو تمہاری وہی دیپک کی سی حالت ہوگی۔ جن لوگوں کے جسم سے کوئی ناپاک فعل سرزد نہیں ہوتا۔ یا جن کے من میں کوئی ناپاک خیال پیدا نہیں ہوتا۔ اون کا ویرج اوپر چڑھکر نور عقل میں بدل جاتا ہے۔ ایسی ہی حالت کو انگلستان کے مشہور شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

My strength is as the strength of ten
Because my heart is pure. Tennyson

دس جوانوں کی مجھ میں ہے طاقت ✢ کیونکہ ہے مجھ میں عفت و عصمت

ہنومان سب سے بڑا بیر کیوں تھا۔ کیونکہ وہ جتی تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ میگناد بڑا اجودھا تھا۔ اوس کو وہی شخص مار سکتا تھا۔ جس کے دل میں بارہ برس تک کوئی ناپاک خیال نہ گذرا ہو۔ یہ کون شخص تھا۔ یہ سری لچھمن جی تھے۔ بھیشم کا نام بھیشم اس وجہ سے پڑا۔ کہ وہ جتیندری تھا۔ سر آیزک نیوٹن (Sir I. Newton) مشہور مہندس جس کے اوپر آج انگلستان کو ناز ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستاسی برس تک زندہ رہا۔ مرتے وقت تک اس کے ہوش و حواس نہایت درست تھے
کیونکہ یہ جتندری تھا۔ نہایت پاکباز تھا۔ جس فلاسفر نے دُنیا کی فلاسفی کو پلٹا دیا۔ یہ کونٹ
Immanuel Kant یہ بڑا بھاری جتی تھا۔ اس کے دل میں کبھی ناپاک خیال
تک نہیں آیا۔ امریکہ کے Henry David Thoreau ہنری ڈیوڈ تھارن اور جرمنی کے
مشہور فلاسفر Herbert Spencer ہربرٹ سپنسر دونوں بڑے جتندر رہے
تھے۔ اس وقت امریکہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ جاپان وغیرہ یہ ملک ترقی کر رہے ہیں
اس کی کیا وجہ ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے یہاں کے گرہستی بھی آپ کے یہاں کے
جتندریوں سے اچھے ہیں۔ اوّل ان کی شادی بیس برس کے بعد ہوتی ہے۔
پھر اون کی عورتیں بھی تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔ جب مرد اور عورت ملتے ہیں۔ تو عمدہ
عمدہ مضامین پر بحث کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی صحبت سے فائدہ اوٹھاتے ہیں۔
کبھی ناپاک خیالات کا موقعہ نہیں آنے پاتا۔ بخلاف اس کے آپ کے یہاں کی
عورتیں تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ آپ کے یہاں مرد اور عورت کی ملاقات کے معنی
ہی ناپاک خیالات ہیں۔ اور صحیح بھی ہے۔ جب وہ کچھ جانتی ہی نہیں۔ تو آپ اون
سے کیا باتیں کرینگے۔ بجز ان ناپاک باتوں کے اپنی روزمرہ کی زندگی میں دیکھو۔
کہ پاکبازی کا آپ کے کاموں اور ارادوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ پاکباز ہیں
یعنی اگر آپ اپنے ویرج یعنے (Sex Energy) کو مضبوط رکھے ہوئے ہیں
تو آپ بہت جلد کامیاب ہونگے۔ رام جب پروفیسر تھا۔ اس کا تجربہ بذات خود کیا ہے
اور اُس وقت رام کامیاب اور ناکامیاب طلباء کے نقشے بناتا تھا۔ اور اون سے
دریافت کرتا تھا۔ کہ امتحان سے چند روز قبل اون کی کیا حالت تھی۔ رام نے اس سے
یہی نتیجہ نکالا۔ کہ جو طلباء امتحان کے قبل عمدہ اور پاک خیالات رکھتے تھے۔ وہ کامیاب
ہوتے تھے۔ اور جو ناپاک خیالات رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ خائف رہتے تھے۔ کہیں ناکامیاب
نہ ہوں۔ وہ ناکامیاب ہوتے تھے۔ پس ثابت ہے۔ کہ جیسے جس کے خیالات دل کے
اندر ہوتے ہیں۔ ویسا ہی اوس کو نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس بات کا ثبوت تاریخ سے بھی
بخوبی مل سکتا ہے۔ پرتھی راج مشہور جودھا جو کئی ایک لڑائیوں میں مسلمانوں کو شکست
فاش دے چکا تھا۔ بالآخر عیش و عشرت میں ڈوب گیا۔ اور آپ کو تعجب ہوگا۔ کہ آخیر
مرتبہ جب وہ میدان جنگ کو گیا۔ تو اوس کی کمر اوس کی رانی نے کسی تھی۔ نتیجہ کیا ہوا۔
میدان جنگ سے منہ کالا کر کے ناکامیاب واپس آیا۔ نپولین جس کی ہمت اور بہادری
کا سکہ چار دانگ عالم میں بج گیا تھا۔ جب واٹرلو کے میدان جنگ کو جانے لگا۔ تو اوس کے
پہلی شام کو وہ اپنے آپ کو ایک ناپاک چاہ میں گرا چکا تھا۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ شکست
فاش کھائی۔ ابھیمنیو مشہور جودھا کروکشیتر کی جنگ کا۔ جس روز وہ مارا گیا۔ اوس سے
پہلی شام کو وہ اپنی نئی پیاری بیوی کے پاس گیا تھا اور وہاں ویرج گرا کر آیا تھا۔
یاد رکھو۔ ناپاک چیز میں کچھ لطف نہیں ہے۔ جس طرح گلاب کا پھول کیسا خوشبودار ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ن اوس میں شہد کی مکھی بھی رہتی ہے۔ جب آپ نے اوس کو ناک سے لگایا۔ س نے ناک کی نوک پر ڈسا۔ اس طرح کے دنیا کے ناز و کرشمے اور دنیاوی یں بڑی دلکش اور بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اور وہ آپ کے دلوں کو بھاتی ہیں۔ ن پھیکر دیکھ لو۔ کہ اون میں ایک روحانی زہر ہے۔ جو آپ کو ترقی کرنے سے رکھیگا۔ یہ ناجائز محبتیں یہ ناجائز عشقبازیاں۔ یہ ناجائز عصمت کا توڑنا یہ سب س گلاب کے پھول کی طرح ہیں۔ جن میں شہد کی مکھی ہے۔ اور جو آپ کے ت کی نوک پر کاٹ لیتی ہے۔ پس قانون یہ ہے۔ کہ اگر تم کو یہ دنیاوی باتیں نہیں سکتیں۔ تو تم دنیا کو ضرور ہلا سکتے ہو۔

تیسری شرط کامیابی کی ایک روحانی شرط ہے۔ ایک بادشاہ کی روایت ہے۔ کہ اوس نے ایک کمرہ میں ایک سینگ لٹکا رکھا تھا۔ اور اوس سینگ کے خول ں پانی بھرا تھا۔ بادشاہ نے یہ اشتہار دے رکھا تھا کہ جو کوئی اس سینگ کا پانی پی لے۔ اور سینگ خالی کر دے۔ تو اوس کو وہ اپنا کل راج دیدیگا۔ ت سے لوگ آئے۔ اور اونہوں نے پانی پیا۔ لیکن کوئی بھی اوس کو خالی کر سکا۔ مگر سینگ تو دیکھنے میں ذرا سا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اوس کا تعلق سمندر سے تھا۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ وہ خالی نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح پر گو آپ کے م ذرا ذرا سے ہیں۔ لیکن اون کا مخفی تعلق اوس سمندروں کے سمندر ذات ا کے ساتھ ہے۔ جو شخص اس تعلق کو جگائے رکھتا ہے۔ اور اوس کو قائم کھتا ہے۔ اوس کی طاقت لاانتہا ہے۔ آپ سوائے اوس کے اور کچھ ہو نہیں۔ ب یہ معاملہ ہے۔ تو چونکہ پرمیشر ست کام ست سنکلپ ہے۔ لہذا آپ کے ل کی تہ میں جو خیال ہے۔ وہ ست ہونا چاہئے۔ اور اس خیال کی ہمیشہ جے ہے +

بقول ع دولت غلام من شد و اقبال چاکرم

اب رام چند مثالیں تاریخ سے دیگا۔ جس سے ثابت ہوگا۔ کہ یہ مسئلہ بالکل صحیح ہے۔ شیر نیستاں مہاراجہ رنجیت سنگھ اپنی فوج لئے ہوئے دریائے اٹک کے نارے پڑا ہوا تھا۔ اوس پر غنیم کی فوج تھی۔ رات کا وقت۔ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ نہ وہاں پر کوئی کشتی تھی۔ جس کے ذریعہ سے پار اتر جائے۔ اور نہ ہاں کوئی دوسرا ذریعہ معلوم ہوتا تھا۔ اب بڑی مشکل تھی۔ کہ کیا کیا جائے۔ سپاہیوں نے رنجیت سنگھ سے جاکر اپنی دقتیں بیان کیں۔ وہ تو جیسا سری کرشن نے ارجن سے فرمایا ہے۔

ہے۔ ارجن تو سکھ اور دکھ اور نفع اور نقصان کو یکسان جان کر اور فتح اور شکست کا خیال نہ کر کے جنگ کے لئے کھڑا ہو۔ اگر تو جنگ نہیں کریگا۔ تو تو مہاپاپ کا بھاگی ہوگا +

اس خیال میں مست تھا۔ اوس کو نہ فتح کی خوشی تھی۔ اور نہ شکست کا ملال تھا۔ وہ تو اس خیال میں مست ہو کر اپنا دھرم اپنا فرض ادا کرتا تھا۔ اوس نے اپنے سپاہیوں سے کہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ھ جاکے من میں اٹک ہے وُہ ہی اٹک رہا + جاکے من میں اٹک نہ واکو اٹک کہاں!

یہ سُنتے ہی لشکر پھاند پڑا۔ اور اوس پار پہونچ گیا۔ اس کو دیکھکر غنیم کی ہمت ٹوٹ گئی۔ کہ جب ایسے بڑے دریا ناپیدا کنار سے یہ لوگ بلا کسی کشتی وغیرہ کے آن کی آن میں پار اوتر آئے ہیں۔ تو ان کا مقابلہ ناممکن ہے بھاگ کھڑے ہوئے اور میدان رنجیت سنگھ کے ہاتھ میں رہا +

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت محمدؐ صاحب ایک مہم پر جانے کے واسطے بڑی طیاری کر رہے تھے کسی نے کہا۔ کہ آپ اس قدر طیاری تو کر رہے ہیں۔ لیکن اگر آپ کو شکست ہوئی۔ تو کسقدر ندامت ہو گی۔ اور علاوہ اس کے آپ کی ہمّت بھی ٹوٹ جائیگی + اس پر وُہ کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اور کہنے لگے محنت کرنا میرا کام ہے نہ کہ کامیابی چاہنا۔ مَیں تو اللہ کے حکم سے کام کر رہا ہوں۔ اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔ اس سے زیادہ مجکو کچھ تعلق نہیں ہے۔ فرانس اور جرمن کی لڑائی میں شاہ فریڈرک کو بالکل شکست ہو گئی تھی۔ غنیم کے سپاہی اوس کے قلعہ میں گھس گئے تھے۔ اور رنگ رلیاں مچا رہے تھے۔ لیکن فریڈرک کو اپنے حق بجانب ہونے کا یقین تھا۔ پس اوس نے ہمّت کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اوس نے اپنے لوگوں کو جمع کیا۔ اور اون میں سے چند کو ایک جانب بھیجدیا کہ تم ٹیلے پر جاکر کھڑے ہو۔ چند کو دوسری جانب بھیجدیا۔ اسی طرح چاروں طرف بھیجدیا۔ اس کے بعد خود ہمت باندھے ہوئے بیدھڑک قلعہ کے اندر گھس گیا۔ اور سپاہیوں سے کہا۔ کہ تم لوگ ہتھیار رکھ دو۔ اونہوں نے سوال کیا۔ کہ کیوں! اوس نے کہا۔ تم نہیں دیکھتے ہو۔ کہ میری فوج ہر طرف سے آ رہی ہے۔ اور تم گھیرے گئے ہو۔ یہ دیکھکر وُہ لوگ خایف ہوئے۔ اور کل ہتھیار اوس کے سامنے ڈال دئے۔ اگر تمھارا دل ایمان سے بھرا ہے۔ تو ایک دشمن کیا ساری دُنیا تُمھارے سامنے ہتھیار ڈال دیگی یہی دل کا حوصلہ ہے۔ جس نے شکست فاش کو فتح کامل میں تبدیل کر دیا +

ع ساری خدائی ایک طرف فضل الٰہی یکطرف

شعر نہ منگے پر نہ سستے پر نہیں موقوف غلّہ پر + فتح تو بس اوسیکی ہے خدا ہے جسکے پلّہ پر

ہاتھی اور شیر کی جسامت میں کتنا فرق ہے۔ لیکن دیکھو شیر کے حوصلہ اور ہمّت کی وجہ سے ہاتھی کو باوجود اپنی جسامت کے مقابلہ کرنا مشکل پڑ جاتا ہے۔ ہاتھی کو اپنی قوّت پر بالکل بھروسہ نہیں ہوتا۔ وُہ ہمیشہ گروہوں میں رہتا ہے کیونکہ اس کو اندیشہ رہتا ہے۔ کہ اکیلا پاکر اوس کو کوئی کھا نہ جائے۔ شیر گو اوس سے جسامت میں چھوٹا ہے۔ مگر ہمت اوس میں بھری ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہاتھی اوس کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ شیر اپنے اندر والے خدا کو یعنے آتما کو مار نہیں رہا ہے۔ بلکہ اوسکو عملی طور پر ظاہر کرتا ہے +

چین میں ایک لڑکا تھا۔ اوس کے ماں باپ نہایت مفلوک تھے۔ وُہ یہاں تک محتاج تھا۔ کہ پڑھنے کے واسطے تیل تک نہیں ملتا تھا۔ لیکن اوسکو پڑھنے کا شوق تھا۔ وُہ بہت سے جگنوؤں کو جمع کرکے ایک کپڑے میں باندھتا تھا۔ اور جب وُہ چمکتے تھے۔ اونکی روشنی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑھ لیتا تھا۔ لوگوں نے اُس سے کہا۔ کہ تم کیا یہ بیہودہ حرکت کرتے ہو۔ ایسی محنت کسواسطے کرتے ہو۔ کیا بادشاہ کے وزیر تم ہی ہوگے۔ آہا ہا ہا۔ اوس نے کیا جواب دیا۔ جس کو سُنکر سب کی طبیعت خوش ہوگئی۔ کہتا ہے۔ میرے دل میں ایسے حوصلے اُٹھتے ہیں۔ اور ایسی اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے امید بندھتی ہے۔ کہ میں وزیر ہونگا۔ آخر میں وہ لڑکا جاپان کا وزیر ہو ہی گیا +

اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم فلاں کام کیوں کر کریں۔ ارے بھائی خودکشی یا خداکشی کیوں کر رہا ہے۔ تو جسم نہیں ہے۔

تو خود ہی لاانتہا ہے۔ پھر کسطرح کیا پوچھتا ہے۔ تمکو کیا معلوم نہیں ہے۔ کہ علم آب (Hydrostatics) کا ایک اصول ہے۔ جس سے تمام سمندر کے پانی کو ایک ذرا سا پانی روک سکتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی ساری دُنیا کو روک سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے اندر کی خدائی پر کھڑا ہو جائے۔ مسبب الاسباب تو تو ہی ہے۔ پھر سامان یا ذریعے کیا ڈھونڈتا ہے +

اسکاٹ لینڈ کا ایک بچہ وہاں کے یتیم خانہ سے بھاگ کر لنڈن چلا آیا۔ لنڈن میں وہ اتفاق سے لارڈ میئر کے باغ میں پہونچ گیا۔ اور وہاں کھیلنے لگا۔ اتفاق سے ادھر سے ایک بلی نکلی۔ بچے نے اوس کی دُم پکڑ لی۔ اور اُس سے باتیں کرنے لگا۔ اتنے میں قریب سے گھنٹہ کی آواز سنائی دی۔ جو لگاتار بج رہا تھا۔ بس اب وہ بلی سے بات کرنے لگا۔ اور کہنے لگا

یہ پاگل گھنٹہ کیا کہتا ہے؟ ٹن ٹن ٹن ٹن وٹنگٹن وٹنگٹن

لارڈ میئر آف لنڈن

وہ اپنی اس گفتگو میں مشغول تھا۔ کہ اتفاق سے لارڈ میئر ادھر سے آ نکلا۔ اوس نے سُنا۔ کہ کوئی شخص بات کر رہا ہے۔ وہاں آکر یہ حال دیکھا۔ اوس نے لڑکے سے پوچھا۔ کہ کیا کہہ رہا ہے۔ اوس نے جواب دیا۔ لارڈ میئر آف لنڈن۔ لارڈ میئر۔ بہت خوش ہوئے۔ اس کو اپنے یہاں لے گئے۔ اور اوس کو تعلیم کے واسطے اسکول میں بھیجا۔ وہاں اوس نے نہایت محنت کے ساتھ پڑھا۔ اور خوب علم حاصل کیا۔ رفتہ رفتہ وہ ایک دن لارڈ میئر آف لنڈن ہو ہی گیا۔

ایک شاعر تھا۔ اپنے فن میں ماہر تھا۔ اوس نے بہت سے اشعار کہے۔ اور بادشاہ کے حضور میں لے گیا۔ بادشاہ اون کو سُنکر نہایت خوش ہوا۔ اور انعام خوب دیا۔ بیگمات نے بھی اوس کے کلام کو پسند کیا۔ اور جب بادشاہ محل میں آیا۔ اوس سے خواہش ظاہر کی۔ کہ شاعر کہیں محل کے قریب رکھا جائے۔ دوسرے روز بادشاہ نے شاعر سے دریافت کیا۔ کہ کہاں رہتے ہو۔ وہ مطلب سمجھ گیا۔ اور بادشاہ سے کہا۔ کہ میں تو اندھا ہوں۔ یہ سُنکر بادشاہ نے کہا۔ جب یہ اندھا ہے۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسکو محل کے قریب ایک کمرے میں ٹھیرا دو۔ پس ایسا ہی کیا گیا۔ آپ وہاں رہنے لگے۔ اور نوکروں چاکروں کو دق کرنے لگے۔ ایک روز لونڈی سے کہا۔ کہ لوٹا اوٹھا دے۔ ہم کو ضرورت ہے۔ اوس نے کہا۔ یہاں لوٹا کہاں ہے۔ کہنے لگے اوٹھا دے۔ اوس نے پھر وہی جواب دیا۔ غرض بعد بڑی روک کے بول اوٹھے۔ اری وہ کیا لوٹا پڑا ہے۔ کیوں نہیں اوٹھا دیتی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بس لونڈی دوڑی ہوئی محلوں میں گئی۔ اور بیگمات سے کہا یہ موا تو دیکھتا ہے۔ اندھا نہیں ہے۔ یہ موا ہم سب کو برابر گھورتا ہے۔ فوراً بادشاہ کو خبر کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دربار سے نکالے گئے۔ اور اندھے بھی ہوگئے۔ آپ کہتے ہیں۔ سامان نہیں ہیں۔ کیسے کام کریں۔ یہ سب خیالات کا کھیل ہے۔ جب تمہارے اندر یقین کی طاقت آجائیگی۔ تو سب سامان خود بخود تمہارے سامنے آجاوینگے۔ دیوتا۔ (قدرت کی طاقتیں) تمہارے لئے اپنا سبھاؤ بدل دینگی اوپر جو مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ اون سے ثابت ہے۔ کہ اچھے خیال والے اچھے ہونگے۔ لیکن بُری مراد مانگنے والے بُرے ہونگے۔ جیسا خیال کروگے۔ ویسے ہو جاؤگے ✤

گر در دل تو گل گذرد گل باشی ✤ در بلبل بیقرار بلبل باشی
سودائے بلا رنج و بلائے آرد ✤ اندیشۂ گل پیشہ کنی گل باشی

ہر ایک پرارتھنا سنی جاتی ہے۔ جو پرارتھنا دل سے نکلتی ہے۔ وہی قبول ہو جاتی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ جیسا آپ کا خیال ہوگا۔ اوسکو آپ کے اندر کا ست۔ بل پورا کردیگا۔ آپ میں وہ طاقت موجود ہے۔ جس سے آپ دیوتاؤں کی برابری کر سکتے ہیں۔ دیوتا کے معنی قدرت کی طاقتوں کے ہیں اگر آپ وید کے مطابق چلیں۔ تو آپ دیوتاؤں تک پہونچ سکتے ہیں۔ آپ اپنے تئیں اس یقین کے بل سے قدرت کی طاقتوں کو کھینچ کر لا سکتے ہیں۔ اور اون سے برابری کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ نے اون طریقوں کو بھلا دیا ہے۔ جب تک ان طریقوں پر عمل تھا۔ اوس طرح کے خیالات دل میں جاگزین تھے۔ اوسوقت تک ویسے ہی نتیجے ظاہر ہوتے تھے۔ لیکن جب سے ان طریقوں کو چھوڑا۔ اور خراب خیالات نے دل میں جگہ پکڑی رنگت بھی تبدیل ہو گئی۔ جب ہندوؤں میں یہ خیال پیدا ہوا ✤

ہم کو نوکر رکھو جی ہم کو نوکر رکھو جی ✤ ہیں غلام ہیں غلام ہیں غلام تیرا

اور ہندوں میں ایک خوبی یا وصف یہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ پس اونکی وہ فطرتی سچائی مذکورہ بالا خیال پر لگائی گئی۔ چونکہ اون کا یہ دلی خیال تھا۔ اون کی مراد پوری ہوئی۔ ظاہر ہے۔ کہ جیسا خیال کروگے۔ ویسا پاؤگے۔ ہم کو اپنے خیالات کو درست کرنا چاہئے۔ بدھ بھگوان نے بھی یہی سکھایا ہے۔ پس نہ اپنے متعلق اور نہ کسی غیر کے متعلق اپنے دل میں کمینے خیالات کو آنے دو۔ اندر اور باہر خدا ہی خدا کو دیکھو۔

محمد صاحب کے دل میں یہ بات سمائی تھی۔ اس وجہ سے اونہوں نے سکھایا تھا۔ کہ نہیں ہے۔ کچھ سوائے خدا کے لا الہ الا اللہ حضرت عیسےٰ مسیح کے رگ و ریشہ میں بھی یہ خیال رواں تھا۔ پس اونہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ میں اور میرا باپ (خدا) ایک ہیں۔ I and my Father are one. اب اسکو لوگ سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر اصل بات یہی ہے۔ جب حضرت محمد صاحب کے دل میں یہ یقین آگیا۔ تو اونہوں نے کہا۔ کہ اگر سورج میرے داہنے اور چاند میرے بائیں آکر دھمکانے لگے کہ پیچھے ہٹ جاؤ۔ تب بھی میں پیچھے نہیں ہٹونگا۔ ایک آدمی جو جنگلوں کا رہنے والا تھا۔ اوس کے سینے میں اس یقین کی آگ بھڑک اوٹھی۔ اور اوس نے عرب کے ریگستان میں اوس کے کالے ریت کے دانوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھڑکایا۔ وہ ذرّے بارود کے چھرّے بن گئے۔ اور یورپ و افریقہ کے مغربی سرے سے لیکر ایشیا کے مشرقی سرے تک ایک صدی کے اندر پھیل گئے۔ یہ زور ہے آتم بل کا۔ یہ زور ہے وشواس کا۔ یہ زور ہے یقین کا۔ اس پر بھی کہتے ہو۔ کہ سامان کی ضرورت ہے۔ سامانوں کے سامان تم خود ہو۔ اس خیال کو برہم ودّیا کہتے ہیں +

جس طرح ایک خوبصورت لڑکا چیچک کے مرض سے بالکل بدصورت ہوجاتا ہے۔ اور اوس کی جان پر بن آتی ہے۔ اور اوس کو افاقہ گائے کے تھن کے ملف کا ٹیکہ لگانے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ہندو قوم کو اودّیا کی چیچک نکلی ہے۔ اور وہ بدصورت ہو گئی جاتی ہے۔ اوس کا خاتمہ بھی قریب معلوم ہوتا ہے۔ پس اسکو بھی ٹیکہ لگانے کی ضرورت ہے۔ اس ٹیکہ کے واسطے ملف کہاں سے آویگا۔ وہ بھی گو تھن سے لیا جاوے گا۔ گو کے معنی اُپنشد کے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ برہم ودیا اپنشدوں سے سیکھو۔ اور اوس پر عمل کرو۔ تو یہ اودّیا کی چیچک فوراً اچھی ہوجائیگی +

لوگ کہتے ہیں۔ تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو قوم ایک مرتبہ ترقّی کرکے زوال پذیر ہوئی۔ پھر وہ دوبارہ ترقّی نہیں کرتی۔ یہ خیال خام ہے۔ آپ کی تاریخ کیا ہی ایک ہزار سال کی تاریخ اور اوس پر یہ ناز۔

ارے میاں! وہ تو ایک دور کی بھی کامل تاریخ نہیں ہے۔ تاریخ صعودِ قدرت کی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی چیز نیست نہیں ہوتی۔ کسی نہ کسی شکل میں وہ موجود رہتی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ

ع ہر شاخ رنگ آمیزی در فصل خزان انداختہ

پھر دیکھو قدرت تمہیں بتاتی ہے۔ کہ ستارے مشرق سے مغرب کو جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے مشرق کو واپس آتے ہیں۔ یہی دَور ہے۔ اسی طرح اقبال کا ستارہ مشرق سے مغرب کو گیا۔ او پھر وہاں سے مشرق کو واپس آرہا ہے۔ تاریخ اس کا ثبوت دیتی ہے۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب ہندوستان کا ستارہ عروج پر تھا۔ وہاں سے مغرب کو چلا۔ فارس میں آیا۔ اوسکے بعد آسٹریا وغیرہ کی باری آئی۔ وہاں سے یونان پہونچا۔ یونان کو چھوڑ کر روم گیا۔ روم کے بعد اسپین وغیرہ کی باری آئی۔ پھر انگلستان پر عنایت ہوئی۔ وہاں سے امریکہ گیا۔ امریکہ کا مغربی حصّہ کلیفورنیا اس وقت نہایت عروج پر ہے۔ وہاں سے جاپان میں آیا۔ پھر اب کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان محروم رہے گا۔ اوس کی باری آئیگی +

اوم! اوم!! اوم!!!

آنند! آنند!! آنند!!!

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتخاب رُوحانی

انتخاب رُوحانی کے سلسلہ میں مفید اور چیدہ مضامین چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں شایع ہوتے رہیں گے کہ جو ست اُپدیش میں شایع ہو چکے ہیں یا آیندہ شایع ہونگے۔ اِن ٹریکٹوں کی قیمت ایک آنہ سے دو آنہ تک معاوِق اُنکی ضخامت وغیرہ کے ہوگی۔ اِن ٹریکٹوں سے وہ لوگ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں کہ جو ست اُپدیش کے خریدار نہیں ہیں اور نہ ہی مستقل خریدار بننا چاہتے ہیں یا جن کے پاس گذشتہ سالوں کی ست اُپدیش کی فایل موجود نہیں ہے یا جو تھوڑے عرصہ سے اس پرچہ کے خریدار بنے ہیں۔ انتخاب رُوحانی نمبر اوّل قیمت ۲ر اس میں دستور العمل زندگی۔ کامیاب زندگی۔ اُستتی پرارتھنا اُپاسنا۔ کرم دھرم جیون۔ برمھ چریہ۔ دانائی کی باتیں۔ رُوحانی روشنی وغیرہ مضامین شامل ہیں۔ انتخاب رُوحانی نمبر ۲ قیمت ۲ر اس میں خوش زندگی۔ اور پرارتھنا کا طریق۔ انتخاب رُوحانی نمبر ۳ قیمت ۲ر اس میں صفائی دھرم وغیرہ نمبر ۴ قیمت ۲ر اس میں اصلی سکھ اور شانتی وغیرہ شامل ہیں وغیرہ وغیرہ نمبر انکی فی نمبر ۲ر فروخت کے لئے موجود ہیں۔ الملتمس منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

پرارتھنا

پاک پروردگار تو جو کہ کامل نیک اور کامل دانا ہے ہم کو اپنی مرضی کے کامل تابعدار رہنے کی توفیق عطا فرما تا کہ ہماری ہستی تیرے جلال کو روشن اور تیری سیرت کو دنیا میں ظاہر کرنے کا موجب ہووے ہماری چال کو دیکھ کر خلقت تیری حمد کے گیت گانا اور تجھ پر فدا ہونا سیکھے۔ اور اس طرح سے ہم اپنے ہر ایک تعلق میں آنے والے کو تیرے رنگ میں رنگتے چلے جاویں۔

تو نیک اور پاک ہے اور تیرے ہاتھ سے جو کچھ ہوا ہے ہو رہا ہے۔ اور ہوویگا۔ وہ سب سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس نے تیری سیرت کو جان لیا وہ تیرے بھید سے بے خوف ہو گیا۔ آزاد اور بے خوف اور نہال ہو گیا وہ ہمیشہ خوش بشاش اور شاکر رہنے لگا۔

اس واسطے مبارک وہ ہیں کہ جو تجھ کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اُن سے بھی زیادہ مبارک وہ ہیں کہ جو اپنے ہمجنسوں کے دلوں میں تجھ کو جاننے کی خواہش پیدا کرتے اور اُن کو تیری پہچان کی دولت بخشتے ہیں تیری پناہ میں آ کر ہم نے ہمیشہ کی زندگی حقیقی راحت کامل اطمینان اور رُوحانی ابدی ولازوال سلطنت کو حاصل کیا ہے اور یہ سب برکتیں ایسی ہیں کہ دُنیا کی کوئی بھی بڑی سے بڑی چیز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تو ہم کو توفیق بخش کہ ہم تیرے بندوں کو اس سچی دولت سے فیضیاب کر سکیں کہ جس سے تو نے ہم کو فیضیاب کیا ہے۔ تیری بادشاہت اور تیری عظمت کو انسانوں کے دلوں میں قایم کرنے اور اُن کو نفس کی غلامی سے آزاد کرانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم کو عطا فرما۔ ہمیں وہ عقل بخش کہ جو تیرے خادموں کے لئے بہترین طور پر تیری خدمت بجالانے کے واسطے درکار ہے۔ تیرا جلال روشن اور تیری بادشاہت قایم ہو اوم شانتی

رُوحانی روشنی

(۱) اپنے وقت کو ہرگز ضایع نہ کرو۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ کام کرتے رہا کرو۔ مگر اس امر کا ہمیشہ خیال رکھو کہ جہاں ہمیشہ نیک کام کرو اور کبھی بد کام نہ کرو وہاں جتنا نسبتاً زیادہ بہتر کام کر سکتے ہو اتنا بہتر کام کرنے کی کوشش کرو۔

(۲) جیسی تمہاری خواہشیں اور جیسے تمہارے خیالات ہیں ویسے ہی کام تم سے ظہور میں آوینگے اس واسطے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی اصلاح کا سب سے زیادہ فکر کرو۔

(۳) پاک اور بے غرض محبت انسانوں کی خواہشوں اور اُنکے خیالوں کو پاک اور درست کرتی ہے۔ اس واسطے ایسی محبت کو اپنے میں نشوونما کرنے کا فکر کرو۔

الملتمس منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) صحبت کا اثر مشہور ہے۔ جیسے آدمیوں کی صحبت میں انسان رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس واسطے نیکوں کی صحبت میں رہو۔ تاکہ تم بھی نیک ہو جاؤ۔

(۵) وہ دانائی کہ جو نیکی سے خالی ہے نادانی سے بدتر ہے۔ اور بیوقوفوں کی نظروں میں دانائی سمجھے جانے کے قابل ہے۔ اس واسطے چاہیئے کہ اس دانائی میں ترقی کرو کہ جو تم کو سچی نیکی میں بھی بڑھائے۔

(۶) پاک کلام کا مطالعہ تعصب سے پاک ہو کر اور پرارتھنا کا بھاؤ رکھ کر دلی توجہ شوق اور عزت کے ساتھ اکثر کرتے رہا کرو۔ اس سے تمہارا دل پاک ہو، تمہاری عقل روشن اور تمہاری ہمت اعلیٰ ہوگی۔ اور تمہاری چال روز بروز بہتر ہوتی جاویگی۔

(۷) بغیر سمجھنے کے پڑھنا سراسر نادانی ہے اور سمجھ کر پڑھنا اور جو عمل کرنے کے قابل معلوم ہو اس پر عمل نہ کرنا اپنے آپ کو سخت نقصان پہنچانا ہے۔

(۸) راستی کی سڑک پر چلتے ہیں، اکثر دفعہ سخت سے سخت مشکلیں پیش آیا کرتی ہیں۔ لیکن اگر تم نے صدق دلی سے پرارتھنا کرنا سیکھ لیا ہے اور تم ہر حال میں پرارتھنا سے مدد لینے کے قابل بن گئے ہو تو تم ایسی مشکلوں کو مشکلیں نہیں سمجھوگے۔

(۹) تم بیشک کمزور ہو مگر خدا زور آور ہے اور اگر تم اس سے مدد مانگنے کے عادی ہو گئے ہو تو اس کا زور مناسب وقت پر تمہارا زور ہو جاویگا۔

(۱۰) مخالف تمہارا سر کاٹ سکتا ہے تمہارا گھر لوٹ سکتا ہے۔ تم کو زنجیروں سے باندھ سکتا ہے۔ مگر وہ جھوٹ بولنے کے لئے تم کو مجبور نہیں کر سکتا۔ تم کو چوری کرنے یا دھوکھا دینے یا خون کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا اگر ایسا کوئی برا فعل تم کرتے ہو تو اپنی مرضی سے کرتے ہو۔ خواہ یہ مرضی تمہارے اندر کسی خوف یا لالچ یا کسی تمہاری دربری خواہش کے سبب پیدا ہوئی ہو اس واسطے پرمیشور سے پرارتھنا کرکے تم اپنے اندر سے ایسی مرضی کو دور کر سکتے ہو۔ اور اس واسطے ہر بدی سے باز رہ سکتے ہو۔ اور اسی طرح ہر ممکن نیکی پر قادر ہو سکتے ہو۔

(۱۱) اپنا بھروسہ انسانوں پر نہ رکھو۔ اور نہ انسانوں کی رائے کی زیادہ پرواہ کرو۔ بلکہ خدا پر بھروسہ رکھو اور اس کی نظروں میں اپنے آپ کو ٹھیک ثابت کرنے کے قابل بناؤ۔

(۱۲) خدا کے آگے تمہاری طرف سے کوئی انسان جواب دہ نہیں ہوگا۔ اس واسطے اس کے سامنے سچا رہنے کا پورا فکر کرو۔

(۱۳) جس طرح گماشتہ اپنے مالک کے آگے سارے سامانوں کا حساب دینے کے لئے ذمہ وار ہے۔ اسی طرح ہر ایک انسان اپنے خداوند کے آگے اپنی زندگی کے دنوں اور اپنی تمام قابلیتوں کا اور ان تمام موقعوں کا جواب دہ ہے۔ کہ جو اس کو نیکی کرنے کے لئے اور بہتر بننے یا اوروں کو بہتر بنانے کے لئے پرمیشور کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔

(۱۴) حقیقت اور محبت کا راستہ صرف کسی آنے والے جہان کے لئے ہی فائدہ دینے والا نہیں ہے بلکہ اس جہان میں بھی سچی اور اصلی خوشی اور بھلائی حاصل کرنے کا راستہ بھی یہی ہے۔

(۱۵) جو لوگ اس راستہ پر چلتے ہیں ان سے صحبت اور محبت رکھو تاکہ اس راستہ پر چلنے میں تم کو مدد ملتی رہے۔ (ش - ل)

کانشنس

کانشنس ضمیر نفس ناطقہ نور قلب یا بیبک وہ پاک اور مبارک طاقت ہے کہ جو انسان کو بدی سے ہٹاتی اور نیکی کی طرف لگاتی ہے ہر وقت اس کا جاپ کرتے رہنے اور اس کی ہدایت کی پیروی کرنے سے انسان جسمانی ذہنی اور روحانی تینوں طرح کی صحت اور طاقت اور اس کی برکتوں کو حاصل کرتا ہے۔ شانتی تندرستی خوشحالی اور ابدی نجات کا وارث بنتا ہے خلقت کے لئے چشمۂ فیض برکت اور راحت ثابت ہوتا ہے۔ یہ پاک طاقت انسان کو خدا سے ملاتی اور روشن ضمیری کی دولت عطا کرتی ہے ماں باپ بہن۔ بھائی اولاد دوست آشنا مال دولت اور دنیوی دیگر تمام سامانوں اور چیزوں سے انسان کے لئے افضل ہے۔ اسواسطے اس کو پیار کرو اس کے حکموں کو خوشی سے مانو۔ ہر وقت اس کا جاپ کرتے رہو کبھی اس کے حکم سے سر نہ پھیرو ضرور یہ فرشتہ تم کو حقیقی کمال پر پہنچاوے گا۔

(ایڈیٹر)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

GURUKULA LIBRARY

انتخاب رُوحانی

انتخاب رُوحانی کے سلسلہ میں وہ مفید اور چیدہ مضامین چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں شایع ہوتے رہیں گے کہ جو ست اُپدیش میں شایع ہو چکے ہیں یا آیندہ شایع ہونگے۔ اِن ٹریکٹوں کی قیمت ایک آنہ سے دو آنہ تک موافق اونکی ضخامت وغیرہ کے ہوگی۔ اِن ٹریکٹوں سے وہ لوگ فایدہ حاصل کر سکتے ہیں کہ جو ست اُپدیش کے خریدار نہیں ہیں اور نہ ہی مستقل خریدار بننا چاہتے ہیں یا جن کے پاس گذشتہ سالوں کی ست اُپدیش کی فائل موجود نہیں ہے یا جو تھوڑے عرصہ سے اس پرچہ کے خریدار بنے ہیں۔ انتخاب رُوحانی نمبر اوّل قیمت ۲ر اس میں دستور العمل زندگی۔ کامیاب زندگی۔ اُستتی پرارتھنا اُپاسنا۔ کرم دھرم جیون۔ برمھ چریہ۔ دانائی کی باتیں۔ رُوحانی روشنی وغیرہ مضامین شامل ہیں۔ انتخاب رُوحانی نمبر ۲ قیمت ۲ر اس میں خوش زندگی۔ اور پرارتھنا کا طریق۔ انتخاب رُوحانی نمبر ۳ قیمت ۲ر اس میں صفائی دھرم وغیرہ نمبر ۴ قیمت ۲ر اس میں اصلی سکھ اور شانتی وغیرہ شامل ہیں وغیرہ وغیرہ نمبر ۱ تک فی نمبر ۲ر فروخت کے لئے موجود ہیں۔ المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

پرارتھنا

پاک پروردگار تو جو کہ کامل نیک اور کامل دانا ہے ہم کو اپنی مرضی کے کامل تابعدار بننے کی توفیق عطا فرما تاکہ ہماری ہستی تیرے جلال کو روشن اور تیری سیرت کو دنیا میں ظاہر کرنے کا موجب ہووے ہماری چال کو دیکھ کر خلقت تیری حمد کے گیت گانا اور تجھ پر فدا ہونا سیکھے۔ اور اس طرح سے ہم اپنے ہر ایک تعلق میں آنے والے کو تیرے رنگ میں رنگتے چلے جاویں۔

تو نیک اور پاک ہے اور تیرے ہاتھ سے جو کچھ ہوا ہے ہو رہا ہے۔ اور ہوویگا۔ وہ سب سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس نے تیری سیرت کو جان لیا وہ ترسیے (بے خوف) ہو گیا۔ آزاد اور بے خوف اور نہال ہو گیا۔ وہ ہمیشہ خوش بشاش اور شاکر رہنے لگا۔

اس واسطے مبارک وہ ہیں کہ جو تجھ کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اِن سے بھی زیادہ مبارک وہ ہیں کہ جو اپنے ہجنسوں کے دلوں میں تجھ کو جاننے کی خواہش پیدا کرتے اور اُن کو تیری پہچان کی دولت بخشتے ہیں تیری پناہ میں اگر ہم نے ہمیشہ کی زندگی حقیقی راحت کامل اطمینان اور رُوحانی ابدی ولازوال سلطنت کو حاصل کیا ہے اور یہ سب برکتیں ایسی ہیں کہ دُنیا کی کوئی بھی بڑی سے بڑی چیز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تو ہم کو توفیق بخش کہ ہم تیرے بندوں کو اس سچی دولت سے فیضیاب کر سکیں کہ جس سے تو نے ہم کو فیضیاب کیا ہے۔ تیری بادشاہت اور تیری عظمت کو انسانوں کے دلوں میں قایم کرنے اور اُن کو نفس کی غلامی سے آزاد کرانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم کو عطا فرما۔ ہمیں وہ عقل بخش کہ جو تیرے خادموں کے لئے بہترین طور پر تیری خدمت بجالانے کے واسطے درکار ہے۔ تیرا جلال روشن اور تیری بادشاہت قایم ہووے اوم شانتی

رُوحانی روشنی

(۱) اپنے وقت کو ہرگز ضایع نہ کرو۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ کام کرتے رہا کرو۔ مگر اس امر کا ہمیشہ خیال رکھو کہ جہاں ہمیشہ نیک کام کرو اور کبھی بد کام نہ کرو وہاں جتنا نسبتاً زیادہ بہتر کام کر سکتے ہو اتنا بہتر کام کرنے کی کوشش کرو۔

(۲) جیسی تمہاری خواہشیں اور جیسے تمہارے خیالات ہیں ویسے ہی کام تم سے ظہور میں آوینگے اس واسطے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی اصلاح کا سب سے زیادہ فکر کرو۔

(۳) پاک اور بے غرض محبت انسانوں کی خواہشوں اور اُنکے خیالوں کو پاک اور درست کرتی ہے۔ اس واسطے ایسی محبت کو اپنے میں نشو و نما کرنے کا فکر کرو۔

المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) صحبت کا اثر مشہور ہے۔ جیسے آدمیوں کی صحبت میں انسان رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس واسطے نیکوں کی صحبت میں رہو تاکہ تم بھی نیک ہو جاؤ۔

(۵) وہ داناتی کہ جو نیکی سے خالی ہے نادانی سے بدتر ہے۔ اور بیوقوفوں کی نظروں میں داناتی سمجھے جانے کے قابل ہے۔ اس واسطے چاہئے کہ اس داناتی میں ترقی کرو کہ جو تم کو سچی نیکی میں بھی بڑھائے۔

(۶) پاک کلام کا مطالعہ تعصب سے پاک ہو کر اور پرارتھنا کا بھاؤ رکھ کر دلی توجہ شوق اور عزت کے ساتھ اکثر کرتے رہا کرو۔ اس سے تمہارا دل پاک اور تمہاری عقل روشن اور تمہاری ہمت اعلیٰ ہوگی۔ اور تمہاری چال روز بروز بہتر ہوتی جاویگی۔

(۷) بغیر سمجھے پڑھنا سراسر نادانی ہے اور سمجھ کر پڑھنا اور جو عمل کرنے کے قابل معلوم ہو اس پر عمل نہ کرنا اپنے آپ کو سخت نقصان پہنچانا ہے۔

(۸) راستی کی سڑک پر چلنے میں اکثر دفعہ سخت سے سخت مشکلیں پیش آیا کرتی ہیں۔ لیکن اگر تم نے صدق دلی سے پرارتھنا کرنا سیکھ لیا ہے اور تم ہر حال میں پرارتھنا سے مدد لینے کے قابل بن گئے ہو تو تم ایسی مشکلوں کو مشکلیں نہیں سمجھو گے۔

(۹) تم بیشک کمزور ہو مگر خدا زور آور ہے اور اگر تم اُس سے مدد مانگنے کے عادی ہو گئے ہو تو اُس کا زور مناسب وقت پر تمہارا زور ہو جاویگا۔

(۱۰) مخالف تمہارا سر کاٹ سکتا ہے۔ تمہارا گھر لوٹ سکتا ہے۔ تم کو زنجیروں سے باندھ سکتا ہے۔ مگر وہ جھوٹ بولنے کے لئے تم کو مجبور نہیں کر سکتا۔ تم کو چوری کرنے یا دہوکھا دینے یا خون کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا اگر ایسا کوئی بُرا فعل تم کرتے ہو تو اپنی مرضی سے کرتے ہو۔ خواہ یہ مرضی تمہارے اندر کسی خوف یا لالچ یا کسی تمہاری اور بُری خواہش کے سبب پیدا ہوئی ہو اس واسطے پرمیشور سے پرارتھنا کر کے تم اپنے اندر سے ایسی مرضی کو دُور کر سکتے ہو۔ اور اس واسطے ہر بدی سے باز رہ سکتے ہو۔ اور اسی طرح ہر ممکن نیکی پر قادر ہو سکتے ہو۔

(۱۱) اپنا بھروسہ انسانوں پر نہ رکھو۔ اور نہ انسانوں کی رائے کی زیادہ پرواہ کرو۔ بلکہ خدا پر بھروسہ رکھو اور اُس کی نظروں میں اپنے آپ کو ٹھیک ثابت کرنے کے قابل بناؤ۔

(۱۲) خدا کے آگے تمہاری طرف سے کوئی انسان جواب دہ نہیں ہوگا۔ اس واسطے اُس کے سامنے سچا رہنے کا پُورا فکر کرو۔

(۱۳) جس طرح گماشتہ اپنے مالک کے آگے سارے سامانوں کا حساب دینے کے لئے ذمہ وار ہے اسی طرح ہر ایک انسان اپنے خداوند کے آگے اپنی زندگی کے دنوں اور اپنی تمام قابلیتوں کا اور ان تمام موقعوں کا جواب دہ ہے کہ جو اس کو نیکی کرنے کے لئے اور بہتر بننے یا اوروں کو بہتر بنانے کے لئے پرمیشور کی طرف سے دئے گئے ہیں۔

(۱۴) حقیقت اور محبت کا راستہ صرف کسی آنے والے جہان کے لئے ہی فایٔدہ دینے والا نہیں ہے بلکہ اس جہان میں بھی سچی اور اصلی خوشی اور بھلائی حاصل کرنے کا راستہ بھی یہی ہے۔

(۱۵) جو لوگ اس راستہ پر چلتے ہیں اُن سے صحبت اور محبت رکھو تاکہ اس راستہ پر چلنے میں تم کو مدد ملتی رہے۔ (ش - ن)

کانشنس

کانشنس ضمیر نفس ناطقہ نور قلب یا بیبک وہ پاک اور مُبارک طاقت ہے کہ جو انسان کو بدی سے ہٹاتی اور نیکی کی طرف لگاتی ہے ہر وقت اس کا جاپ کرتے رہنے اور اس کی ہدایت کی پیروی کرنے سے انسان جسمانی ذہنی اور رُوحانی تینوں طرح کی صحت اور طاقت اور اس کی برکتوں کو حاصل کرتا ہے۔ شانتی تندرستی خوشحالی اور ابدی نجات کا وارث ہوتا ہے خلقت کے لئے چشمہ فیض برکت اور راحت ثابت ہوتا ہے۔ یہ پاک طاقت انسان کو خدا سے ملاقی اور روشن ضمیری کی دولت عطا کرتی ہے ماں باپ بہن۔ بھائی اولاد دوست آشنا مال دولت اور دنیوی دیگر تمام سامانوں اور چیزوں سے انسان کے لئے افضل ہے۔ اسواسطے اس کو پیار کرو اس کے حکموں کو خوشی سے مانو۔ ہر وقت اس کا جاپ کرتے رہو۔ کبھی اس کے حکم سے سر نہ پھیرو ضرور یہ فرشتہ تم کو حقیقی کمال پر پہنچاوے گا۔

(ایڈیٹر)

المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تزئین الاخلاق

(مترجمہ مہاتما منشی لعل صاحب ایم۔اے گورنمنٹ پنشنر از کتاب موسومہ کیریکٹر بلڈنگ تھوٹ پور مصنفہ مسٹر رالف والڈو ٹرائن صاحب)

دیکھو ہم ہر لمحہ اپنے مین نادانستہ طور پر مختلف قسم کی عادتیں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ان مین سے بعض عادتیں بھلی ہیں بعض بُری۔ بعض پسندیدہ بعض ناپسندیدہ۔ بعض عادتین بذات خود تو بُری نہین ہیں لیکن مجموعی نتائج کے لحاظ سے نہایت ہی بُری ہیں اور اُن سے ہمین وقتاً فوقتاً بہت کچھ نقصان تکلیف اور رنج پہنچتا رہتا ہے۔ برعکس اس کے ان سے مخالف عادتوں کے باعث امن اور راحت نصیب ہوتی ہے اور روزمرّہ طاقت آتی جاتی ہے +

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کیا یہ امر ہمیشہ ہماری طاقت مین ہے کہ ہم اپنے مین جس قسم کی عادتین چاہین پیدا ہونے دین یا یہ کہو کہ مختلف عادتوں کا ڈالنا اور خصلتوں کا بنانا ایک محض اتفاقیہ امر ہے یا ہمارے اپنے اختیار مین ہے۔ اس کا جواب یہی ہوسکتا ہے کہ عادات اور خصائل کا پیدا کرنا قطعی ہمارے اپنے اختیار مین ہے ہر ایک انسان یہ کہہ سکتا ہے اور ہر ایک انسان کو یہ کہنا لازم ہے کہ "مین جو کچھ چاہوں وہی بن سکتا ہوں" +

اور یہ کہہ لینا ہی کافی نہین ہے بلکہ جب ہمّت اور جسارت کے ساتھ یہ کہہ لیا جائے اور سوچ سمجھ کر دل مین کوئی بات ٹھان لی جائے تو بھی ایک اور بات باقی ہے۔ یعنی یہ سمجھ لینا ضرور ہے کہ عادات اور خصائل کی بنیاد ایک بڑے قانون یا اصول پر ہے۔ ایک سیدھا سادہ قدرتی اور محض علمی طریقہ ہے جس کا جاننا سب پر فرض ہے۔ یہ ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے پُرانی ناپسندیدہ اور سفلی عادتین دُور ہوسکتی ہیں اور نئی پسندیدہ اور بہشتی عادتین قائم ہوسکتی ہیں یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے رو سے کسی شخص کے طرز معاشرت مین جزواً یا کلّاً تبدیلی ہوسکتی ہے بشرطیکہ وہ شخص اُس قانون کے سمجھنے میں دل و جان سے ساعی اور سرگرم اور بخوبی سمجھنے کے بعد اُس پر عمل بھی کرے +

کُل شے کی بنا خیال ہے۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ جو کام تم کرتے ہو اور سمجھ بوجھ کر کرتے ہو اُس کی تہ مین ایک خیال ضرور ہوتا ہے۔ جو خیالات تم پر حاوی ہونگے اُنہین پر تمہارے کاموں کی بنا ہوگی۔ جب یہ کام بار بار کیے جائینگے تو ان سے تم میں عادت قائم ہوجائیگی اور تمہاری عادتوں کا مجموعہ تُمہاری خصلت یا چال چلن ہے۔ پس جو کام تم کرنا چاہتے ہو تمہین اوّل اپنے اندرونی خیال پر غور کرنا لازم ہے۔ جو کام تم نہین کرنا چاہتے اور جو عادت تم ڈالنا نہیں چاہتے تو تمہین اس امر پر غور کرنا ضروری ہے کہ ایسا خیال ہی تُمہارے دل مین نہ آئے جس سے یہ کام ظہور مین آئے اور یہ عادت پیدا ہو +

ایک سیدھا سادہ رُوحانی قانون ہے کہ اگر کسی قسم کا خیال کچھ عرصے تک پیش نظر رکھا جائے تو وہ رفتہ رفتہ دماغ کے اُس مقام تک پہنچ جائیگا جہاں سے عمل کی تحریک ہوتی ہے اور آخر کار عمل مین مبدل ہوجائیگا۔ قتل اور اور قسم کے تمام ناپسندیدہ کام اسی طرح پر ہوتے ہیں اور ایک دفعہ نہین بلکہ بار بار۔ برعکس اس کے اسی طرح پر بڑی بڑی طاقتین نشوونما پاتی ہیں نہایت عمدہ اور پاک خصائل پیدا ہوتی ہیں اور بڑے بڑے شجاعت کے کام کیے جاتے ہیں +

اس بات کا صاف طور پر سمجھنا ضروری ہے کہ خیال ہمیشہ عمل کی جڑ ہے۔ یہ بات ہمارے اپنے اختیار مین ہے کہ کس قسم کے خیالات ہم اپنے دل مین آنے دین۔ اپنے نفس کی سلطنت پر ہمارا مطلق اختیار ہے یا ہونا چاہیے اور اگر کسی وقت یہ اختیار حاصل نہ ہو تو ایک طریقہ ہے جس سے ہم یہ اختیار حاصل کرسکتے ہیں اور نفس کی سلطنت پر اپنا پُورا پُورا تسلط بٹھا سکتے ہین۔ اس امر کی اصلیت پر پہنچنے کے لئے ہمین اس معاملہ مین ذرا غور کرنا مناسب ہے کیونکہ اگر خیال ہمیشہ ہمارے افعال عادات خصائل اور کاروبار زندگی کا ماخذ ہے تو سب سے مقدم اور ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خیالات پر قرار واقعی تسلط پانا سیکھیں +

یہاں ہم اُس قانون کا ذکر کرتے ہیں جس کا ظہور جسم کی حرکات اور تحریکات ذہنی مین برابر ہوتا رہتا ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ جب کوئی شخص کوئی کام ایک خاص طریقے سے کرتا ہے تو دوسری دفعہ وہ شخص اُس کام کو اُسی طرح زیادہ آسانی سے کر سکتا ہے اور تیسری دفعہ اور بھی زیادہ آسانی سے کر سکتا ہے اور بعد میں جتنی دفعہ کریگا اُس کے کرنے مین زیادہ ہی زیادہ سہولت ہوتی جائیگی۔ یہاں تک کہ ایک ایسی حالت ہو جائیگی کہ اُسے اُس کام کے کرنے مین ذرا بھی کوشش اور ارادت نہین کرنی پڑیگی بلکہ اُس کے متضاد عمل کرنے مین کوشش ضرور کرنی پڑیگی۔ ذہن مین ایک طاقت ہے جو اپنی ہی قسم کے خیال کو ہمیشہ کے لئے قائم اور برقرار رکھنا چاہتی ہے بعینہ جیسی کہ نظام عصبی مین حرکات متعددہ کی صلاحیت ہے جس کی وجہ سے اُس کے خاص خاص عمل ہمیشہ کے لئے آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص اپنے خیالات کو قابو مین رکھنا چاہے یا صرف قابو میں رکھنے کی ابتدائی کوشش کرے گو وہ شروع شروع میں ناکامیاب ہو اور کچھ عرصے تک بظاہر ناکام ہی چلا جاے وہ کبھی نہ کبھی ضرور اپنے خیالات پر پورا پورا اقتدار حاصل کریگا مگر اُس کا برابر کوشش کئے جانا شرط ہے +

پس ہر ایک شخص اپنے خیال کو قابو مین رکھ سکتا ہے اور یہ طاقت پیدا کر سکتا ہے کہ کس قسم کے خیال اپنے ذہن مین آنے دے اور کس قسم کے نہ آنے دے۔ کیونکہ ہمین یہ امر ہرگز اپنے دل سے دُور نہین کرنا چاہئے کہ کسی معاملے میں سرگرمی سے سعی کرتے مین مقصد براری زیادہ آسانی سے ہو جاتی ہے اور جس قدر متواتر سعی کرتے جائینگے اُسی قدر زیادہ سہولت ہوتی جائیگی گو ابتدائی کوششوں کا نتیجہ بظاہر ناکامی ہو۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جہاں ناکامی بھی کامیابی کا فائدہ دیتی ہے۔ کیونکہ کوشش کا قصور نہین ہے۔ اور اس وجہ سے ہر ایک دلی کوشش سے ایک طاقت بڑھ جاتی ہے جس سے آخر مین نتیجۂ مطلوبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ پس ہم اس امر کے فیصلہ کرنے کی پوری پوری استعداد حاصل کر سکتے ہیں کہ ہم کس قسم کے خیالات اپنے دل مین آنے دین +

اب ہم دو تین خاص صورتین بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص ہے جو ایک بڑے تجارتی کارخانہ یا ایک بنک کا خزانچی ہے۔ اخبار میں اُس نے ایک شخص کا ذکر پڑھا کہ وہ یکایک امیر بن گیا اور ہنڈیوں کی بدنی کی بدولت چند ہی گھنٹوں میں کئی لاکھ روپیہ جمع کر لیا۔ شائد اُس نے ایک اور آدمی کا حال بھی پڑھا ہے جس نے حال میں عملی طور پر یہ کام کیا تھا۔ مگر یہ شخص اس قدر دُور اندیش نہیں ہے جو یہ سوچے کہ یہ تو صرف ایک دو ایسے معاملے ہیں لیکن حقیقت مین ایسے سینکڑوں آدمی ہین جنہوں نے اس طرح سے اپنا سب کچھ کھو دیا ہے۔ اس بات پر غور و فکر کرکے یہ شخص یہ سوچتا ہے کہ مین ضرور ان دو تین شخصوں کی طرح مالا مال ہو جاؤنگا۔ وہ اس بات کو بخوبی نہیں سمجھتا کہ ایمانداری سے دولت کمانے کا کوئی سیدھا راستہ نہین ہے۔ وہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ لیتا ہے اور جیسا کہ اس قسم کے تمام معاملات میں ہوا کرتا ہے وہ اپنے کُل سرمایہ اور اندوختہ کو کھو بیٹھتا ہے۔ اب وہ یہ سوچتا ہے کہ میں کیوں برباد ہو گیا۔ دراصل اگر میرے پاس زیادہ روپیہ ہو تو جو کچھ میں کھو بیٹھا ہوں وہ بھی مجھے واپس مل جائے اور شائد اس کے ساتھ اور بھی معقول رقم آ جاے۔ یہ سوچ کر جو اور لوگوں کی رقمیں اُس کے پاس ہیں اب اُن کو صرف مین لانے کا خیال کرتا ہے۔ اس مین غالباً بیسوں بسوے نہین تو اُنیس بسوے تو ضرور جو اس شخص کے لئے لازمی نتیجہ ہوگا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اُس کے آگے بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس پہلو سے ہم غور کر رہے ہیں اس مین اس شخص کی سلامتی کہاں تک ہے۔ محض اس بات مین ہے کہ جونہی اور لوگوں کی رقموں کو اپنے اغراض کے لئے کام میں لانے کا خیال اُس کے دل میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتا ہے اگر وہ شخص دانشمند ہے تو فوراً اس خیال کو اپنے دل سے دُور کر دیگا۔ اگر وہ بیوقوف ہے تو وہ اس خیال کو اپنے دل میں آنے دیگا۔ جس قدر وہ اس خیال کو اپنے دل میں آنے دیگا اُسی قدر یہ خیال اُس پر غالب ہوتا جائیگا۔ غالب کیا بلکہ اُس کی طبیعت پر سوار ہو جائیگا۔ یہاں تک کہ آخرکار اُس کی قوّت ارادت پر حاوی ہو جائیگا۔ اور پھر بتدریج اُس کی بدنامی ندامت ذلت اور عقوبت کا باعث ہوگا۔ اگر وہ چاہتا تو شروع میں اس خیال کو آسانی سے دُور کر سکتا ہے۔ لیکن جب اُس نے اس خیال کو جگہ دی تو وہ اس قدر غالب ہوتا چلا گیا کہ اب اس کا ہٹانا زیادہ تر مشکل ہی نہیں بلکہ رفتہ رفتہ بالکل ناممکن ہو گیا۔ دیا سلائی کی تیلی کی روشنی جو شروع میں ذرا سی پھونک مارنے سے بجھ سکتی تھی اب اس کا شعلہ اس قدر بڑھ گیا کہ سارے مکان میں زور شور سے پھیل گیا اور اب اس کا بجھانا بالکل غیر ممکن ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

مثنوی:

درختے کہ اکنون گرفت است پائے + بہ نیروے شخصے بر آید ز جائے

وگر ہمچناں روزگارے ہلی | بگردونش از بیخ بر نگسلی

سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل | چو پُر شد نشاید گزشتن بہ پیل

اب ہم ایک اور خاص مثال لیتے ہیں گو وہ ایک عام مثال ہے جسے ہر کوئی جانتا ہے لیکن اُس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ عادت کس طرح پیدا ہوتی ہے اور نیز وہی عادت کس طرح پیدا نہیں ہو سکتی۔ ایک نوجوان شخص ہے۔ اُس کے والدین خواہ غریب ہوں خواہ امیر ہوں۔ یہ نوجوان شخص خواہ معمولی درجے کا آدمی ہو خواہ اعلےٰ رتبے کا ہو۔ کچھ ہی سمجھ لو یہ شخص نیک طینت اور نیک باطن ہے اور عموماً اچھا شخص ہے سو وہ اپنے رفیقوں کے ساتھ باہر جا رہا ہے۔ یہ رفیق بھی ایک ہی طبیعت اور خیالات کے ہیں۔ وہ شام کی سیر کو جا رہے ہیں اور بعض اوقات بے پروا سے ہو جاتے ہیں۔ رفیقوں میں سے ایک نے کچھ اشارہ کیا۔ اس کے یہ معنے نہیں تھے کہ ہم شراب پی کر مست ہو جائیں بلکہ صرف یہ ارادہ تھی کہ ہم مل کر کچھ تھوڑی سی شراب پئیں۔ نوجوان شخص جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اُس نے بھی اپنے رفیقوں کی خوشی میں شریک ہونا چاہا اور اُس کے اندرونی عرفان میں جو خیال آیا تھا اُس پر توجہ نہ دی یعنی یہ کہ اُس کے لئے اوروں کے ساتھ ایسے کام میں شریک ہونا بہتر نہیں ہے۔ اُس نے اس امر پر ذرا بھی غور نہیں کیا کہ چال چلن کی تقویت اور خوبی ہمیشہ اس میں ہے کہ حق کی جانب رجوع کرے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جو اُسے حق کی جانب رجوع کرنے سے روکے۔ پس وہ نوجوان شخص اپنے رفیقوں کے ساتھ کلال خانہ میں گیا۔ وہ پھر بھی کبھی کبھی انہی رفیقوں کے ساتھ شراب خانہ میں گیا۔ ہر بار اس طرح کرنے سے اُس شخص میں انکار کرنے کی طاقت رفتہ رفتہ کم ہو گئی۔ اس طرح پر اُسے شراب پینے کا کسی قدر چسکہ پڑ گیا اور شاید بعض اوقات خود بھی نشہ کرنے لگا۔ اُس نے یہ نہیں خیال کیا اور ذرا بھی نہ سمجھا کہ میں کس راستے جا رہا ہوں۔ یہاں تک کہ ایک دن اسے یہ معلوم ہو گیا کہ اب اُس میں اس قدر طاقت اور جُرأت نہیں رہی کہ اپنے آپ کو اس تھوڑی سی مے نوشی سے باز رکھے اور جو چسکہ پڑ گیا ہے اُس سے دست بردار ہو جائے۔ لیکن یہ خیال کرکے کہ جب شراب پینے کی عادت بڑھ جائیگی اور دراصل خطرناک ہو جائیگی اُس وقت میں اس عادت کو چھوڑ دونگا۔ اس نے کچھ پرواہ نہ کی اور برابر پیئے گیا۔ اب ہم درمیانی مرحلوں کو چھوڑ کر اس حالت پر پہنچتے ہیں جبکہ اُس میں شراب پینے کی عادت مستحکم ہو گئی اور وہ پکا شرابی بن گیا۔ یہ محض ایک پرانی داستان ہے جسے ہزار ہا مرتبہ لاکھوں دفعہ سُنا ہوگا۔ آخر وہ خواب غفلت سے بیدار ہوا اور ہوش میں آیا۔ اور ندامت پشیمانی ذلت اور افلاس کی مصیبتیں جھیلنے کے بعد اُس نے اپنی اصلی حالت پر آنا چاہا اور پھر اُن دنوں کا مزا چکھنا چاہا جبکہ وہ اس علت سے بری تھا۔ لیکن اب اُمید زندگی قریب منقطع ہو گئی تھی۔ اُس کے لئے بہتر زیادہ آسان ہوتا کہ اس قسم کی بد عادت میں شروع ہی سے نہ پڑتا اور اگر پڑ گیا تھا تو اُس کے لئے یہ بہتر ہوتا کہ اس نوبت کو پہنچنے سے پہلے ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس قسم کی بد عادت سے دست بردار ہو جاتا۔ لیکن گو اُس کی موجودہ حالت نہایت ہی ذلیل ہے اور وہ بیکسی اور مایوسی کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔ پھر بھی اُس شخص میں اس قدر طاقت ہے کہ اگر چاہے تو اس حالت سے نکل کر پھر آزاد ہو جائے۔ اچھا ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ شراب پینے کی خواہش پھر اُس شخص میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر وہ اس خیال اور خواہش کو دل میں آنے دیگا تو وہ پھر مارا جائیگا۔ اُس کے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ جونہی یہ خیال اس کے دل میں آئے وہ فوراً اُس کو روک دے۔ گویا جب وہ اس دیا سلائی کو اپنے پاس ہی نہ آنے دیگا تو اس کے جل کر مر جانے کا کیا خوف ہے۔ برخلاف اس کے اگر وہ اس خیال کو اپنے دل میں راہ دیگا تو یہ ذرا سا شعلہ نامعلوم طور پر اس قدر بھڑکیگا کہ بڑی بھاری آگ زور شور سے پھیل جائیگی اور پھر اُس کے بجھانے کی کوششیں قریب قریب بے سود ہونگی۔ جس وقت دل میں اس قسم کا خیال اُپجے اُسی وقت اُس کا دُور کرنا ضروری ہے اگر اس خیال کو دل میں جگہ دی جائیگی تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اس کے بس میں ہو گئے اور وہ ہم پر غالب آ گیا۔ یا ہمیں اُس پر غالب آنے کے لئے بعد میں بہت ہی سخت جدّ و جہد کرنی پڑیگی۔ اور اگر ہم اس خیال کو شروع ہی سے ترک کر دیتے تو بعد میں کچھ بھی جدّ و جہد نہ کرنی پڑتی ✤

ایک بڑا قانون ہے جس کو ہم قانون بدل کہہ سکتے ہیں یہاں پر اس کی نسبت کچھ ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں یعنی ایک طریق ہے جس سے ہم کسی خیال کو زیادہ آسانی اور زیادہ کامیابی سے ہٹا سکتے ہیں۔ وہ طریق یہ نہیں ہے کہ ہم اُسی خیال پر زیادہ تر غور کریں اور نہ یہ ہے کہ اس کو بلا واسطہ دل سے دُور کرنے یا ہٹانے کی کوشش کریں۔ بلکہ وہ طریق یہ ہے کہ ہم ذہن میں کوئی اور خیال جمائیں اور اس طرح سے ذہن یا نفس کو کسی اور شے کی طرف رجوع کریں۔ یہ دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ہم اپنے پر پُورے پُورے قابض ہو جائیں اور خود ضبطی کا مکمل نمونہ بن جائیں۔ یا یہ کہ یہ نیا خیال موجودہ خیال سے بالکل علیحدہ ہو اور ایسی شے ہو جس کی طرف نفس آسانی سے اور خود بخود رجوع کرتا ہے۔ یہ نیا خیال رفتہ رفتہ نفس پر حاوی ہو جائیگا اور غد شہ جاتا رہیگا۔ اس طرح بار بار کرنے سے بتدریج ایک ایسی طاقت حاصل ہو جائیگی جس کے ذریعے ہم شراب پینے کے خیال کو نفس میں آتے ہی فوراً دُور کر سکینگے۔ اور رفتہ رفتہ ایک طاقت پیدا ہو جائیگی جس کے ذریعے ہم ذہن میں پسندیدہ اور مرغوب خیالات داخل کر سکینگے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جُوں جُوں زمانہ گزرتا جائیگا شراب پینے کا خیال بہت کم ہوتا جائیگا اور جب اس قسم کا خیال آئیگا بھی تو نفس اُس کو ہر دفعہ زیادہ آسانی سے دُور کر دیگا۔ حتّٰے کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ ہم اس خیال کو بلا کسی دقّت کے دُور کر سکینگے اور آخر ایک زمانہ آئیگا کہ یہ خیال ہی ذہن میں بالکل نہ آئیگا ✤

اب ہم ایک اور صورت لیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ تمہارا مزاج کسی قدر چڑچڑا ہو اور تمہیں ذرا سی بات پر جھٹ غصہ آ جاتا ہو۔ کوئی شخص کوئی ایسی بات کہتا ہے یا کوئی ایسا کام کر بیٹھتا ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو اور تم شروع ہی میں خفگی کے آثار ظاہر کرنے لگتے ہو اور بہت خفا ہو جاتے ہو۔ جس قدر تم یہ خفگی کے آثار ظاہر کرنے لگو اور جس قدر تم ناراض ہونے لگو پس اُسی قدر کسی ذرا سی بات پر بھی وہی خفگی کی علامتیں اور غصہ بہت آسانی سے ظاہر ہونے لگیگا۔ علاوہ بریں غصہ سے باز رہنا تمہارے لئے بہت دشوار ہوگا۔ اور نتیجہ یہ ہوگا کہ کینہ غصہ نفرت اور انتقام لینے کا ارادہ تمہاری سرشت میں داخل ہو جائینگے اور تمہارے اخلاق کا جزو بن جائینگے۔ اور تمہارے مزاج میں سے بشاشت خوش مزاجی اور زندہ دلی بالکل اُٹھ جائیگی۔ اور جن سے تم ملوگے اُن سے خندہ پیشانی سے نہیں پیش آؤگے۔ مگر ہاں جب کبھی کینہ اور غصہ کی تحریک تمہارے دل میں پیدا ہو اور تم اُسی وقت فوراً اُسے روک دو اور اپنے نفس کو کسی اور چیز کی طرف لگاؤ تو تم میں رفتہ رفتہ ایسا کرنے کی طاقت زیادہ جلدی اور آسانی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ترقی پکڑیگی جوں جوں آئندہ اسی قسم کے واقعات پیش آئیں۔ حتےٰ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ تم کسی بات سے زود رنجی یا چڑچڑاپن نہ ظاہر کروگے اور نہ تم کسی بات پر خفا ہوگے۔ یہاں تک کہ تمہاری طبیعت میں بے نظیر بشاشت اور خوش طبعی نمایاں ہوگی۔ ایسی بشاشت اور خوش طبعی جس کو تم اس وقت ناممکن خیال کر رہے ہو۔

اسی طرح سے ہم مختلف صورتیں خصائل اور مختلف عادتیں ایکدم ایک کرکے لے سکتے ہیں یا اُن پر ایک ایک کرکے غور کر سکتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح پر حرف گیری (عیب جوئی) یا اُس کی نقیض چشم پوشی (اغماض) کی عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ علےٰ ہذالقیاس حسد اور اُس کی ضد خوف اور اُس کی ضد پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح سے ہم محبت یا نفرت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح سے اس دُنیا کو ہم کلبۂ تنگ و تاریک سمجھ سکتے ہیں اور تفس میں ظلمت و ترش روئی بد مزاجی اور زود رنجی کی عادتیں پیدا کر سکتے ہیں۔ یا برعکس اس کے ہم اس دُنیا کو فراخدلی کی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں اور اس کو اصلی خوشی کی جگہ تصور کر سکتے ہیں اور اپنے میں بشاشت زندہ دلی اور خوش مزاجی کی عادتیں پیدا کر سکتے ہیں جس سے ہم میں خوشی خوبی اور نیکی کا ایک ملکہ پیدا ہو اور تمام دُنیا کے لئے بھی اُمید اُمنگ اور خوشی کی صورتیں ظہور میں آئیں۔

انسانی زندگی کے متعلق جس قدر یہ مسئلہ مسلّم ہے ایسا اور کوئی نہیں ہے۔ یعنی یہ کہ جن باتوں یا چیزوں پر ہم غور کرتے ہیں اُن کی سی رنگت اور بُو ہم میں داخل ہو جاتی ہے۔ گویا ہم انہیں چیزوں جیسے بن جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ بالکل صحیح ہے کہ "جیسا انسان اپنے دل میں سوچتا ہے فی الحقیقت وہ ویسا ہی ہوتا ہے" انسان کا چال چلن اُس کی عادتوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اُس کی عادتیں اُس کے اختیاری کاموں پر مبنی ہیں۔ لیکن جیسا ہم پہلے معلوم کر چکے ہیں پس یہ نتیجہ نکلا کہ ایک طرف تو خیال ہوا اور دوسری طرف اخلاق زندگی یا تقدیر ہوئی۔ اور یہ مسئلہ اور بھی صاف ہو جاتا ہے جب ہم یہ یاد رکھیں کہ ہمارے اخلاق موجودہ خیالات کے نتایج ہیں +

اس طرح سے ہر ایک شخص اخلاق وغیرہ کے معراج پر پہنچ سکتا ہے۔ دو مرحلے ضروری ہیں۔ اول یہ کہ جوں جوں زمانہ گذرتا جائے انسان اپنے میں خیالات پیدا کرے اور دوم یہ کہ جو خیالات دل میں پیدا ہوں اور جس طرف وہ جائیں اُن کے ساتھ ساتھ چلتا رہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ اعلےٰ اور پختہ چال چلن والا وہ شخص ہے جو آئندہ بھلائی کے لئے موجودہ خوشی کو ترک کرنے کے لئے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔ جو شخص اس طرح سے اپنے اعلےٰ خیالات کی۔ جو دن بدن اور سال بسال آتے رہتے ہیں۔ پیروی کریگا اُسے معلوم ہوگا کہ جیسے ڈینٹی ایک مشہور و معروف شاعر نے اپنی معشوقہ کی تمام دنیا میں جستجو کرتے کرتے آخر اُسے فردوس کے دروازوں پر پا ہی لیا تھا اسی طرح وہ شخص یہ خیال کرے کہ میں بھی آخر کار فردوس کے دروازوں تک پہنچ ہی جاؤنگا۔ یاد رہے کہ زندگی صرف عارضی خوشی کے لئے نہیں ہے بلکہ زندگی کا مقصد نہایت اعلےٰ درجے کے معراج پر پہنچنا ہے عمدہ سے عمدہ خصائل پیدا کرنا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے بڑی سے بڑی خدمت کرنی ہے۔ اسی میں ہمیں نہایت اعلےٰ درجے کی خوشی حاصل ہوگی کیونکہ اصلی خوشی دراصل اسی میں ہے۔ جو شخص اس خوشی کو کسی اور آسان طریقے سے یا کسی اور ہی چلنے سے حاصل کرنا چاہتا ہے اُسے ضرور یہ معلوم ہو جائیگا کہ اُس کی آخری حالت اُس کی ابتدائی حالت سے ہمیشہ بدتر اور اگر وہ ان راستوں کو چھوڑ کر اور راستوں پر چلیگا تو وہ اصلی اور دائمی خوشی ہرگز نہیں حاصل کر سکیگا +

یہ سوال نہیں ہے کہ ہماری زندگی میں کیا کیا حالتیں یا واقعات پیش آتے ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ جو حالتیں یا واقعات ہماری زندگی میں پیش آتے ہیں ہم اُن میں کیسے رہتے ہیں۔ یہ حالتیں خواہ کچھ ہی ہو۔ گو یہ حالتیں ہماری منشا کے خلاف بھی ہوں۔ لیکن ان پر شاکی ہونا بیفائدہ ہے اور محض بیوقوفی ہے۔ کیونکہ شکایت سے مایوسی پیدا ہوگی اور مایوسی سے ہمارا حوصلہ پست ہو جائیگا اور ہماری ہمت ٹوٹ جائیگی۔ جس ہمت کے ذریعے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم اپنی زندگی میں بالکل نئی طرز کی حالتیں یا واقعات پیدا کر سکتے تھے ÷

میں یہاں آپ بیتی مثال دیتا ہوں۔ یعنی میرے تجربے میں بھی میری زندگی کے مختلف اوقات میں ایسی حالتیں اور صورتیں پیش آئی ہیں جن سے میں اُس وقت بخوشی خاطر دُور بھاگنا چاہتا تھا۔ ان حالتوں سے اُس وقت میری بڑی بے عزتی اور ندامت ہوئی اور دل کو بہت رنج پہنچا۔ لیکن کافی وقت گزرنے کے بعد جب میں نے حسب دستور پچھلے زمانے پر نظر ثانی کی تو مجھے معلوم ہوا کہ اس قسم کے ہر ایک تجربہ نے میرے لئے کیا کیا کام کئے۔ مجھے اُن سے ایسے سبق ملے جن کا سیکھنا میرے لئے ضروری تھا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ میں اپنی زندگی کے ان تجربوں میں سے ایک کا بھی فرد گذاشت ہونا نہیں چاہتا۔ خواہ وہ تجربے اُس وقت کیسے ہی ناقابل برداشت کیوں نہ ہوں۔ اگر ہفت اقلیم بھی مجھے مل جائے تو بھی میں ہفت اقلیم کے بیٹنے کی کچھ پرواہ نہیں کرونگا ہاں ان تجربوں کا حاصل کرنا ضروری سمجھونگا۔ اور یہاں میں نے ایک اور نصیحت بھی سیکھی ہے کہ اس وقت میری زندگی میں خواہ کیسی ہی ناپسندیدہ اور دشوار صورتیں پیش آئیں اور آئندہ خواہ اسی قسم کی صورتیں نظر آئیں میں اُن صورتوں کو جس طرح وہ پیش آئینگی بلا کسی شکایت اور مایوسی کے قبول کرونگا اور اُن کو نہایت عقلمندی اور صبر سے جھیلونگا۔ اور سمجھونگا کہ اس وقت میری زندگی میں یہی عمدہ سے عمدہ صورتیں ہیں ورنہ ایسی صورتیں اس وقت نہیں ہوتیں۔ اور اس امر کو بخوبی تسلیم کرونگا کہ گو میں اس وقت یہ نہ دیکھ سکوں کہ یہ صورتیں کیوں ہیں اور گو یہ بھی نہ معلوم کر سکوں کہ ان صورتوں نے کیا کیا کام کرنا ہے مگر ایک زمانہ آئیگا اور جب وہ زمانہ آئیگا اُس وقت مجھ پر ساری حقیقت اچھی طرح روشن ہو جائیگی اور میں خدا کا شکر بجا لاؤنگا کہ اُس نے مجھے اس قسم کی صورتیں یا حالتیں دکھائیں ÷

عموماً ہر ایک شخص یہ خیال کر لیتا ہے کہ میری ہی حالتیں مصیبتیں تکلیفیں یا رنج والم یا حد درجہ اور عام لوگوں کی مصیبتوں وغیرہ سے بہت زیادہ ہیں۔ یہ شخص یہ بات بھول جاتا ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنی خاص خاص مصیبتیں تکلیفیں یا صدمے سہنے پڑتے ہیں یا اپنی بُری عادتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور میری بھی صرف وہی حالت ہے جو دنیا میں سب کی ہوا کرتی ہے۔ میں کوئی نرالا شخص نہیں ہوں۔ ہم عموماً اس امر میں غلطی کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی مصیبتوں کو اور لوگوں کی مصیبتوں کی نسبت بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں اور دوسروں کی مصیبتوں کو ایسے صاف طور پر نہیں معلوم کرتے۔ اور اسی وجہ سے ہم یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ دیگر اشخاص کی حالت ہمارے جیسی نہیں ہے۔ ہر ایک شخص کو اپنی اپنی مصیبتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ہر ایک شخص اپنی اپنی مصیبتوں کا مقابلہ کرے۔ ہر ایک شخص کو یہ اخلاقی بصیرت بہم پہنچانی چاہئے۔ جس سے وہ یہ معلوم کر سکے کہ اس کی زندگی میں ایسی ناگوار صورتوں کے پیش آنے کے کیا اسباب ہیں۔ اور ہر ایک شخص میں اس قدر طاقت ہونی چاہئے کہ وہ ان صورتوں کا کس طرح مقابلہ کرے اور ایسی قوتیں عمل میں لائے جو ان صورتوں کو بدل دیں اور بالکل اور ہی صورتیں پیدا کر دیں۔ ہم ایک دوسرے کی مدد اس طرح کر سکتے ہیں کہ ہم کوئی نئی بات سمجھائیں یا بعض اعلےٰ تر قوانین اور قوتوں کی واقفیت دلائیں جن قوانین اور قوتوں کے ذریعہ جس کام کو ہم کرنا چاہتے ہیں اُس کو زیادہ آسانی سے کر سکیں۔ لیکن کرنا ہر ایک شخص کو خود پڑیگا دوسرا اُس کے لئے نہیں کر جائیگا ÷

پس ہم جن حالتوں میں دانستہ یا نادانستہ طور سے ارادتاً یا بے ارادہ پھنس گئے ہیں اُن سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل اُن حالتوں کو بنظر غور دیکھیں اور پھر وہ قانون دریافت کریں جس کے رُو سے وہ حالتیں وقوع میں آئی ہیں اور جب ہم نے قانون معلوم کر لیا تو ہمیں اس قانون کے خلاف نہیں چلنا چاہئے اور نہ اس قانون کا مقابلہ کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاہئے اس قانون کے ساتھ ساتھ چلنا چاہئے اور اُس کے موافق عمل کرنا چاہئے۔ اگر ہم اس قانون کے ساتھ ساتھ چلینگے تو اس سے ہمین بہت فائدہ پہنچیگا اور جہاں ہم چاہینگے جا سکینگے۔ یعنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائینگے۔ اگر ہم اس قانون کے برخلاف چلین اور اُس کا مقابلہ کرین اور اُس کے موافق عمل نہ کرین تو یہ قانون آخر ہمین پائمال کر دیگا۔ اس قانون کے عمل اٹل ہیں۔ بدل نہیں سکتے۔ اس پر عمل کرنے سے تمام چیزین ہمین مل جائینگی اور اس کا مقابلہ کرنے سے یا اس کے برخلاف چلنے سے ہمین مصیبت تکلیف نقصان اور تباہی جھیلنی پڑیگی +

چند ہی روز ہوئے کہ مَین ایک لیڈی صاحبہ سے گفتگو کر رہا تھا۔ یہ نہایت معزز بی بی ہے اور نیو انگلینڈ میں ایک چھوٹے سے کھیت پر جو قریباً پانچ چھ ایکڑ ہوگا گزارہ کرتی ہے۔ اس کے خاوند کو مرے چند برس ہوئے۔ وہ بڑا نیک دل اور محنتی شخص تھا لیکن اپنی تمام کمائی شراب پینے میں خرچ کر دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو چھوٹا سا کھیت بھی گروی تھا۔ اُسے روپیہ دیکر چھڑانا تھا۔ اور اُس کی بیوی کے پاس کھانے پینے کا کچھ سہارا نہ تھا اور کنبے مین کئی شخص تھے جن کو کھانے پینے کو سب کچھ چاہئے تھا۔ کس طرح گزارہ ہوتا۔ بہت سی عورتین تو یہ سخت مصیبت دیکھکر ہمت ہار بیٹھتین اور ان واقعات سے انحراف کرنے لگتیں اور کہنے لگتین کہ ہائے ہم پر یہ سخت بلا نازل ہو گئی۔ ہماری تقدیر پھوٹ گئی۔ ہم تو اب ساری عمر رونگی۔ ہائے کیسے بُرے حادثے پیش آئے ہیں۔ اس طرح کہہ کر سر دُھنے لگتیں۔ لیکن شاباش اس کی ہمت کو۔ اس عورت نے جرأت اور ہمت کے ساتھ اس حالت میں کام کیا اور اُسے پختہ یقین تھا کہ میں سب کچھ انتظام کرونگی۔ کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ حالانکہ اُس وقت اُس کو انتظام کرنے کے طریقے صاف صاف سُوجھتے بھی نہ تھے۔ لیکن اُس نے ہمت نہ ہاری۔ اُس نے اپنی مصیبت کا بوجھ فوراً اپنے سر پر اُٹھا لیا اور اُسے اُٹھا کر جرأت کے ساتھ آگے بڑھی وہاں پر موسم گرما میں اکثر لوگ بطور مسافروں کے رہنے کے لئے آتے ہیں۔ کئی سالوں تک تو اُن کی خبرگیری کرتی رہی۔ علے الصباح ساڑھے تین اور چار بجے کے درمیان اُٹھتی تھی اور رات کے دس بجے تک کام کرتی رہتی تھی۔ موسم سرما میں جب اس ذریعے سے نہیں کما سکتی تھی تو وہ دیہات میں یعنی باہر گانوں میں اِدھر اُدھر دایہ کا کام کرنے چلی جاتی تھی۔ اس طرح سے اس چھوٹے سے کھیت کا بھی سارا روپیہ ادا ہو گیا اور اُس کے بچے مدرسے میں داخل ہو گئے اور اب وہ بچے بھی اُس کی تھوڑی بہت مدد کر سکتے ہیں اس ساری سرگزشت مین جو اُس پر سرزد ہوئی اُس نے کسی طرح کا خوف یا اندیشہ نہیں ظاہر کیا اور نہ اُس نے کسی قسم کی سرکشی یا خلاف ورزی دکھائی۔ اُس نے اُن واقعات کی شکایت نہیں کی۔ جن سے اُس کی یہ حالت ہوئی۔ بلکہ اُس نے اُس قانون پر عمل کیا جس سے اُس کو اور نئی قسم کی حالتیں پیش آئیں۔ اور اُس نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ خدا کا برابر شکر کرتی رہی کہ وہ متواتر کام کر سکی۔ اور اُس نے یہ بھی کہا کہ گو مجھے کیسی ہی خراب حالتیں پیش آئیں تاہم مجھے ایسا شخص بھی ضرور ملتا رہا جو مجھ سے بھی کسی قدر بدتر حالت میں تھا اور جس کی میں کچھ تھوڑی سی خدمت کر سکی +

اب وہ تہ دل سے اس بات کی قدر کرتی ہے اور اس کے لئے باری تعالیٰ کی نہایت ممنون ہے کہ جس چھوٹے سے گھر مین وہ رہتی تھی اُس کے دام دیدئے گئے۔ گویا اب وہ چھوٹا سا کھیت اور گھر اُس کی اپنی ملکیت ہو گئی اور اب آئندہ سے جو کچھ وہ کمائیگی کھیت کی قیمت پر خرچ نہیں ہوگا۔ اُس نے بیان کیا کہ یہ میرا چھوٹا سا پیارا گھر مجھے اس لئے اور بھی زیادہ عزیز اور قیمتی ہے کہ مَیں نے خود اپنی کوشش اور محنت سے اُسے اپنا بنا لیا۔ گویا یہ میرا زرخرید ہے۔ ان ایّام میں اُس کی خصلت میں بڑی تقویت اور شرافت آ گئی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَوروں کے ساتھ وُہ بڑی شیرین کلامی ہمدردی اور محبت سے پیش آئی اور اُس کو یقین ہو گیا کہ آخر میں دیانتداری راستی نیکی اور پاکیزگی ہی کی فتح ہے۔ یہ ایسی صفات ہیں کہ ہزاروں لاکھوں عورتیں اور مرد جو بظاہر اس سے بہتر حالت میں بھی ہیں اگر ان صفات پر رشک کریں تو بجا ہے۔ اور اگر اس کا چھوٹا سا کھیت کل چھن بھی جائے تو بھی اُس نے ایک ایسی چیز حاصل کر لی ہے جو ہزار ایکڑ والے کھیت کے عوض میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس طرح پر اُس نے کام کرنا شروع کیا۔ اُس سے اُس کے بوجھ کی کلفت دُور ہو گئی اور اُسے درحقیقت اپنے کام میں لطف حاصل ہونے لگا۔

اب ہم ذرا یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی اَور کم عقل عورت ہوتی۔ جو اس نیک عورت کی طرح دوراندیش نہ ہوتی تو ایسے واقعات کے سرزد ہونے سے اس کی کیا حالت ہوتی۔ ممکن ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے تو اُس کی ہمت بالکل ٹوٹ جاتی۔ غالباً ہر ایک قسم کا خوف اُس پر طاری ہو جاتا اور نحوست چھا جاتی۔ اور وہ یہ معلوم کرتی کہ اب میری تمام کوششیں بے فائدہ ہیں اور میرے کئے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یا وہ تقدیر کو کوستی۔ قضاء قدر کو بُرا بھلا کہتی۔ قانون ایزدی پہ لعنت ملامت کرتی اور تمام دُنیا سے لڑائی باندھ لیتی۔ اور رفتہ رفتہ جو لوگ اُس کے پاس آتے یا جن مختلف لوگوں کو اُس سے سابقہ پڑتا اُن سے بھی کشیدہ خاطر ہو جاتی۔ یا پھر وہ یہ خیال کرنے لگتی کہ میری کوششوں سے میری حالت نہیں بدل سکتی اور یہ کسی اَور شخص کا فرض ہے جو مجھے ان مشکلات سے رہا کرے۔ اس طرح پر مطلوبہ نتائج کے حاصل کرنے میں کچھ بھی مدد نہ ملتی اور وہ اپنی موجودہ حالت پر روز بروز زیادہ کڑھتی رہتی کیونکہ وہ اپنا خیال اَور کسی چیز کی طرف نہ لگا سکتی۔ اس طرح سے وہ چھوٹا سا کھیت بھی اُس کے ہاتھ نہ آتا۔ اَوروں کے لئے بھی وہ کچھ نہ کر سکتی۔ اور اس کی طبیعت ایسی ہو جاتی گویا وہ ہر ایک چیز اور ہر ایک شخص کو کھانے کو دوڑتی ہے۔ گویا سب سے کشیدہ خاطر ہو جاتی اور اس طرح اُس کی تمام عیش منغص ہو جاتی ✣

پس ہم کو یہ دریافت نہیں کرنا ہے کہ کسی شخص کی زندگی میں کیا کیا حادثات پیش آتے ہیں بلکہ یہ بھی دریافت کرنا ہے کہ وہ شخص اُن حادثات کے مقابلے میں کیسا رہتا ہے اور کیسا عمل کرتا ہے۔ اس سے سب کچھ تحقیق ہو جائیگا۔ اور اگر ہم کسی وقت یہ خیال کرنے لگیں کہ ہماری ہی قسمت میں سب سے زیادہ مصیبت لکھی ہے اور اپنے دل میں یہ سمجھ بیٹھیں کہ ہمیں کوئی ایسا شخص دُنیا بھر میں نظر نہیں آیا جو ہم سے ذرا بھی زیادہ مصیبت میں گرفتار ہو۔ اُس وقت ہمیں براؤننگ صاحب کی نظم میں جو پو میپلیا کا حال لکھا ہے اُسے بغور پڑھنا چاہئے اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ ہماری حالتیں زیادہ تر ہمارے حسب حال ہیں۔ اور پھر خداوند تعالےٰ پر بھروسا رکھکر اور کمر ہمت باندھکر ہمیں اُن صورتوں کے پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی ہم آرزو کرتے ہیں ✣

انسانی زندگی میں جس قدر ترقی یا تنزل ہے جس قدر کامیابی یا ناکامیابی ہے جتنی باتیں پسندیدہ یا غیر پسندیدہ ہیں ان سب کی بنا خیال پر ہے۔ جس قسم کا ہمارا خیال ہوگا ویسی ہی حالتیں اُس خیال کے گرد جمع ہو جائینگی۔ قدرت میں بھی بعینہ وہی حالتیں ہونگی جیسا ہمارا خیال ہے کیونکہ یہ حالتیں صرف خیال کے موافق پیدا ہوئیں ہیں۔ خیالات بمنزلہ قوتوں کے ہیں اور ہر ایک خیال اپنے ہی جیسی حالت کا نقشہ ذہن میں جما لیتا ہے خواہ ہم اس پر بخوبی غور کریں یا نہ کریں۔ نفس کی اپنی طرف کشش کرنے والی طاقت کا بڑا قانون ہر ایک انسان کے کاروبار میں متواتر کام کر رہا ہے۔ اور یہ قانون یہ ہے کہ ہمجنس سے ہمجنس پیدا ہوتا ہے اور ہمجنس ہمجنس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کیونکہ یہ کائنات کا ایک بڑا غیر متغیر قانون ہے۔ جو شخص پہلے کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقت دیگر جن باتوں کو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے اُنہیں صاف طور پر معلوم کر لیتا ہے اور پھر اس اپنے خیال اور ارادے کو مستقل طور سے برابر اپنے مدِّ نظر رکھتا ہے۔ جس کو اپنے اعتقاد پر پختہ یقین ہے اور خوف اور شک و شبہ کو بالکل اپنے دل میں راہ نہیں دیتا ہے اور پھر وہ روز کا کام جو ملتا ہے کرنا شروع کر دیتا ہے کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں کرتا اور اپنے وقت کو شکایت میں صرف کرنے کی بجائے وہ اپنے خاص خیال یا ارادے پر جو اس نے پہلے سے دل میں ٹھان لیا ہے۔ پہنچنے کی دل و جان سے سعی کرتا ہے۔ یہ شخص کبھی نہ کبھی ضرور اُس بات کو پورے طور سے حاصل کر لیگا جس کے حاصل کرنے کا اُس نے ارادہ کر لیا ہے +

بعض شخص ایسے ہیں کہ جب وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ' سائنس آف تھوٹ ' یا علم خیال بھی کوئی شے ہے اور جب وہ اس امر کو ذہن نشین کرنے لگتے ہیں کہ اپنے اندرونی روحانی خیال کی قوتوں کے ذریعے ہم ہیں زندگی کی روزمرّہ کی حالتوں کو جس طرح ہم چاہیں تغیر تبدّل کرنے کی طاقت حاصل ہے یہ لوگ اپنے ابتدائی جوش میں جیسا جلدی چاہتے ہیں ویسے جلدی نتائج حاصل نہیں کر سکتے اور اس لئے وہ یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ جو بات ابھی ہمارے علم میں آئی ہے وہ کچھ بڑی وقعت کی نہیں ہے۔ مگر اُنہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ پُرانی عادت کو چھوڑنے اور نئی عادت کے اختیار کرنے میں یک لخت پوری پوری کامیابی حاصل نہیں ہُوا کرتی + جس قدر ہم خیال کی طاقتوں کو کام میں لانے کی کوشش کریں گے اُسی قدر ہم زیادہ اچھی طرح اُن سے متواتر کام لے سکینگے۔ ابتدا میں ترقی آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور جس قدر ہم آگے بڑھتے جاتے ہیں زیادہ جلد ترقی کرتے ہیں۔ طاقت مشق سے بڑھتی ہے یا یہ کہو کہ مشق کے باعث ایک ایسی طاقت پیدا ہوتی ہے جو متواتر بڑھتی جاتی ہے۔ اس کا بھی ایک قانون ہے جیسے ہماری زندگی میں تمام چیزوں کے لئے اور ہمارے اِردگرد کی کائنات کی تمام چیزوں کے لئے قانون ہے۔ گویا یا علم موسیقی دان کا ہر ایک کام اور آئندہ جو ترقی وہ اپنے کام میں کرتا رہتا ہے یہ سب ٹھیک اسکی قانون کے بموجب ہے۔ مثلاً کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو علم موسیقی میں مبتدی ہو کر ستار بجانے بیٹھے اور اوّل ہی بار نہایت ہی عُمدہ طور سے کوئی گت بجا سکے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے اور نہ وہ شخص یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ ستار پر نہایت عُمدہ گت نہیں بجا سکتا یا اور کوئی بھی نہیں بجا سکتا۔ وہ اس گت کے بجانے کی مشق شروع کرتا ہے۔ قانون نفس جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے اُس کی مدد کرتا ہے اور اس قانون کے ذریعے اس کا نفس ہر دفعہ اُس گت میں زیادہ اطمینان کے ساتھ روان ہونے لگتا ہے اور نظام عصبی کی حرکات متعلقہ کا اصول بھی جو اس قانون میں مشتمل ہے کام کرنے لگتا ہے اور اس کو امداد دیتا ہے۔ اس نظام عصبی کا بھی ذکر ہو چکا ہے اور اسی کے ذریعے ہر دفعہ اُس کی انگلیوں کی حرکات اُس کے نفس کی حرکات کسے زیادہ مستعدی سے زیادہ جلد اور زیادہ صحت سے مطابقت رکھتی ہیں۔ حتٰے کہ رفتہ رفتہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ وہ جو شروع میں ٹھوکریں کھاتا تھا اور غلطیاں کرتا تھا اور جسکی آواز بالکل بے سُری معلوم ہوتی تھی اُس کا اب نہایت عُمدہ اور مکمّل راگ سُنائی دیتا ہے۔ ایسا راگ کہ جس پر بہت سے مرد اور عورت مفتون ہو جاتے ہیں۔ یہی حال خیال کی قوتوں کا ہے۔ خیال کو بار بار دُہرانے سے ہم ہیں اپنے نفس کو خیال پر جمانے اور یکسو کرنے کی طاقت متواتر قوی ہوتی اور بڑھتی جاتی ہے اور آخر میں اپنا پُورا پُورا جلوہ دکھاتی ہے +

عُمدہ خصائل کا پیدا کرنا صرف نوجوانوں کے لئے ضروری نہیں بلکہ عُمر رسیدہ شخصوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ دیکھو عُمر رسیدہ لوگوں میں کس قدر اختلاف ہوتا ہے۔ بہت سے تو بڑی خوبی اور عمدگی کے ساتھ

ست اپدیشن لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بوڑھے ہوتے ہیں یعنی بوڑھے ہو کر بڑے خوبصورت اور شکیل معلوم ہوتے ہیں اور بہت سے اس کے برعکس بڑھاپے میں اس قدر خوبصورتی اور خوشنمائی نظر آتی ہے جس سے بوڑھاپن دلکش اور دلفریب معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ ہم اس حالت کو ٹھیک ٹھیک لفظون سے نہین بیان کر سکتے۔ بعض بوڑھے لوگ تو اپنے دوستوں اور اپنے قریبی خاندان کے رشتہ داروں کو زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ اور بعض بوڑھے لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ہمارے دوست اور قریبی رشتہ دار پہلے کی نسبت ہمارا کم لحاظ رکھتے ہیں اور بسا اوقات یہ اُن کا خیال غلط نہیں ہوتا۔ ایک کا حظِ زندگی برابر بڑھتا جاتا ہے اور دوسرے کا ہمیشہ کم ہوتا جاتا ہے۔ ایک سے تو اور لوگ زیادہ محبت اور شفقت کرنے لگتے ہین اور دوسرے سے کم۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا یہ ایک امر اتفاقی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر مجھ سے پوچھو تو مین کل انسانی زندگی نیز دنیا بلکہ کل کائنات مین ایسی کوئی شئے نہیں دیکھتا جسے اتفاق و حادثات کہتے ہیں۔ یعنی اتفاق کوئی شئے نہین ہے۔ علت و معلول کا بڑا قانون مطلق اور بذات خود مکمل ہے۔ معلول ہمیشہ اپنی خاص علت سے ملتا جلتا ہے۔ اگرچہ ہمیں بعض اوقات علت دریافت کرنے کے لئے اپنی معمولی عادت سے بڑھکر زیادہ دُور اُلٹا ہٹنا پڑتا ہے۔ جو علت کہ فلان فلان معلول کا مخزن ہے یا دراصل پیدا کی ہوئی حالت ہے +

پس اب یہ سوال ہے کہ دو قسم کے عمر رسیدہ شخصوں میں اس قدر بڑا اختلاف کیوں ہے؟ ایک تو خواہ مرد ہو خواہ عورت۔ بے بنیاد خیالی باتوں سے جھگڑوں خرخشوں وغیرہ سے۔ جن سے طبیعت کو رنج پہنچے۔ دُور رہتا ہے۔ گویا ایسی باتون کے پاس نہیں پھٹکتا۔ اور دوسرا خاص کر ایسی باتوں کو مول لیتا ہے۔ اور ناحق کی خیالی باتوں اور خرخشوں سے اپنی طبیعت کو رنج پہنچاتا ہے۔ اور اس کی وجہ کیا ہے؟ زندگی کے خاص وقت میں عمر بھر کی ذہنی حالتین عادتین اور خصوصیتیں ایک جگہ آکر جمع ہونے لگتی ہیں اور پھر ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ یہ حالتیں عادتین اور خصوصیتین مختلف لوگوں میں کسی قدر مختلف ہوتی ہیں۔ غالب اور برتر خیالات اور ذہنی حالتین خاص خاص اوصاف اور خوبیوں میں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور کبھی پہلے اس طرح نمایاں نہیں ہوئی تھیں۔ اور کوئی شخص بھی اس قاعدے سے بری نہیں ہے +

باغیچہ کی طرف جانے والے راستے مین ایک درخت ہے۔ برسوں سے اُس میں صرف قدرتی پھل لگتے رہے ہیں۔ تھوڑے دنوں سے اس پر پیوند لگایا گیا ہے۔ موسم بہار آکر چلا بھی گیا۔ آدھے درخت کے شگوفے لگے ہوئے تھے اور دوسرے آدھے کے بھی۔ سرسری طور پر مشاہدہ کرنے والا شخص دونو حصوں کے شگوفوں مین تمیز نہین کر سکتا۔ شگوفوں کے بعد چھوٹے چھوٹے پھل آئے ہوئے ہیں۔ یہ پھل کل درخت پر افراط سے لٹک رہے ہیں۔ اب اس مین صرف ذرا ہی سا فرق ہے۔ لیکن آئندہ چند ہفتے بعد شکل قدر رنگ مزے اور دیر تک رہنے والی خاصیتوں مین فرق اتنا نمایان ہوگا کہ ہر ایک شخص انکو الگ الگ بتا سکیگا یا اُسے اُن کے تمیز کرنے مین ذرا بھی دقت نہ ہوگی۔ ایک تو چھوٹا سا۔ کسی قدر سخت اور گرہ دار کھٹا اور زردی مائل سبز رنگ کا سیب ہوگا اور موسم خزان مین صرف چند ہفتے تک رہیگا۔ دوسرا بڑا۔ گداز مزیدار ملائم گہرے سرخ رنگ کا سیب ہوگا اور جب تک کہ اس درخت کے پھر شگوفے نہ نکلین تب تک رہیگا +

لیکن قدرت کے باغ سے یہ مثال کس لئے لی گئی؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ دونو سیبوں کی اندرونی خاصیتیں شروع سے ہی کسی قدر مختلف تھین لیکن اس پھل کی بڑھوتری میں کچھ عرصہ تک تو ہم اُن میں بالکل تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ مگر اُن کی بڑھوتری کے ایک خاص زمانے مین اُن کی مختلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندرونی خاصیتیں اس قدر جلد اور نمایاں طور سے ظاہر ہونے لگیں کہ دونو قسم کے پھل اس قدر مختلف ہو گئے کہ جیسا بیان ہو چکا ہے کوئی شخص بھی اُن کے درمیان فرق کرنے میں ذرا تامل نہیں کر سکتا۔ اور ایک دفعہ ہر ایک کی اصلیت اور بناوٹ اور اس کے اندرونی اور باطنی اوصاف معلوم کرنے کے بعد ہم پہلے ہی سے کامل یقین کے ساتھ بتا سکتے ہیں کہ اس درخت کے ہر ایک حصہ کا پھل کیا ہو گا +

بعینہ یہی حال انسانی زندگی کا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ میں بڑھاپے میں خوش رہوں اور ہر ایک شخص مجھ سے خوش رہے اور میری حالت کو پسند کرے۔ اُسے لازم ہے کہ جوانی اور درمیانی عمر میں انہی باتوں کو مدنظر رکھے۔ لیکن اگر اُس نے اس میں کوتاہی کی یا خطا کھائی تو پھر وہ دانائی سے حالتوں کے مطابق کام کر سکتا ہے اور سرگرمی سے تمام ضروری قوتوں اور طاقتوں کو عمل میں لا سکتا ہے۔ جب تک جان ہے تب تک کوئی چیز بالکل اور قطعی طور سے ضایع نہیں ہو سکتی۔ گو برتر نیکی کے حاصل کرنے میں دیر ہو سکتی ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ میرا بڑھاپا خاص کر خوشنما اور دلکش ہو تو اُسے لازم ہے کہ زندگی کی ابتدائی اور درمیانی حالتوں میں ایسی بات کا خیال رکھے۔ کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد تکمیل کے عمل کا وقت آتا ہے جبکہ عمر بھر کی عادات نفسانی بہت غالب اور پختہ طور سے نمایاں ہونے لگتی ہیں اور ایک عرصہ سے قائم کئے ہوئے خیالات جو عادت میں داخل ہو کر طبیعت ثانیہ بن گئے ہیں ہر ایک کام میں ظاہر ہونے لگتے ہیں +

خوف اور پریشانی خودغرضی تنگدلی ضدی طبیعت عیب جوئی نکتہ چینی لڑنے جھگڑنے اور بُرا بھلا کہنے کا میلان۔ دوسروں کے خیالات یا رائے کے مطابق سوچنا اور کام کرنا۔ دوسروں کی کچھ پرواہ نہ کرنا اور نہ اُن کے لئے ہمدردی ظاہر کرنا۔ دوسرے شخصوں کے خیالات محرکات اور کاموں پر رائے لگانے میں نیک نیتی سے کام نہ لینا یعنی اُن کے خیالات محرکات اور کاموں کو بُرے ارادے سے منسوب کرنا۔ خیال کی طاقتور اور اعلیٰ خاصیتوں سے واقف نہ ہونا۔ اور خداوند تعالےٰ ہماری ہستی کے خالق کی ابدی نیکی محبت اور طاقت میں ایمان نہ لانا۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں میں یہ مندرجہ بالا باتیں ظہور پاتی ہیں اُنکا بڑھاپا رُوکھا پھیکا بدمزہ اور نامیموں ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ خود بھی اپنی زندگی سے بیزار ہوتے ہیں اور اَور لوگ بھی اُن سے کنارہ کشی اور نفرت کرنے لگتے ہیں۔ برعکس اس کے جن لوگوں میں مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف خوبیاں ظہور پاتی ہیں اُن کا بڑھاپا خوشنما پُر از اُمید متبرک اور مفید ہوتا ہے۔ وہ لوگ خود بھی اپنی زندگی سے محظوظ ہیں اور اَور لوگ بھی جو اُن کے ساتھ ملتے جلتے ہیں اُن سے نہایت خوش رہتے ہیں اور اُن کو بڑی محبت اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ علاوہ بریں دونو قسم کے خیالات خوبیوں اور طبیعتوں کا بیرونی اظہار مندرجہ ذیل باتوں میں ہوتا ہے۔ مثلاً آواز میں۔ چہرے کی خاص نسبت میں۔ مزاج کی ملائمت یا سختی میں۔ نفس اور جسم کی صحت بخش یا مضرت دہ حالتوں میں۔ اور نفس اور جسم کی مختلف طرح کی بیماریوں اور کمزوریوں میں مبتلا ہونے یا نہ ہونے میں +

ہر ایک شخص کے لئے یہ بات بُری نہیں ہے کہ ابتدا میں کسی قدر فلسفہ سیکھے۔ جس قدر وہ شخص بڑا ہو گا اس فلسفہ سے اس کو بہت کچھ مدد ملیگی۔ بسا اوقات مشکلات میں اور بڑی عمر میں یہ فلسفہ بڑی تسلی اور تقویت کا باعث ہو گا۔ جو شخص اپنا تھوڑا سا فلسفہ ظاہر کرتا ہے گو ہم اُس کی کسی قدر ہنسی بھی اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو اپنا فلسفہ چھانٹتا ہے۔ لیکن اگر ہم میں اسی قسم کی کوئی شئے نہ ہو تو ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اس کے نہ ہونے سے ہماری خفت اور ہیٹی ہو گی۔ گو یہ ضروری تو نہیں لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو شخص فلسفہ داں ہے وہ لین دین اور روپیہ پیسے کے لحاظ سے دُنیا کے معاملات اور کاروبار میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیشہ بہت کامیاب نہیں ہوتا لیکن بسا اوقات اس فلسفہ سے زندگی میں وہ اصلی چیز حاصل ہوتی ہے جو بڑے روپیہ پیسے یا دُنیاوی معاملات کی کامیابی سے حاصل نہیں ہو سکتی +

بہتر ہے کہ ہم شروع ہی سے اپنا مرکز معلوم کرلیں اور اگر شروع میں نہیں معلوم ہو سکے تو پھر بعد میں معلوم کرنا چاہئے۔ خواہ دیر سے معلوم کریں خواہ شروع سے ہی معلوم کریں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم اپنے مرکز کو معلوم کرلیں جب تک ہم زندہ ہیں ہمارے لئے ایک ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنا کام شجاعت اور خوبی سے انجام دیں اور زندگی کے تمام تغیّر و تبدّلات میں پھرتی اور شوق سے کام کریں۔ اسی طرح یہ بہتر ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے تئیں تبدیل ہونے والی حالتوں کے مطابق بنالیں۔ تالاب یا ندی کا پانی اس لئے شیریں اور صاف رہتا ہے کہ آسمانی ہوائیں برابر اُس پر چلتی رہتی ہیں اور اُسے متواتر حرکت میں رکھتی ہیں یا اس لئے کہ پانی برابر آگے کی طرف چلتا رہتا ہے ورنہ تالاب یا ندی کا پانی ساکن ہوکر کیچڑ ہی کیچڑ سے بھر جائے۔ اگر ہم آپنے آپ سے اور دیگر اشخاص کی نگاہوں میں خوش اور پسندیدہ خاطر یا رنجیدہ اور آزردہ خاطر ہیں تو اس کا باعث ہمارے ہی اندر موجود ہے۔ یہ مسئلہ ہر زمانہ میں درست ہے اور ہمارے لئے خواہ ہم جوان ہوں خواہ بوڑھے اس مسئلہ کا تسلیم کرنا واجب اور انسب ہے۔ یہ بہتر ہے کہ ہم اپنے تئیں اپنے گرد و پیش کے لوگوں کے موافق بنائیں۔ لیکن بوڑھے آدمیوں کا یہ خیال کرلینا ٹھیک نہیں ہے کہ نوجوان ہی اپنے تئیں اُن کے موافق بنائیں۔ اور بوڑھے آدمیوں پر اس قسم کا کام کرنا فرض نہیں ہے۔ بسا اوقات اس قسم کے خاص خیال کے باعث لوگ بوڑھے آدمیوں کو پسند نہیں کرتے اور اُن سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ معاوضہ یا مبادلہ کا اصول زندگی کے ہر ایک زمانہ میں جائز ہونا چاہئے اور ہماری عمر خواہ کچھ ہی ہو لیکن اگر ہم اس اصول کا خیال نہ رکھینگے تو اس کا نتیجہ ہمیشہ یہ ہوگا کہ ہم خود کبھی نہ کبھی تباہ ہو جائینگے +

ہم سب زندگی کے بڑے تماشہ گاہ میں ہیں اور ہمیں وقت پر سب کام کرنے پڑتے ہیں مثلاً کبھی ہم خوشی اور رباؤ چاؤ کی حالت میں ہیں اور کبھی سخت رنج اور مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کبھی ہنستے ہیں کبھی روتے ہیں اور آنسو بہاتے ہیں کبھی ہم پر دھوپ ہے کبھی سایہ اور تاریکی ہے۔ کبھی خزاں میں ہیں اور کبھی بہار میں۔ غرض کہ ہمیں ہر حالت میں زندگی بسر کرنی ہوتی ہے اور ہر قسم کی حالتیں ہماری زندگی میں پیش آتی ہیں۔ جب تک یہ ناٹک ہو رہا ہے تو جو حصہ کسی معیّن وقت پر ہمارے لئے تجویز کیا جاوے ہم کو چاہئے کہ اُسکو خوشی خوشی اور حوصلہ کے ساتھ انجام دیں۔ اس ناٹک میں عمدگی اور لیاقت سے کام کرنے والا شخص وہی ہے جو اس تماشہ گاہ میں عمدہ طور سے ہنسی خوشی داخل ہوتا ہے اور عمدہ طور سے اپنا کام کرکے باہر چلا جاتا ہے۔ ہم شائد ہمیشہ اس تماشہ گاہ میں داخل ہونے کی کیفیت جیسی چاہئے نہیں معلوم کر سکتے یعنی ہمیں کس راستہ سے اور کس طرح داخل ہونا چاہئے۔ ان باتوں کا معلوم کرنا یا انتخاب کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن ہم سب یہ ضرور تحقیق کر سکتے ہیں کہ ہمیں یہاں آکر کس طرح اور کیا کیا کام کرنے چاہئیں۔ اور کس طرح یا کس راستہ سے یہاں سے نکلنا چاہئے۔ اور کوئی شخص اور کوئی طاقت ہمیں ان باتوں کے کرنے سے نہیں روک سکتی۔ ہر ایک انسان اپنی زندگی میں فی الحقیقت یہ کام نہایت عمدگی اور عظمت سے انجام دے سکتا ہے خواہ وہ اپنا کاروبار کیسی ہی پست حالت سے شروع کرے خواہ وہ کیسی ہی پست حالت میں رہے یا کیسی ہی برتر حالت کو پہنچ جاوے۔ یہ سب حالتیں اس دنیا کے لوگوں کی رائے کے فرضی معیار ہیں +

میرے خیال میں تو ہم دُنیا میں اس لئے آئے ہیں کہ تجربہ کے ذریعے اپنی ذات کو درجہ کمال پر پہنچا دیں۔ جو چیزیں ہماری زندگی میں پیش آتی ہیں اور ہر ایک شخص کے عمر بھر کے تجربے کا مجموعہ ہیں ان سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیزوں سے ہم جس قدر عقلمندی اور دانائی سے کام لینگے اسی قدر ہم ترقی کرینگے۔ جو سوال یا معاملہ ہمارے سامنے پیش ہوتا ہے اُس پر ہمیں جُرأت اور ہمت کے ساتھ غور و خوض کرنا لازم ہے اور جہاں تک ہم سے ہو سکے اُس کے حل کرنے میں ہمیں کوشش کرنی ضروری ہے۔ جو باتیں ہمارے اختیار میں ہیں اور جن کو ہم کر سکتے ہیں ہمیں اُن کے کرنے اور ہونے میں امداد دینی چاہئیے۔ اور جن باتوں پر ہمارا قابو نہیں ہے ہمیں اُن کے سوچنے میں اپنی طبیعت کو دق نہیں کرنا چاہئیے۔ خداوند تعالےٰ جلّ شانہٗ ان باتوں یا حالتوں کو نہایت عقلمندی سے دیکھ رہا ہے اور ان سے کام لے رہا ہے۔ اور ہمیں ان کی بابت فکر کرنے یا ان سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے +

تمام چیزیں جو ہم سے تعلّق رکھتی ہیں ان سب میں نہایت اعلےٰ درجے کی زندگی بسر کرنا۔ اور اسی مقصد کے لئے اوروں کو حتّے المقدور مدد دینا تاکہ اور لوگ بھی ہر ایک سے نہایت اعلےٰ درجے کا برتاؤ کریں۔ جو غلطیاں کہ ہمیں معلوم ہوں اُن کو اس طرح صحیح کرنا کہ غلط راستہ پر چلنے والے کو صحیح راستہ دکھانا اور اُس کو اُس کی غلطی سے آگاہ یا متنبہ کرنا اور اس طرح سے اُس کو نیک اور عُمدہ بننے میں مدد کرنا طبیعت کا ہمیشہ نرم۔ مزاج کا شیریں۔ سادہ اور متواضع بننا اور اسی وجہ سے جوانمرد اور عالی ہمّت بننا۔ ایزدی رو یا خدائی طاقت کو اپنے اندر کام کرنے کے لئے پُوری طرح سے آنے دینا۔ ہر ایک عُمدہ بات یا اشارے کو قبول کرنے کے لئے ہمیشہ طیاّر رہنا۔ اور اپنا رُخ ہمیشہ روشنی کی طرف رکھنا یعنی ہمیشہ عُمدہ۔ نیک اور خوشی کے خیالات کو دل میں جگہ دینا۔ تمام چیزوں سے مُحبّت کرنا اور اپنی غلطی یا نا حق کوشی سے ڈرتے رہنا اور اور کسی شے سے اندیشہ نہ کرنا۔ تمام چیزوں کے اندر کی نیکی اور عمدگی کو معلوم کرنا۔ ہر ایک بات کا نہایت عُمدہ طرز سے اور موقع پر اظہار کرنے کے لئے منتظر رہنا۔ ان سب باتوں کا خیال رکھکر جو کام ہم اس زندگی کے تماشہ گاہ میں کرینگے وہ درحقیقت عظیم الشان ہوگا اور پھر ہمیں کسی شے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے نہ حیات سے اور نہ موت سے کیونکہ موت بھی دراصل حیات ہے۔ یا یہ کہو کہ موت دوسری صورت کی زندگی میں بہت جلد تبدیل ہو جانے کی حالت ہے۔ گویا پُرانا لباس اُتارنا اور نیا لباس پہننا ہے۔ مادّی غلاف کا دُور ہونا اور روح کا ایک نیا اور زیادہ لطیف قالب بدل لینا ہے۔ یہ نیا اور لطیف قالب دوسری دُنیا کی ضروریات اور حالتوں کے لئے نہایت موزون ہے جہاں کہ ہم زیادہ تجربہ حاصل کرینگے نشو و نما پائینگے اور نور الٰہی کا اور بھی زیادہ عمدگی سے احساس کر سکینگے۔ جو کُچھ تجربہ ہم نے اس دُنیا میں حاصل کیا ہے اُس سب کو اپنے ساتھ لیکر باہر نکل جاتا ہے لیکن موت کے وقت کوئی مادّی شئے ہم اپنے ساتھ نہیں لے جاتے۔ اور سب کُچھ رہ جاتے ہیں۔ روشنی سے تاریکی میں گُزرنا نہیں ہے بلکہ ایک روشنی سے دوسری روشنی میں جانا ہے۔ اس دُنیا میں جس حالت کو ہم نے ترک کیا ہے اُسی حالت کے تسلسل میں ایک اور صورت کی زندگی اختیار کر لینا ہے۔ موت ایک تجربہ ہے جس سے ہمیں پرہیز کرنا یا ڈرنا نہیں چاہئیے بلکہ سب اپنے نیک راستے سے اور اپنے وقت پر آوے اُس کا خوشی سے استقبال کرنا اور اس کو رضا و رغبت کے ساتھ مرحبا کہنا چاہئیے +

تمام زندگی دراصل اندرونی حالت کا بیرونی اظہار ہے یہ ایک ایسی بات ہے اسی کو جتنی بار دہرایا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے۔ زندگی کے چشمے سب اندر سے نکلتے ہیں چونکہ یہ بات صحیح ہے اس لئے یہ بہتر ہوگا کہ ہم اندرونی زندگی کے سوچنے میں حسب معمول سے زیادہ وقت دیں۔ خاص کر مغربی دُنیا کے باشندوں کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے +

اگر ہم اپنی زندگی میں ہر روز کچھ وقت خلوت نشینی یا عزلت میں صرف کیا کریں تو اس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیں اس قدر کثیر منافع پہنچینگے کہ اَور کسی شے سے نہیں پہنچ سکتے۔ ہمیں اس خلوت نشینی کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے نفس سے کیا بلکہ اپنی زندگی سے تمام بیہودہ اور فاسد خیالات اور باطل توہمات کو دُور کردیں۔ ہمیں اس کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہم زندگی کی نسبت اعلےٰ درجے کے خیالات عُمدہ طور سے پیدا کرلیں۔ ہمیں اس کی اس لئے ضرورت ہے کہ جن چیزوں یا باتوں پر ہم جم کر توجّہ دینا چاہتے ہیں اور خیال کی طاقتوں کو یکسُو کرنا چاہتے ہیں اُن کو اپنے نفس میں صاف صاف دیکھ لیں۔ ہمیں اس کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہم باری تعالےٰ سے اپنا تعلّق ہمیشہ تازہ کرتے رہیں اور برابر قایم رکھیں۔ ہمیں اس کی اس لئے ضرورت ہے کہ ہماری روزمرّہ زندگی کے کاروبار کی جلدی اور گھبراہٹ کے باعث ہم اس حقیقت کو بخوبی سمجھنے سے کوتاہی نہ کرنے لگیں کہ غیر محدود زندگی اور طاقت کی رُوح جو سب کی پشت پناہ ہے سب میں اور سب کے ذریعے کام کر رہی ہے اور سب کی زندگی ہے وہی رُوح ہماری ہستی کی زندگی اور ہماری طاقت کا سرچشمہ ہے۔ اور اس بات کو بھی نہ بھُول جائیں کہ اس غیر محدود رُوح کے باہر نہ ہم میں زندگی ہے اور نہ طاقت ہے۔ اس حقیقت کو بخوبی سمجھنا اور اس میں سوچ سمجھکر ہر وقت زندگی بسر کرنا گویا خداوند تعالےٰ کی سلطنت کا حاصل کرلینا ہے اور یہ خداوند تعالےٰ کی سلطنت دراصل اندرونی سلطنت ہے اور اَور کوئی شے نہ ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی سلطنت صرف اندر ہی مل سکتی ہے اور یہ قطعی ایک ہی دفعہ میں مل سکتی ہے اور اس طرح مل سکتی ہے کہ پھر وُہ اَور کسی طرح نہیں مل سکتی جب ہم اس امر کو بخوبی سمجھ لیں اور ذہن نشین کرلیں کہ ہم میں اور ایزدی زندگی میں دراصل کوئی بھید نہیں ہے گویا ایک ہی ہیں اور اس ایزدی رُو کو اپنے اندر اس طرح آنے دیں کہ یہ ایزدی زندگی ہم سے ہمکلام ہو اور ہمارے ذریعے اظہار پائے۔ اس طرح سے ہماری ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ گویا ہم برابر خداوند تعالےٰ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ دراصل ہماری زندگی میں نمودار ہوتا ہے اور جس قدر یہ ایزدی ہستی دراصل ہم میں ظہور پاتی ہے اسی قدر ہم میں اعلےٰ درجے کی دانائی بصیرت اور طاقت پیدا ہوتی ہے فی الحقیقت انسانی رُوح میں اس ایزدی ہستی کا علم ہونا تمام مذہب کی اصلیت اور اُس کا لبّ لباب ہے۔ یہ بات روزمرّہ کی زندگی کے ہر ایک کام اور ہر ایک لمحہ سے مذہب کا تعلّق ظاہر کرتی ہے۔ گویا ہر کام اور ہر وقت میں اس ایزدی ہستی کا خیال ہونا چاہئے۔ جو مذہب کہ زندگی کے ہر لمحہ اور ہر کام سے تعلق نہیں رکھتا وہ اصل میں مذہب نہیں ہے صرف برائے نام مذہب ہے۔ انسانی رُوح میں اس ایزدی ہستی کا علم ہونا ایک ایسی بات ہے جس کی تلقین دُنیا میں تمام انبیا و اولیا نے اور تمام لوگوں نے کی ہے جن کو الہام ربّانی ہوا ہے۔ ہر وقت میں ہر مُلک میں اور ہر مذہب و ملّت میں کی ہے۔ گو ان کی زندگی اور اندرریس میں کچھ ضروری اختلاف بھی ہوں لیکن اس بات کو سب نے تسلیم کیا ہے اور اس پر سب متفق الرائے ہیں۔ فی الحقیقت یہی اُن کی تعلیم کا لبّ لباب ہے کیونکہ یہی بات اُن کی طاقت اور اقتدار کا باعث ہوئی ہے اور اسی سے اُنہوں نے اس قدر عروج حاصل کیا ہے +

سلطنت ایزدی میں داخل ہونے سے پہلے یہ ضرور ہے کہ ہم بچّے کی سی حالت اختیار کریں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جب تک تم چھوٹے بچّے نہ بنوگے یعنی جب تک تمہاری طبیعت چھوٹے بچّوں کی سی نہ ہوگی تب تک تم سلطنت ایزدی میں نہیں داخل ہوسکوگے کیونکہ اُس وقت ہم اس بات کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں کہ ہم خود کچھ نہیں کرسکتے بلکہ ہم خود اسی وقت کچھ حقیقت رکھتے ہیں یا اسی وقت ہم کچھ کرسکتے ہیں جب ہم اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ایزدی زندگی اور ایزدی طاقت ہی ہمارے اندر کام کر رہی ہے اور جب ہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس ایزدی ہستی کی طرف رجوع کریں اور اس ایزدی کرو کو اپنے اندر آنے دیں۔ اسی طرح سے ہم سیدھی سادی زندگی میں قدم رکھ سکتے ہیں اور اُسے حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ زندگی دراصل بڑے لطف اور اعلےٰ معراج کی زندگی ہے +

مشرقی ملکوں کے لوگ عموماً مغربی ملکوں کے لوگوں کی نسبت خلوت گاہ یا عزلت میں زیادہ دیر تک بیٹھتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو خلوت نشینی کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں جس طرح کہ مغربی ملکوں کے لوگ اس کے برخلاف دُنیا کے دھندوں میں برابر پھنسے رہتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ جن باتوں کا اندرونی زندگی میں خیال کرتے ہیں اُن کو بیرونی زندگی میں آزما کر نہیں دیکھتے اور وہ صرف خواب و خیالات ہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ مغربی ملکوں کے لوگ دُنیا کے بیرونی کاروبار میں اتنی دیر تک پھنسے رہتے ہیں کہ اُنہیں خلوت میں اتنا وقت نہیں ملتا کہ اندرونی روحانی اور خیال کی زندگی میں ایسے عمدہ خیالات اور حالتیں پیدا کریں جن کو وہ بعد میں بیرونی زندگی میں کام میں لائیں اور آزمائیں اور بیرونی دُنیا میں ان کا اظہار کریں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ زندگی میں بے سراغ چلتے ہیں۔ جو حالتیں پیش آتی ہیں اُن میں اپنے آپ کو بے سوچے سمجھے ڈال دیتے ہیں۔ زندگی کا خود بہت خیال نہیں کرتے یہاں تک کہ شاید تجربہ کے باعث بہت کچھ تلخی کا مزہ چکھکر وہ ٹھیک حالت پر پہنچ جائیں لیکن یہ نہیں کہ وہ خود اندرونی قوتوں کے ذریعے اپنی زندگی کو سُدھاریں اور راہ راست پر لائیں۔ اس امر میں اُنہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ مشرقی اور مغربی دُنیا کے دستور کو ہم وزن رکھیں اور ہر ایک کے انتہا کی طرف رجوع نہ کریں بلکہ میانہ روی اختیار کریں۔ اسی ترکیب سے ہی باطنی یا عقلی زندگی حاصل ہو سکتی ہے اور یہ باطنی زندگی ہی بالکل قابل اطمینان زندگی ہے۔ مشرقی ملکوں میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کئی کئی دن خلوت میں بیٹھے رہتے ہیں دھیان میں لگے رہتے ہیں اور باطنی یا اندرونی خیالات سوچتے رہتے ہیں اور مراقبہ میں سمادھی لگا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ روحانی خیالات میں محو ہو کر اپنی نظر اپنی ناف پر جما لیتے ہیں اور ان خیالات کا بیرونی زندگی میں کچھ عمل نہیں ہوتا۔ وہ دراصل بھوکے مرتے ہیں اور فاقہ کشی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس مغربی دُنیا میں مرد اور عورت اپنے معمولی کاروبار کی دُھن میں لگے رہ کر اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ اُن کا کوئی مرکز نہیں اور کوئی بنیاد نہیں جس پر وہ کھڑے ہوں اور کوئی ایسی شئے نہیں جہاں وہ اپنی زندگی کے لنگر کو ڈال دیں کیونکہ اُن کو کافی وقت نہیں ملتا کہ اپنے مرکز اور اپنی زندگی کی اصلی حقیقت کو بخوبی سمجھیں اور معلوم کریں +

اگر مشرقی مُلک کا باشندہ اپنے مراقبہ دسمادھی لگانے کے بعد اُٹھ کھڑا ہو اور اپنا کام کرنے لگے تو وہ بہتر حالت میں ہو گا اور ایسا کرنے سے وہ زیادہ باقاعدہ اور قابل اطمینان زندگی بسر کریگا۔ اگر مغربی مُلک کے لوگ کسی قدر دُنیاوی دھندوں کو چھوڑ کر باطنی غور و فکر اور اندرونی خیالات پہ خوض کرتے ہیں اور اپنی اندرونی حقیقی زندگی سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے زیادہ وقت دیں اور پھر اپنا دُنیا کا کاروبار کریں اور بیرونی طور پر اپنی اندرونی قوتوں کو ظاہر کریں تو اُن کی حالت بہت بہتر ہو گی کیونکہ ایسا کرنے سے وہ زیادہ قدرتی اور زیادہ باقاعدہ زندگی بسر کرینگے۔ ہر ایک عمدہ اور قابل اطمینان زندگی کا سب سے مقدم اور ضروری جزو یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنا مرکز یا مقام سکون دریافت کرے اور باری تعالےٰ میں جاگزین ہو یعنی فنافی اللہ ہو اور پھر اس مرکز کو ہمیشہ مدنظر رکھکر دُنیاوی کاروبار میں مشغول ہو۔ سوچے گفتگو کرے۔ کام کرے۔ محبت کرے اور زندگی بسر کرے گو یا ہر حالت میں اس مرکز کا خیال رکھے + نہایت اعلےٰ درجے کے خصائل بہم پہنچانے میں جس پر ہم غور کر رہے ہیں بعض شخصوں کا یہ خیال ہے کہ ہم بلحاظ وراثت سے لاچار ہیں یعنی یہ کہ ہمارے خیالات وغیرہ زیادہ تر ہمارے آباؤ اجداد کے خیالات سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہم اپنے خیالات میں کچھ اُن سے بڑھکر بہت زیادہ ترقی نہیں کر سکتے۔ ایک طرح سے وہ لوگ صحیح ہیں لیکن دوسری طرح سے وہ غلطی پر ہیں۔ اُن کا یہ خیال اسی بنا پر ہے جیسا کہ ایک شخص نے اپنی کتاب میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بیان کیا ہے کہ آدم کے گر جانے سے ہم سب نے گناہ کیا" گویا چونکہ آدم نے نافرمانی کے باعث گناہ کیا اور اُس پر عتاب الہی نازل ہوا پس ہم سب بھی گنہگار ٹھہرے اور معرض عتاب میں آ گئے۔ اب غور کریں کہ اوّل تو اگر یہ بات صحیح بھی ہے تو اس قسم کا انصاف سمجھ میں نہیں آ سکتا کہ گناہ کوئی شخص کرے اور اُس کی سزا دوسروں کو بھی بھگتنی پڑے۔ دوم ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ یہ بات کیوں صحیح ہے۔ سوم اس بات میں کوئی صداقت نہیں معلوم ہوتی۔ اب ہم اصلی ذات کا ذکر کر رہے ہیں اور گو آدم کتنا ہی پرانا ہو لیکن خداوند تعالیٰ تو ابدی ہے۔ یہ بات تم سے مخفی ہے اور ہر ایک انسانی روح سے تعلق رکھتی ہے۔ جب ہم اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہیں تو ہم معلوم کرتے ہیں کہ وراثت کی قید مثل ایک نرسل کے ہے جو آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے۔ ہر ایک شخص کی زندگی اُس کے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ شخص اپنی زندگی کو چال چلن لیاقت طاقت تصفیۂ قلب اور اقتدار کے لحاظ سے جیسا چاہے بعینہ ویسا بنا سکتا ہے۔ تمام چیزیں جن کو وہ بہت شوق سے سوچتا رہتا ہے اُسی کی ہیں یا اُس کی ہو سکتی ہیں اگر وہ دراصل پورا پورا اعتقاد رکھتا ہے اور اپنی بات پر قائم ہے۔ اور جس قدر وہ اپنی باطنی یا ذہنی زندگی کے عروج پر پہنچتا ہے اور اپنے چال چلن یا خصائل کو مضبوط اور باقتدار بنا لیتا ہے اسی قدر وہ شخص اپنے ملنے جلنے والوں کے لئے ایک عمدہ نمونہ اور چراغ ہدایت بن جاتا ہے۔ چنانچہ اُس کے ذریعے جو لوگ طبیعت کے کمزور اور ڈانواں ڈول ہیں اُن کو جرأت اور تقویت ہو جاتی ہے۔ اور جو لوگ پست خیالات کے ہیں اور جن کی زندگی کمتر اور ادنےٰ حالت میں بسر ہوتی ہے اُنکے خیالات خود بخود اور لازمی طور سے بلند اور عالی ہو جاتے ہیں اور ان عالی خیالات کا اظہار اُن کی بیرونی زندگی میں نمایاں ہوتا ہے۔ جس قدر وہ شخص خیال کی قوتوں پر حاوی ہو جاتا ہے اور اُن کی طاقت اور منزلت کو سمجھنے لگتا ہے وہ معلوم کرتا ہے کہ بسا اوقات ذہنی اشارت کے عمل کے ذریعے وہ ایک کمزور اور ضعیف الاعتقاد شخص کی بہت کچھ مدد کر سکتا ہے اس طرح کہ وہ گاہے ماہے اس کمزور شخص کے آگے نہایت اعلےٰ درجے کے خیالات کا اظہار کرتا ہے اور اُس کو متواتر اُن خیالات پر جمائے رکھتا ہے۔ اور اس کے اندر بار بار نہایت اعلےٰ طاقت دانائی اور محبت کے خیالات بھرتا رہتا ہے۔ ذہنی اشارت کی طاقت ایسی ہے کہ اس سے بے حد فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ صرف اتنا ہے کہ ہم اس طاقت پر خوب توجہ دیں اس کو کما حقہ سمجھیں اور اس سے ٹھیک ٹھیک کام لیں +

جو شخص خلوت میں بیٹھکر اپنے خیالات قائم کرنے کے لئے کافی وقت دیتا ہے اور لا محدود اور ربانی زندگی اور طاقتوں سے متواتر اپنا تعلق پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے کافی وقت دیتا ہے یہ شخص مستعد اور دلسوز زندگی بسر کرنے کے لائق ہے۔ یہی شخص ہے جو باہر جاکر دنیا میں داخل ہو کر دانائی اور طاقت سے کام لے سکتا ہے اور روزمرہ کے کاروبار یا معاملات میں جو تنقیح طلب امور پیش آتے ہیں ان کا بخوبی تصفیہ کر سکتا ہے۔ یہی شخص ہے جو برسوں کے لئے نہیں بلکہ صدیوں کے لئے کسی خاص وقت کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے عمارت کھڑی کر رہا ہے اور یہ شخص بلا ہادی جہاں جائے جا سکتا ہے کیونکہ اسے یہ معلوم ہے کہ ابدی زندگی جو میرے اندر ہے میری رہنمائی میں دریغ نہ کریگی بلکہ مجھے آگے کی طرف ایسی جگہ لے جائیگی کہ میں رُودررُو اپنے حقیقی باپ کا دیدار کرونگا اور خدائی جلوہ مجھ پر عیاں ہو گا۔ اُس کی عمارت صدیوں تک قائم رہیگی کیونکہ جو شے نہایت اعلےٰ نہایت راست نہایت عمدہ اور بہترین ہوتی ہے وہی صدیوں تک قائم رہ سکتی ہے۔ اُسکی عمارت ہمیشہ کے لئے قائم رہیگی کیونکہ جب تبدیلی جس کو ہم موت کہتے ہیں واقع ہوگی تو اُس شخص کے پاس یہ چیزیں بکثرت موجود ہونگی یعنی زندگی چال چلن خود ضبطی معرفت الٰہی۔ اور یہی چیزیں روح کے ساتھ رہینگی یا روح انہی چیزوں کو اپنے ساتھ لے جائیگی چونکہ اصل میں یہ چیزیں ہیں یعنی کوئی جسم وغیرہ روح سے چھین نہ جائینگی نہ زندگی میں یا جبکہ زندگی کی دوسری حالت بدلنے کا وقت آئیگا اُس حالت میں بھی یہ شخص ہرگز نہیں ڈرتا کیونکہ اُسے معلوم ہے اور وہ اس بات کو بخوبی سمجھے ہوئے ہے کہ میرے پیچھے میرے اندر اور میرے سامنے لا محدود بصیرت اور محبت موجود ہے۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے اسی لا محدود بصیرت اور محبت میں مرکوز ہے اور وہ اس سے ہرگز ہرگز جدا نہیں ہو سکتا +

اس حالت [illegible] اُس کی زبان سے یہی نکلتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کونسے سرسبز جزیرے میں رہتا ہے اور وہ سدا بہار جزیرہ کس جگہ ہوا میں سر اُٹھائے کھڑا ہے میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میری ناؤ بہہ کر اُس کی محبت اور عاطفت کے احاطے سے باہر نہیں جا سکتی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوامی رام کا کلام

سوامی رام عرف رام بادشاہ یا شہنشاہ رام کا کلام طاقت زندگی روشنی اور فرحت کے دینے۔ اور مُردہ روحوں کو زندہ کرنے اور گری ہوئی قوموں کو اُبھارنے والا ہے وہ لوگ جو سچی مستقل اور ابدی دولت عظمت راحت اقبال طاقت اور ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کو اس کلام کو دلی شردھا اور پوری توجہ کیساتھ ضرور پڑھنا چاہئے۔ کل دُنیا کو عموماً اور ہندوستان کو خصوصاً اپنی موجودہ گری ہوئی حالت سے نکلنے۔ اور روحانی حقیقی عروج کو حاصل کرنے کے لئے اس کلام سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے اسواسطے ہر شخص جو اس کلام کی اشاعت کو بڑھانے میں کچھ بھی کوشش کر سکتا ہے اُس کا فرض ہے کہ جس طرح اُس سے ہو سکے اس کلام کی اشاعت کو بڑھانے کی کوشش کرے۔

سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کے جنہوں نے درشن کئے اور دلی پریم اور شردھا سے اون کے زندہ کلام کو اون کی زبانی سنا ہے اون پر جو نیک اثر پڑے ہیں وہ اون کی زبانی سننے سے معلوم ہو سکتے ہیں ذیل میں ایسے ایک پریمی پُرش لالہ چنیا رام صاحب انسپکٹر نمک کی چھٹی جو تین سال پیشتر شایع ہوئی تھی فایدہ عوام کے لئے ہو بہو نقل کی جاتی ہے۔ (مینیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب)

ناظرین وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے سوامی جی کے درشن پائے اُنکے درشن سے ہی آپ آنند آنند ہو جائینگے اُنکی زندہ مثال آپکی نجات کا موجب ہوگی۔ دُکھ درد و غم سب دُور ہو نگے انتظار کرنا لاحاصل ہے۔ جہاں ہیں ایکدفعہ ضرور درشن کریں۔ وہ سُورج ہیں کے سُورج آنند سروپ اور محبت کامل ہیں۔ وہ عالم ہیں۔ وہ فاضل ہیں۔ وہ یوگی ہیں۔ وہ صوفی باعمل ہیں آپکے تمام شکوک رفع ہو نگے اُنکی کتابوں میں اگرچہ جادو بھرا ہے لیکن اُنکی صورت سب سے بڑھکر من موہنی ہے۔ چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا ہے دانت گویا آبدار موتی جڑے ہیں۔ رُخسار سے کیا ہیں چونیاں دمک رہی ہیں تعجب یہ کہ میں نے اُنکو داتن کرتے یا کوئی مقوی غذا کھاتے نہیں دیکھا۔ مُونگ کی دال ذراسی اور سوکھا ٹکڑا چپاتی اور جہاں تلگیا دُوئی کا پردہ دُور غیریت کا چلنا جو رب انسان اُنکی اپنی آتما ہیں۔ ہر وقت بشاش رہتے ہیں۔ ایک سیکنڈ بھی ضایع نہیں کرتے معمولی سوتے ہیں۔ بلکہ بہت کم دن رات ضرور کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہینگے زیادہ حصہ وقت کا اپدیش میں صرف کرتے ہیں۔ باقی ورزش یا یوگ ابھیاس میں اپنا نام رام بادشاہ کہا کرتے ہیں۔ کسی چیز کی خواہش نہیں بالکل تیاگی ہیں گھر بار بال بچے دھن دولت اور رتبہ چھوڑ کر سنیاس دھارن کیا تھا کئی سال تک ہمالیہ میں گھومتے رہے پھر جاپان اور امریکہ گئے۔ امریکہ کے لوگونکو تعلیم دینا گویا افلاطون کو سبق سکھلانا ہے۔ سینکڑوں لیکچر دئیے ہونگے۔ گھر گھر میں اُنکی تصویریں لٹک رہی ہیں۔ لیکن وہ نہایت عمدہ لیکچر جسمیں اُنہوں نے سائینس کے اُصول بیان فرمائے ہیں قابل دید ہے۔ غالباً مسٹر پُورن سے ملیگا۔ انگریزی میں ہے۔ اس لیکچر کے سُننے سے امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر آف سائینس کی ڈگری دینی چاہی۔ لیکن سوامی جی نے فرمایا کہ پہلے ہی پنجاب یونیورسٹی نے ایم۔ اے کا کلنک لگا دیا ہے۔ میں اُسکو پھینکتا ہوں اور کلنک لینے سے سوامی جی پہاڑ کی ایک غار یا کٹیا میں رہا کرتے تھے۔ اور امریکہ کے کروڑپتی لوگ اصرار کرتے تھے کہ محلوں میں رہیں برف میں جان جاتی لیکن وہاں کیا پرواہ تھی اوم کا نعرہ یا جہاں زور سے بجایا سُورج دیوتا کی تمام حرارت اُن میں نمودار ہوئی۔ تمام سردی اور برفانی سختی کافور ہوئی لوگوں سے جب مصافحہ فرماتے تھے تو سوامی جی کی انگلیوں سے آگ کے شرارے نکلا کرتے تھے۔ جنکو لوگ سوپر نیچرل ربالائے فطرت یا سپر چوال روحانی طاقتیں کہا کرتے تھے۔ آخرکار بہت سے لوگوں کے کہنے سے اُنہوں نے ایک بنیان اور ایک چوغہ ریشمی اور ایک چھوٹے سے پلنگ (صافہ) سے اپنے ننگے بدن کو ڈھانپا۔ مگر دھوتی وہی رہنے دی۔ رنگ ان کپڑوں کا وہی گیروا رنگ کا تھا جب پشکر میں امریکہ سے آئے ہیں۔ تو میرے سامنے ایکدن موج میں آکر ان کپڑونکو اتار پھینکا اور وہی رُنڈ مُنڈ ہو بیٹھے اور لگے یہ شعر پڑھنے ؎ بادشاہ دُنیا کے ہیں مُہرے میری شطرنج کے + دل لگی کی چال ہے سب رنگ صلح و جنگ کے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے اور بھی ایم۔ اے ایل ایل ڈی دیکھے ہونگے لیکن یہ قدرت کے برگزیدہ اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ بلا سوچ انگریزی پوئیٹری

المشتہر مینیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُردو کے شعر فارسی کی رباعیاں ایسے بولتے ہیں جیسے کہ آگے ہی کسی نے منہ میں رکھی ہوئی تھیں اُن کا ایک ایک لفظ فلسفہ کی رُوح ہے سنسکرت بھی اچھی خاصی جانتے ہیں۔ ویدوں کا مطالعہ پورا کر چکے ہیں۔ ویدانت کے اُستاد کامل ہیں۔ عربی فارسی اچھی عمدہ جانتے ہیں گویا ہفت زبان کہنا چاہئے۔

القصہ وہ ہندوستان کی مجسم روشنی ہیں۔ ناظرین ضرور ان کے درشن دریعہ حاصل کریں اور کوئی صاحب لیاقت انکی سوانح عمری ضرور لکھیں انکا ارادہ ہے کہ ہندوستان بھر میں ویدانت سکول قایم کریں۔ امریکہ کے کروڑپتی لوگ اپنے زندہ مسیح کیلئے روپیہ کی امداد دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔ ویدانت سکول میں زیادہ تر بچوں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نہ معلوم آجکل سوامی جی کہاں ہیں۔ وہ ایک جگہ مقیم ہونا پسند نہیں کرتے۔ **نوٹ** ۔ رام نے ایک جسم کی قید کو ترک کر دیا ہے تاکہ بہت سے جسموں میں اپنا جلوہ دکھلائے جو لوگ چاہتے ہیں کہ رام کی رُوح اون میں داخل ہو کر اون کو رام بناوے وہ رام کے کلام کو پورے پریم سے پڑھیں اور رام کے نقش قدم پر چل کر خود رام بنکر رام کو سمجھیں اور خلقت کو اپنے وجود کے ذریعہ رام کا درشن کرا کر ہر طرح کے پاپوں اور دُکھوں سے نجات دیں۔ (ایڈیٹر)

تصانیف سوامی رام ۔ کلیات سوامی رام مجلد جلد اوّل عہ جلد دوم عہ ہر دو جلد للعہ ۔ رام ڈھنڈورہ ۲ر آزادی ار خود مستی ار فرض اولے ۲ر شانتی ۲ر اکبر دلی ار برہم ودیا ۲ر رام طبع اول ۴ر طبع دوم ۲ر زندہ کون ہے طبع اول ۴ر طبع دوم ۲ر آپ سے ۴ر برہم چریہ ونقد دہرم ۲ر کیلاس کوک ۴ر وحدت ۴ر آنند ۴ر صلح کہ جنگ گنگا ترنگ ۸ر رشیہ وغیرہ وغیرہ ۔ تھنڈر رنگ ڈان دو سال کی فایل انگریزی مصنفہ مسٹر پورن اسمین سوامی رام کے اکثر مضامین ہیں مجلد للعہ

شانتی آشرم کی کتابیں

سانکھ درشن معہ اُردو ترجمہ ہندو شاستروں میں سے نہایت مشہور اور مفید کتاب مترجمہ سوامی درشنانند جی مہاراج قیمت ۱ر انتخاب رُوحانی نمبر اوّل ۲ر نمبر ۲ سے نمبر ۱۰ تک فی نمبر ۲ر۔ سمپورن سکھ ۳ر کرم واصلاح سوامی رام کے دو لیکچر ۴ر

ہندی پستکیں ۔ سادہارن دھرم عصہ ۔ شیل سوتر ترجمہ انگریزی کتاب کیریکٹر بلڈنگ ۲ر ۔ دردرتا سے شری افلاس سے عروج ۱ر ۴ر

دیگر کتب

ست اُپدیش کی فائل بابت ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۶ء خوبصورت جلدوں میں تیار کر دی ہے قیمت ہر ایک جلد کے نئے دو روپیہ نئے خریداروں کو یہ جلدیں ضرور منگوا کر پڑھنا چاہئے کیونکہ ان میں نہایت اعلٰے درجے کے مفید اور کارآمد مضامین انسانی زندگی کو کامیاب اور مبارک بنانے کے لئے مددگار شامل ہیں کلیات سوامی رام مجلد ۔ جلد اوّل عہ ۔ جلد دوم عہ ہر دو ۸ر روپیہ ۔ فوٹو سوامی رام ۴ر ۔ تھنڈر رنگ ڈان کی دو سال کی مجلد فائل مصنفہ مسٹر پورن جسمیں سوامی رام کے بہت سے انگریزی مضامین ہیں مجلد للعہ ۔ ویدانو وچن یعنے ویدوں کا خلاصہ اُردو عہ روپیہ

سادہارن دھرم مجلد معہ ضمیمجات عہ ۔ ڈیوائن وزڈم انگریزی ۱۲ر دھرم جیون ۸ر ۔ گوبند لہر ۷ر ۔ یوگ سار ۵ر گھیلی ڈاکٹر ۹ر ۔ احتیاط صحت ۲ر ۔ تمباکو اور رسالہ فنا و بقا ۴ر ۔ بھجن مالا ۱ر اصول ہندو دھرم ۱ر نازک خیالات ۳ر ۔ معیار المکاشفہ اُپنشدوں کا خلاصہ ۱۲ر لیکچر صحت رُوحانی وجسمانی ۳ر ۔ اُمید کی تجلی ۲ر نربھے پدوی ۲ر ۔ ہمیشہ کا نفع ۲ر ۔ دُرِ بے بہا ر خاتونان ہند ۸ر سوانح عمری راجہ رام موہن را ے ۴ر ۔ مہرشی دیو نید وناتھ مہاتما گیشب چندر سین ۴ر ۔ گلدستہ مضامین ۴ر ۔ گلدستہ اخلاق ۳ر سوانح عمری گورو نانک دیو جی ۶ر ۔ گورو گوبند سنگھ جی ۶ر پنچ گرنتھی اُردو ۲ر ۔ دلربا نظمیں ۲ر اُردو علم ادب کا دلچسپ رسالہ ۲ر خلاصہ نظام شمسی ۴ر تذکرہ فردوسی و دیگر شعرا ۲ر سوانح عمری بُدھ دیو جی حصہ اوّل ۴ر حصہ دوم ۸ر حصہ سوم ۴ر ایضاً مصنفہ لالہ دیا رام صاحب ۴ر بشن سہنسر نام ۲ر کبیر چرتر ۲ر ۔ گیتا اُردو ۴ر

مترجمہ منشی دوارکا پرشاد صاحب افق لکھنوی کی مکمل مہابھارت اُردو ۱۸۳۶ صفحوں پر قیمت آٹھ روپیہ ۔ مجلد کی ساڑھے آٹھ روپیہ ۔ مکمل رامائین والمیکی اُردو ۱۰۳۴ صفحوں پر قیمت بلا جلد تین روپئے ۔ مجلد کی ساڑھے تین روپئے ۔ مکمل ٹاڈ راجستان اُردو ۲۱۰۰ سے زیادہ صفحوں پر قیمت بلا جلد آٹھ روپیہ ۔ مجلد کی ساڑھے آٹھ روپیہ ۔

ملنے کا پتہ

(منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتخاب رُوحانی

انتخاب رُوحانی کے سلسلہ میں وہ مفید اور چیدہ مضامین چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں شایع ہوتے رہیں گے کہ جو ست اُپدیش میں شایع ہو چکے ہیں یا آیندہ شایع ہونگے۔ اِن ٹریکٹوں کی قیمت ایک آنہ سے دو آنہ تک معافق اُنکی ضخامت وغیرہ کے ہو گی۔ اِن ٹریکٹوں سے وہ لوگ فایدہ حاصل کر سکتے ہیں کہ جو ست اُپدیش کے خریدار نہیں ہیں اور نہ ہی مستقل خریدار بننا چاہتے ہیں یا جن کے پاس گذشتہ سالوں کی ست اُپدیش کی فائل موجود نہیں ہے یا جو تھوڑے عرصہ سے اس پرچہ کے خریدار بنے ہیں۔ انتخاب رُوحانی نمبر اوّل قیمت ۲ر اِس میں دستور العمل زندگی۔ کامیاب زندگی۔ اُستتی پرارتھنا اُپاسنا۔ کرم دھرم جیون۔ برھمچریہ۔ دانائی کی باتیں۔ رُوحانی روشنی وغیرہ مضامین شامل ہیں۔ انتخاب رُوحانی نمبر ۲ قیمت ۲ر اس میں خوش زندگی۔ اور پرارتھنا کا طریق۔ انتخاب رُوحانی نمبر ۳ قیمت ۲ر اس میں صفائی دھرم وغیرہ نمبر ۴ قیمت ۲ر اس میں اصلی سکھ اور شانتی وغیرہ شامل ہیں وغیرہ وغیرہ نمبر ۱ تک فی نمبر ۲ر فروخت کے لئے موجود ہیں۔ المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

پرارتھنا

پاک پروردگار تو جو کہ کامل نیک اور کامل دانا ہے ہم کو اپنی مرضی کے کامل تابعدار بننے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ ہماری ہستی تیرے جلال کو روشن اور تیری سیرت کو دنیا میں ظاہر کرنے کا موجب ہووے ہماری چال کو دیکھ کر خلقت تیری حمد کے گیت گانا اور تجھ پر فدا ہونا سیکھے۔ اور اس طرح سے ہم اپنے ہر ایک تعلق میں آنے والے کو تیرے رنگ میں رنگتے چلے جاویں۔

تو نیک اور پاک ہے اور تیرے ہاتھ سے جو کچھ ہوا ہے ہو رہا ہے۔ اور ہوویگا۔ وہ سب سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس نے تیری سیرت کو جان لیا وہ سب سے بے خوف ہو گیا۔ آزاد اور بے خوف اور نہال ہو گیا۔ وہ ہمیشہ خوش بشاش اور شاکر رہنے لگا۔

اس واسطے مبارک وہ ہیں کہ جو تجھ کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اِن سے بھی زیادہ مبارک وہ ہیں کہ جو اپنے ہمجنسوں کے دلوں میں تجھ کو جاننے کی خواہش پیدا کرتے اور اُن کو تیری پہچان کی دولت بخشتے ہیں تیری پناہ میں اگر ہم نے ہمیشہ کی زندگی حقیقی راحت کامل اطمینان اور رُوحانی ابدی ولازوال سلطنت کو حاصل کیا ہے اور یہ سب برکتیں ایسی ہیں کہ دُنیا کی کوئی بھی بڑی سے بڑی چیز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تو ہم کو توفیق بخش کہ ہم تیرے بندوں کو اس سچی دولت سے فیضیاب کر سکیں کہ جس سے تو نے ہم کو فیضیاب کیا ہے۔ تیری بادشاہت اور تیری عظمت کو انسانوں کے دلوں میں قایم کرنے اور اُن کو نفس کی غلامی سے آزاد کرانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم کو عطا فرما۔ ہمیں وہ عقل بخش کہ جو تیرے خادموں کے لئے بہترین طور پر تیری خدمت بجالانے کے واسطے درکار ہے۔ تیرا جلال روشن اور تیری بادشاہت قایم ہووے۔ اوم شانتی

رُوحانی روشنی

(۱) اپنے وقت کو ہرگز ضایع نہ کرو۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ کام کرتے رہا کرو۔ مگر اس امر کا ہمیشہ خیال رکھو کہ جہاں ہمیشہ نیک کام کرو اور کبھی بد کام نہ کرو وہاں جتنا نسبتاً زیادہ بہتر کام کر سکتے ہو اتنا بہتر کام کرنے کی کوشش کرو۔

(۲) جیسی تمہاری خواہشیں اور جیسے تمہارے خیالات ہیں ویسے ہی کام تم سے ظہور میں آوینگے اس واسطے اپنی خواہشوں اور اپنے خیالات کی اصلاح کا سب سے زیادہ فکر کرو۔

(۳) پاک اور بے غرض محبت انسانوں کی خواہشوں اور اُنکے خیالوں کو پاک اور درست کرتی ہے۔ اس واسطے ایسی محبت کو اپنے میں نشوونما کرنے کا فکر کرو۔

المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) صحبت کا اثر مشہور ہے۔ جیسے آدمیوں کی صحبت میں انسان رہتا ہے۔ آہستہ آہستہ ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس واسطے نیکوں کی صحبت میں رہو تاکہ تم بھی نیک ہو جاؤ۔

(۵) وہ دانائی کہ جو نیکی سے خالی ہے نادانی سے بدتر ہے۔ اور بیوقوفوں کی نظروں میں دانائی سمجھے جانے کے قابل ہے۔ اس واسطے چاہئے کہ اس دانائی میں ترقی کرو کہ جو تم کو سچی نیکی میں بھی بڑھائے۔

(۶) پاک علم کا مطالعہ تعصب سے پاک ہو کر اور پرارتھنا کا بھاؤ رکھ کر دلی توجہ شوق اور عزت کے ساتھ اکثر کرتے رہا کرو۔ اس سے تمہارا دل پاک اور تمہاری عقل روشن اور تمہاری ہمت اعلیٰ ہوگی۔ اور تمہاری حالت روز بروز بہتر ہوتی جاویگی۔

(۷) بغیر سمجھے کے پڑھنا سراسر نادانی ہے اور سمجھ کر پڑھنا اور جو عمل کرنے کے قابل معلوم ہو اس پر عمل نہ کرنا اپنے آپ کو سخت نقصان پہنچانا ہے۔

(۸) جو راستی کی طرف پر چلتے ہیں اکثر دفعہ سخت سے سخت مشکلیں پیش آیا کرتی ہیں۔ لیکن اگر تم نے صدق دلی سے پرارتھنا کرنا سیکھ لیا ہے اور تم ہر حال میں پرارتھنا سے مدد لینے کے قابل بن گئے ہو تو تم ایسی مشکلوں کو مشکلیں نہیں سمجھو گے۔

(۹) تم بیشک کمزور ہو مگر خدا زور آور ہے اور اگر تم اس سے مدد مانگنے کے عادی ہو گئے ہو تو اس کا زور مناسب وقت پر تمہارا زور ہو جاویگا۔

(۱۰) مخالف تمہارا سر کاٹ سکتا ہے تمہارا گھر لوٹ سکتا ہے۔ تم کو زنجیروں سے باندھ سکتا ہے۔ مگر وہ جھوٹ بولنے کے لئے تم کو مجبور نہیں کر سکتا۔ تم کو چوری کرنے یا دھوکھا دینے یا خون کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا اگر ایسا کوئی برا فعل تم کرتے ہو تو اپنی مرضی سے کرتے ہو۔ خواہ وہ مرضی تمہارے اندر کسی خوف یا لالچ یا کسی تمہاری دربھی خواہش کے سبب پیدا ہوئی ہو اس واسطے پرمیشور سے پرارتھنا کر کے تم اپنے اندر سے ایسی مرضی کو دور کر سکتے ہو۔ اور اس واسطے ہر بدی سے باز رہ سکتے ہو۔ اور اسی طرح ہر ممکن نیکی پر قادر ہو سکتے ہو۔

(۱۱) چاہیے کہ بھروسہ انسانوں پر نہ رکھو۔ اور نہ انسانوں کی رائے کی زیادہ پرواہ کرو۔ بلکہ خدا پر بھروسہ رکھو اور اس کی نظروں میں اپنے آپ کو ٹھیک ثابت کرنے کے قابل بناؤ۔

(۱۲) خدا کے آگے تمہاری طرف سے کوئی انسان جواب دہ نہیں ہوگا۔ اس واسطے اس کے سامنے سچا رہنے کا پورا فکر کرو۔

(۱۳) جس طرح گماشتہ اپنے مالک کے آگے سارے سامانوں کا حساب دینے کے لئے ذمہ وار ہے اسی طرح ہر ایک انسان اپنے خداوند کے آگے اپنی زندگی کے دنوں اور اپنی تمام قابلیتوں کا اور ان تمام موقعوں کا جواب دہ ہے۔ کہ جو اس کو نیکی کرنے کے لئے اور بہتر بننے یا اوروں کو بہتر بنانے کے لئے پرمیشور کی طرف سے دئے گئے ہیں۔

(۱۴) حقیقت اور محبت کا راستہ صرف کسی آنے والے جہان کے لئے ہی فائدہ دینے والا نہیں ہے بلکہ اس جہان میں بھی سچی اور اصلی خوشی اور بھلائی حاصل کرنے کا راستہ بھی یہی ہے۔

(۱۵) جو لوگ اس راستہ پر چلتے ہیں اُن سے صحبت اور محبت رکھو تاکہ اس راستہ پر چلنے میں تم کو مدد ملتی رہے۔ (ش - ن)

کانشنس

کانشنس ضمیر نفس ناطقہ نور قلب یا بیک وہ پاک اور مبارک طاقت ہے کہ جو انسان کو بدی سے ہٹاتی اور نیکی کی طرف لگاتی ہے ہر وقت اس کا جاپ کرتے رہنے اور اس کی ہدایت کی پیروی کرنے سے انسان جسمانی ذہنی اور روحانی تینوں طرح کی صحت اور طاقت اور اس کی برکتوں کو حاصل کرتا ہے۔ شانتی تندرستی خوشحالی اور ابدی نجات کا وارث ہوتا ہے خلقت کے لئے چشمۂ فیض برکت اور راحت ثابت ہوتا ہے۔ یہ پاک طاقت انسان کو خدا سے ملاقی اور روشن ضمیری کی دولت عطا کرتی ہے ماں باپ بہن۔ بھائی اولاد دوست آشنا مال دولت اور دنیوی دیگر تمام سامانوں اور چیزوں سے انسان کے لئے افضل ہے۔ اسواسطے اس کو پیار کرو اس کے حکموں کو خوشی سے مانو۔ ہر وقت اس کا جاپ کرتے رہو کبھی اس کے حکم سے سر نہ پھیرو ضرور یہ فرشتہ تم کو حقیقی کمال پر پہنچاوے گا۔

(ایڈیٹر)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انسان کی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد کیا ہے

مترجمہ لالہ منشی لعل صاحب ایم۔ اے گورنمنٹ پنشنر لاہور از کتاب وٹ آل دی ورلڈ از سیکنگ

سوال یہ ہے کہ زندگی نہایت عمدہ اور مکمل کس طرح بنا سکتے ہیں۔ طاقت کا اصلی راز کس طرح معلوم کر سکتے ہیں سچی اور پائدار عظمت کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنی کل زندگی میں عمدہ اور مستمرہ راحت امن خوشی اور شانتی کس طرح پیدا کر سکتے ہیں۔ ایسی راحت اور شانتی جو ہمیشہ عروج پر رہے اور کبھی زوال پذیر نہ ہو۔ اور جس سے زندگی کو ایسا نور عطا ہو کہ اس کی چمک دمک کبھی ماند نہ ہو اور وہ ہمیشہ دل کو لبھاتا رہے اور برابر چمکتا رہے + اس قسم کے سوالات اکثر بار کئے گئے ہیں۔ زمانۂ گذشتہ میں لاکھوں شخصوں نے ایسے سوال کئے اور لاکھوں ہی اس زمانہ میں ایسے ہی سوالات کر رہے ہیں اور آئندہ بھی لاکھوں شخص جو ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں ایسے سوال پوچھینگے کیا اس کا ایک ایسا ٹھیک اور صحیح جواب ہو سکتا ہے جو تمام لاکھوں کروڑوں شخصوں پر حاوی ہو اور جس کو موجودہ اور آئندہ زمانہ کے سرگرمی سے جستجو کرنے والے لوگ تسلیم کر لیں۔ اے میرے پیارے ناظرین کیا تمہیں اس سوال کا جواب سننے کا شوق ہے؟ جو بات تم نے اس چھوٹی سی کتاب میں پڑھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم بھی انہیں بے شمار لوگوں میں سے ہو جن کا ابھی ذکر ہو چکا ہے + یہ اسی بڑے سوال پوچھنے کا ایک دوسرا طرز ہے جو تمام زمانوں میں پوچھا گیا ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ زندگی میں نہایت عمدہ شے کیا ہے یا زندگی کا اعلےٰ ترین مقصد کیا ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں جو اس سوال کا کافی و شافی جواب مل جانے پر اپنا سب کچھ مال و متاع خوشی سے نثار کر دیتے۔ کیا اس کا صحیح اور قابل اطمینان جواب مل سکتا ہے؟ ہاں مل سکتا ہے۔ اس کا جواب وہ ہے جو آگے بیان کیا جاتا ہے میں اس امر کا ذمہ وار ہوں کہ یہ جواب زیادہ قابل قدر صحیح اور سچا ہے۔ تم مجھ سے اس بارہ میں بحث کر سکتے ہو اور مجھ سے آخر میں یہ کہو کہ آیا یہ جواب صحیح اور قابل اطمینان ہے یا نہیں + ایک بڑا اور سیدھا سادہ اصول ہے۔ اگر انسان اس پر مضبوطی سے قائم رہے اور اس کو اپنی زندگی کا اعلےٰ ترین اصول بنائے تو وہ اپنی زندگی میں اعلےٰ درجے کی کامیابی حاصل کریگا اور در اصل خوش رہیگا۔ تمام لوگ اس سے اسی قدر محبت کرینگے اور اسے آفرین کہینگے جس قدر وہ اپنے اس اصول پر جما رہیگا۔ اور اگر تمام خلائق عام طور پر اس اصول کو اختیار کر لیں تو ہماری اس پرانی دنیا میں جس میں ہم رہتے ہیں دفعتہً ایک رات ہی رات میں عجیب و غریب تبدیلی وقوع میں آجائے۔ دنیا مدت سے اسی تبدیلی کا انتظار کر رہی ہے اس کے باعث تاریکی اور ناامیدی کی بجائے بے شمار لوگوں کی زندگی میں جان پڑ جائے اور روشنی امید اور قناعت نمودار ہو جائے۔ اور پھر ہم یہ نہ کہیں کہ ایک انسان کے دوسرے انسان کے ساتھ بیرحمی سے پیش آنے کے باعث ہزارہا انسان مصیبت اور رنج میں ہیں۔ اسی اصول کو اختیار کرنے سے ایک عورت جو اپنے تئیں سوسائٹی میں سب سے بڑھکر سمجھتی ہے اور طرح طرح کے نئے فیشن اختیار کرتی رہتی ہے اور اپنی ہی خوشی اور بہبودی کو سب سے افضل خیال کرتی ہے اب اصلی اور سچی خوشی حاصل کرتی ہے اب اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ جس شے کو میں غلطی سے اصلی سمجھ رہی تھی وہ تو خالص اور کھرے ہونے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقابلے میں ایک کھوٹی دھات ہے نہایت بیش قیمت ہیرے کے مقابلے میں نرا ایک شیشے یا کانچ کا ٹکڑا ہے پہلے جو وہ اپنی خدمتگار یا ٹہلنی کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی اب معلوم کرتی ہے کہ یہ تو مجھ سے اعلےٰ تر زندگی بسر کرتی ہے اور یہ دُنیا کے لئے زیادہ مفید ہے۔ اور جان لیتی ہے کہ یہ غریب عورت دراصل میری بہن ہے کیونکہ ہم سب ایک ہی حقیقی باپ کی اولاد ہیں۔ پس اس سے یہ بیچاری عورت اپنے انکسار کے باعث زیادہ خوشنما اور عمدہ زندگی بسر کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کل قوم سچی مدبر بن جائے یعنی ہر ایک شخص اپنا ہی فائدہ مدِ نظر رکھنے کی بجائے دوسروں کے فائدے اور بہبودی کی تدابیر سوچتا رہے اور دوسروں کی بہتری میں اپنی بہتری تصوّر کرے۔ الغرض ہر ایک مرد اور عورت اور مردوں اور عورتوں میں افضل سمجھی جائے۔ اس خیال سے کہ وہ اپنے ذاتی فائدے کو نظر انداز کر کے دوسروں کی فلاح میں دل و جان سے سعی کرنے کے لئے مستعد اور سرگرم ہے۔ گویا ہر ایک مرد مردوں میں بطور شاہزادہ کے اور ہر ایک عورت عورتوں میں بطور ملکہ کے شمار ہو + میں نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ نہایت ہی خوش اور بشاش ہیں جنہوں نے اس اصول کو بخوبی سمجھ لیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔ بعض شخصوں کو اپنی زندگی پہلے روکھی پھیکی اور وبال معلوم ہوتی تھی اور اُن کا وقت اُن پر گراں گزرتا تھا۔ اس اصول کے اختیار کرنے کے بعد اُن کی زندگیوں نے یک لخت ایسا پلٹا کھایا کہ انہیں اپنی زندگی اس قدر خوشنما شیریں خوشگوار مفید اور بیش قیمت معلوم ہوئی کہ اُن میں اَور بھی زیادہ عرصے تک زندہ رہنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اب اس سیدھے سادے اصول کے بموجب عمل کرنے سے آج کل کے بہت سے لوگوں پر اُن کی زندگی کے مفاد اور اس کی عظمت عیاں ہو جائے اور اُنہیں تعجب ہو کہ ہم اتنے عرصہ سے سیدھے راستہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر کیوں بھٹکتے پھر رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کل بہت سے لوگ غلط راستہ پر چل کر خوشی کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب لوگ اپنی مرضی سے اس غلط راستے پر نہیں چل رہے ہیں بلکہ صرف اس وجہ سے کہ اُن کو ٹھیک راستہ معلوم نہیں + پہلے اُن لوگوں کی زندگی کے حالات معلوم کرو جنہوں نے زمانۂ سلف میں اعلےٰ درجہ کی زندگی بسر کی اور اصلی خوشی عظمت اور اطمینان قلب حاصل کیا اور جو آجکل بھی اسی قسم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میں نے ایسے لوگوں کی زندگیوں کا بغور معائنہ کیا ہے اس غرض سے کہ اُن کی اصلی خوشی اور عظمت کا راز معلوم کروں اور بہت کچھ غور و فکر کے بعد معلوم ہوا کہ یہی اصول جس پر ہم اب پہنچے ہیں اُن کی زندگی کا اعلےٰ مقصد رہا اور اسی پر ان کا کل دار و مدار تھا اور یہی وجہ ان کی کامیابی کی ہوئی۔ میں نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ جن لوگوں نے اس اصول کو چھوڑ کر کسی اَور راہ میں اصلی خوشی حاصل کرنی چاہی ان کو وہ خوشی ہرگز نصیب نہیں ہوئی اور جنہوں نے کافی طور پر اس اصول کو قائم رکھا اور اس پر جمے رہے وہ ضرور کامیاب ہوئے اور اصلی راحت اور امن اُنہی کو میسّر ہوا + اب ہم اس سوال کے جواب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بنظر غور دیکھتے ہیں کہ آیا یہ جواب ہر طرح سے اور ہر پہلو سے ٹھیک ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ جواب درحقیقت صحیح ہے تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہم نے کافی و شافی جواب معلوم کر لیا۔ پس اس جواب پر جو ایک حق الامر ہے۔ بخوبی غور کرو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ اس کی تشریح و توضیح کر کے اَوروں کو سمجھاؤ اور اس کے اوصاف اُن کے ذہن نشین کرو۔ اب تک زمانہ میں یہ خیال غالب رہا ہے اور کل دُنیا میں پھیل گیا ہے کہ اپنا ہی نفس سب سے مقدم ہے۔ اور کامیابی لیاقت اور راحت حاصل کرنے کے لئے ہر ایک شخص کو اپنے اور محض اپنے ہی نفس پر توجہ دینی لازم ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ بڑی سخت غلطی اور بڑا بھاری مغالطہ ہے اور یہ امر واقعی کے بالکل خلاف ہے۔ یعنی اس میں اور حق الامر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور یہ حق الامر یا امر واقعی اس غیر متبدل قانون کے طور پر اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں اپنی اصلی زندگی اُس وقت از سرِ نو میسّر ہوتی ہے جب ہم اپنی زندگی کو اَوروں کی خدمتگزاری میں نیست و نابود کر دیں۔ یا یہ کہو کہ جس قدر ہم اپنی زندگی اَوروں کی خدمت کرنے میں صرف کرینگے اسی قدر ہماری زندگی زیادہ مکمل زیادہ عمدہ زیادہ عظیم زیادہ دلکش اور زیادہ راحت بخش معلوم ہوگی۔ یعنی جب تم اپنی زندگی کو کھلے دل سے اَوروں کے لئے پائمال کر دو گے اور اپنا نام تک مٹا دو گے اُسی وقت تمہاری زندگی اپنی کہلائیگی۔ گویا جس قدر تم اَوروں کے فائدہ کے لئے اپنے آپ کو بھلا دو گے اُسی قدر لوگ تم کو یاد رکھینگے۔ جیتا وہی ہے جو اَوروں کے لئے جئے اور جو صرف اپنے لئے جیتا ہے وہ تو مثل مُردہ کے ہے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لئے جئے ۔ جینا وہی بھلا ہے جو ہو قوم کے لئے

یہ ایک نہایت ہی اعلےٰ درجے کی صداقت اور نہایت ہی اعلےٰ عملی اخلاق کا اظہار ہے۔ اس کے لئے ایک لفظ خدمت یا خدمت گزاری ہے۔ اپنی خدمت نہیں بلکہ دوسروں کی خدمت مراد ہے۔ اگر ہم جلدی ہی اس بات کو معلوم کرینگے کہ ہم اَوروں کے ساتھ جو محبّت اور ہمدردی ظاہر کرتے ہیں ہم جو اَوروں کی خدمت کرتے ہیں اور اُن کو مدد دیتے ہیں۔ یہ محبّت خدمت گزاری اور امداد ایک غیر متبدل قانون کی رو سے سینکڑوں ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں گنا ہو کر ضرور ہمارے پاس واپس آتی ہے۔ یعنی جس قدر ہم اَوروں کی خدمت اور مدد کرتے ہیں اس سے کئی گُنا زیادہ وہ ہماری خدمت اور مدد کرتے ہیں +

حضرت عیسےٰ جو مذہب کے ایک بڑے واعظ اور سچے مسائل تلقین کرنے والے ہوئے ہیں اُنہوں نے اپنے سامعین اور پیروؤں سے بار بار یہ کہا کہ "تم میں جو سب سے بڑا ہے وہ ضرور تمہارا خدمتگزار ہوگا"۔ اُنہوں نے اپنی کُل زندگی میں اسی اصول یا مسئلہ کو مدِّ نظر رکھا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ آج کل اُن کا نام سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی میں بیماروں کو شفا دی۔ برہنہ لوگوں کو کپڑے بنوا کر پہنائے شکستہ دلوں کی دل بستگی کی۔ کمزوروں کو سہارا دیا۔ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کی۔ مغرور خود بین اور نفس پرستوں کو بُرا کہا۔ اور ان سب باتوں کے ذریعے عام لوگوں کو انصاف رحم اور خدمتگزاری پسند کرنے اور اعلےٰ درجے کی رُوحانی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی۔ اور لوگوں کی توجہ ہی اس اصول پر نہیں دلائی بلکہ اُن کو اس اصول پر قائم کیا کہ تم میں جو سب سے بڑا ہے وہی تمہارا خدمتگزار ہوگا۔ یعنی جو شخص در اصل بڑا ہونا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کو بڑا تسلیم کریں اُسے یہ درجہ صرف خدمتگزاری کی حیثیت میں مل سکتا ہے اب سوال یہ ہے کہ خدمت گزار سے کیا مراد ہے؟ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدمت نہیں کیا اَوروں کی خدمت؟ ہاں۔ اگر اس لفظ کے ظاہری تعلقات کو چھوڑ کر اسکی اصلیت اور معنوں پر غور کیا جائے تو زبان میں خدمتگزار کے لفظ سے بڑھکر کوئی لفظ نہیں ہے۔ اور اس اصلی معنوں میں ہم معلوم کرینگے کہ در اصل خدمتگزاری کی زندگی سچّی بڑی اور خوش نصیب زندگی رہی ہے۔ اور جو خدمتگزار نہیں ہے اُس کی زندگی ایسی اعلےٰ نہ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ سچ کہا ہے ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد + ہر کہ خود را دید او محروم شد

تم جو معمولی طریق سے ثروت حکومت رتبہ خوشی اور قناعت کے متلاشی ہو تمہیں ذرا تامل کرنا چاہئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سوچنا چاہئے کہ ہم غلط راستے پر چل رہے ہیں۔ تمہیں اس بڑے ابدی مسئلے کو بخوبی سمجھکر اس پر عمل کرنا لازم ہے اور پھر تم دیکھو گے کہ اس خاص ڈھنگ پر چلنے سے تم بہت جلد ترقی کر سکو گے۔ پھر کیا تم اپنے لئے نام پیدا کرنا چاہتے ہو؟ جب تک تم اس زبردست مسئلے کو نہ سمجھو گے اور اس کے مطابق نہ کرو گے تب تک حالت پستی میں پڑے رہو گے اور سطح بالا پر نہ پہنچ سکو گے۔ اور تمہارا نام و نشان اور تمہاری یادگار جلدی ہی صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگی۔ برعکس اس کے دوسرا شخص جس نے اس سیدھے سادے اور ضروری مسئلہ کو بخوبی سمجھ لیا ہے اور دوسروں کی خدمتگزاری میں محو ہو کر اپنے آپ کو بالکل فراموش کر دیا ہے اور جو تمہاری طرح اپنے ہی چھوٹے سے خودی کے محدود دائرہ میں مقید نہ ہو کر سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں شخصوں کی زندگی میں شریک ہو رہا ہے اور اس طرح اپنی زندگی کے دائرہ کو وسیع کر رہا ہے۔ یہ شخص رفتہ رفتہ اعلےٰ معراج تک پہونچ جائیگا یہاں تک کہ اوپر جا کر گنتی کے عمدہ شخصوں میں شمار ہو گا اور اس قدر پاک اور عمدہ امن خوشی راحت اور اطمینان قلب حاصل کریگا جس کے مقابلہ میں تمہارا امن راحت وغیرہ بالکل ہیچ ہونگے۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کا نام مثل قطب کے لوگوں کی لوح دل پر منقش ہو گا اور سب لوگ اسے نیکی سے یاد کرینگے +

جو اصول ہم نے اوپر بیان کیا ہے اس کا ماحصل اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ اصلی خوشی یا راحت براہ راست تلاش کرنے سے نہیں مل سکتی۔ یہ اصلی خوشی اگر مل سکتی ہے تو ضمنی طور پر ہی مل سکتی ہے۔ یعنی اوروں کی خدمتگزاری کرنے اُن سے محبت کرنے اور اُن کو خوشی پہنچانے سے ہی اصلی خوشی مل سکتی ہے۔ ہمیشہ بلا کسی استثنا کے یہ خوشی اس طرح ضمنی طور پر حاصل ہوتی ہے اور غالباً یہ ابدی قانون کسی خاص صورت میں بھی تبدیل نہیں ہو سکتا پس اس قانون کو بخوبی سمجھو اس پر عمل کرو اور اس کا عمدہ صلہ پاؤ یا برعکس اسکے اس قانون پر عمل نہ کرو اور تاوان بھگتو کیونکہ یہ قانون اٹل اور غیر متبدل ہے + جن مردوں اور عورتوں کے ناموں کی ہم تعظیم کرتے ہیں اور جن کے نام اس دنیا میں مشہور رہیں وہ لوگ ہمیشہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں ابتدا ہی سے اس قانون پر عمل کیا۔ دُنیا کی تواریخ میں جتنے شخص اب زندہ ہیں اور جتنے زمانۂ قدیم میں گزر چکے ہیں اُن میں سے تم ہر ایک بڑے شخص کی اصلی زندگی کے حالات پر غور کرو اور پھر مجھ سے کہو کہ آیا ہر حالت میں اس شخص کی زندگی ایسی نہیں ہے جو براہ راست یا ضمناً دوسروں کی خدمتگزاری میں صرف ہوئی ہو۔ یعنی ہم ایسے شخص کی نسبت ضرور یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اپنے ملک کی خدمت کی۔ جب کوئی شخص براہ راست اور اپنی ہی خاطر شہرت عزت اور خوشی کا متلاشی ہوتا ہے تب اصلی شہرت عزت وغیرہ جیسی کہ چاہئے میسر نہیں ہوتی۔ یعنی وہ شہرت عزت وغیرہ حاصل نہیں ہوتی جسے ہم شہرت عزت وغیرہ کے ناموں سے نامزد کر سکیں۔ گو کچھ عرصہ کے لئے شہرت عزت وغیرہ حاصل بھی ہو جاوے لیکن قانون اعظم یہ کہتا ہے کہ ایسا شخص یہاں تک چل سکیگا اور اس سے آگے ہرگز نہیں بڑھیگا۔ کبھی نہ کبھی عموماً جلدی ہی یہ سب شہرت عزت وغیرہ خاک میں مل جائیگی + معلوم ہوتا ہے کہ انسانی فطرت اُس بڑے قانون کے تابع ہے جو بظاہر خلاف قیاس نظر آتا ہے۔ اس قانون کا منشا یہ ہے کہ جب کبھی انسان خودی یا خودغرضی میں محو ہو کر اپنا ہی خیال کرتا ہے اور اپنے ہی لئے زندگی بسر کرتا ہے اور پھر وہ رتبہ۔ عہدے اور عزت کا بہت خواہشمند ہوتا ہے۔ اس شخص کا اس حالت میں ہونا ہی اس امر کا کافی اظہار ہے کہ یہ شخص اس قدر تنگ دل ہے کہ اس کو یہ چیزیں میسر نہیں ہو سکتیں۔ اور لوگ ایسے شخص کو یہ چیزیں دینے یعنی رتبہ عہدہ اور عزت عطا کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ برعکس اس کے جو شخص خودی کو بھلا دیتا ہے اور جو ان چیزوں کا خیال نہ کرکے اپنی زندگی کا خاص مُدعا یہ بنا لیتا ہے کہ دوسروں کی مدد کرے اُن کو امداد دے اور اُن کی خدمت کرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اس قدر فراخ دل اور عالی حوصلہ ہے کہ اس کو یہ چیزیں میسر ہو سکتی ہیں اور اس کے ہم جنس بھی خود بخود اس کو یہ چیزیں دینا چاہتے ہیں۔ یہ ایک بڑا قانون ہے اور اس قانون کو ماننے اور تسلیم کرنے سے بہت سے شخصوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس قانون کی صداقت کا ثبوت اس بات میں ہے کہ عوام الناس خود بخود اور عموماً ایک غازی مرد کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ لیکن کسی نے ایک غازی مرد کی نسبت کبھی یہ بھی سُنا ہے کہ وہ اپنے لئے کچھ کام کرنے سے غازی مرد کہلایا۔ اس شخص نے ہمیشہ جو کچھ کیا ہے اَوروں کے لئے کیا ہے۔ دیکھو جن لوگوں نے اپنے ہمجنسوں کی مدد کی ہے اور خدمت کی ہے انہیں کی یادگاریں اَور لوگوں نے شکر گزار ہو کر یادگاریں اور بُت بنائے ہیں۔ اور اُن لوگوں کی یادگاریں نہیں بنائے جنھوں نے اپنی ہی نفس پروری کے لئے زندگی بسر کی + میں نے خلائق دوست اور آدم دوست لوگوں کی یادگاریں بہت سے مینار اور بُت بنے ہوئے دیکھے ہیں۔ لیکن ایک بخیل کی یادگار میں اب تک کوئی عمارت نہیں دیکھی۔ فیاض دل۔ عالی ہمت اور سخی لوگوں کی یادگاریں بہت سی عمارتیں تعمیر کی گئیں۔ لیکن اب تک اُس شخص کی یادگار میں ایک بھی عمارت نہیں بنی جو اپنی کُل زندگی میں معاملہ کا سخت گیر رہا اور جو کچھ اُس کے قبضے میں عارضی طور پر آیا اُس کو بھی نیم وحشیانہ طور پر اپنے پنجے سے نہ چھوڑا اور اس پر اپنا پُورا پُورا تسلط کر لیا۔ گویا جو ملا اُس کو دبا بیٹھا۔ میں نے سچے مدبروں یعنی اصلی خیر خواہان مُلک کی یادگاریں بہت سے روضے اور مینارے بنے ہوئے دیکھے ہیں اور بڑے ناظمان یعنی فطرتی شخصوں کی یادگار میں ایک بھی نہیں دیکھا۔ اصلی فصحا اور خوش تقریروں کی یادگاریں بہت سی عمارتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن بڑے قیل و قال کرنے والے لوگوں کی یادگاریں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ سپاہیوں اور افسروں کی یادگاریں بہت سی چیزیں قائم کی گئی ہیں لیکن اُن لوگوں کی یادگاریں ایک بھی نہیں جنھوں نے ضرورت کے وقت اپنے مُلک کی خدمت کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ خوشی سے ارپن نہیں کر دیا۔ تم دیکھو گے کہ دُنیا کی بڑی بڑی عمارتیں بُت اور مینارے وغیرہ اُنہیں شخصوں کی یادگاریں قائم کئے گئے ہیں جو اس قدر فراخ دل اور عالی حوصلہ تھے کہ اُنھوں نے اَوروں کی خدمت گزاری میں اپنے آپ کو بالکل فراموش کر دیا۔ اور خلائق نے انہی کی تعریف اور تعظیم کی ہے۔ یہی لوگ عوام الناس کے خدمتگار بنے ہیں اور یہی لوگ اس بڑے اصول کے پابند رہے ہیں کہ جس قدر ہم اپنی زندگی کو اَوروں کی خدمت میں صرف کرینگے اور قربان کر دینگے اسی قدر ہم زندہ رہینگے۔ یہ لوگ اپنی عزت کے خواہاں نہیں ہیں لیکن دوسروں کی خدمت گزاری کے دل و جان سے شائق ہیں۔ دیکھو اس مسئلے کی پیروی کرنے سے ایک نہایت عجیب اور خوشنما تبدیلی ظہور میں آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اُن لوگوں کی عزت اور تعظیم ہوتی ہے اس لئے کہ انہوں نے اَوروں کی خدمت کی جو کچھ ہم نے ابھی بیان کیا ہے بہتر ہوگا کہ بہت سے ایسے شخصوں کا پتا لگایا جائے جو اس دنیا کے عزمند فرزندوں اور دختروں میں شمار کئے گئے ہیں اور جن کی بہت کچھ تعریف عزت و توقیر اور قدر و منزلت ہوئی ہے اور ان کی زندگی کے حالات من و عن معلوم کئے جائیں تاکہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیوں اس قدر تعریف اور تعظیم کے قابل سمجھے گئے ہیں۔ چونکہ ایسے تو بہت سے لوگ تعظیم کے لائق ہیں۔ ان کا یہاں پر ذکر کرنے سے ایک بڑی ضخامت ہو جائیگی۔ ہم یہاں پر ایک دو شخصوں کا حال لکھتے ہیں + مجھے ایک ایسے شخص کا نام اور شکل اس وقت یاد آئی کہ میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ جلدی ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اس شخص کی سالگرہ کی یادگاریں کل قوم میں چھٹی ہوا کریگی۔ اس شخص سے عظمت میں برتر آج کل کوئی نظر نہیں آتا۔ اور آج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے دن دُنیا کے تمام حصّوں میں لوگ اس کی تعریف کے گیت گاتے ہیں اور لاکھوں شخص اس کے نام کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کو فخر سے یاد کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں وہ بھی یعنی آیندہ نسل کے بھی لاکھوں شخص اس ہمارے محبوب اور پاک دلی یعنی لنکن کی تعریف اور عزت کرینگے۔ اب سوال یہ ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ اس شخص نے ایک بار جو کچھ اپنی زبان مبارک سے فرمایا تھا اس سے ہی اس کا جواب مل جاتا ہے ۱۸۵۸ء میں مقام الینوائے پر اس کی سٹیفن اے ڈگلس سے جو بحث ہوئی تھی ایک موقع پر ڈگلس نے یہ کہا ہے میں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ ان اضلاع میں بردہ فروشی کی تائید کی جائے یا اس کی تنسیخ کی جائے۔ میرے لئے دونو برابر ہیں" یہ بات سُن کر لنکن کا دل بھر آیا اور اُس نے بڑے جوش کے ساتھ یہ جواب دیا" مجھے یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوتا ہے کہ میرے جج ڈگلس کی طبیعت ایسی سخت واقع ہوئی ہے کہ جب دوسرے شخص کی پیٹھ پر چابک لگائے جائیں تو اس سے ان کا ذرا بھی دل نہیں دکھتا" کیا انسان میں خودی یا خود غرضی کے خیالات ہونے چاہئیں؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیا محض اُس انسان کے فائدہ کے لئے خیالات ہونے چاہئیں؟ ہاں ہمیشہ اور ہر دم ایسے ہی خیالات ہونے چاہئیں۔ دیکھو لنکن نے اُن چودہ لاکھ حبشیوں کو فوراً اپنا بھائی تسلیم کر لیا اور انکے لئے اُس نے ایک بڑی خدمت کی + اس بڑے نام کے ساتھ خود غرضی کا لفظ استعمال کرنا ہی بڑا بھدا اور بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اس شخص نے ابتدا ہی سے جبکہ یہ نہایت ادنے اور پست درجہ کی حالت میں تھا خواہ ناوانستہ طور سے اس بڑے مسئلے کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔ اور اپنے ہمجنسوں کی خدمت کرنے اور اُن کو مدد دینے کو اپنی زندگی کا بڑا اصول بنانے میں اُس نے وہ طریق اختیار کیا جس سے وہ انسانوں میں ایک نہایت اعلے درجے کا انسان اور ہمارا فیاض دل بزرگ بھائی بن گیا۔ اس نے اس سوال کے پوچھنے میں کبھی وقت ضائع نہیں کیا کہ میں کیا کام کروں جس سے مجھکو عظمت شہرت اور ثروت حاصل ہو اور میرا نام اور یادگار ہمیشہ کے لئے قائم رہے۔ اُس کا صرف یہ سوال ہوتا تھا کہ میں اپنے ہمجنسوں کو کس طرح مدد دے سکتا ہوں اور اُن کی خدمت کس طرح کر سکتا ہوں۔ اور حتے الوسع وہ ہمیشہ ایسے ہی کام کرتا اور ایسے ہی موقعے ڈھونڈتا رہا + اُس نے اپنی زندگی کو اس بڑے اصول کے مطابق بنا لیا اور ایسا کرنے کے لئے نہایت عمدہ وسائل اختیار کئے۔ اور یہی ٹھیک وسائل تھے جو اُس نے اختیار کئے۔ برعکس اس کے بہت سے لوگ براہ راست عزت شہرت اور ثروت کے خواہاں اور متلاشی ہوتے ہیں اور اسی لئے وہ اپنے منشا کے حاصل کرنے میں بُری طرح سے ناکامیاب رہتے ہیں + اسی کے متعلق مجھے ایک اور اعلے روح یعنی ایک شریف اور عالی ہمّت شخص کا خیال آیا۔ یہ شخص تمام دُنیا سے محبت کرتا تھا اور تمام دُنیا اس سے محبت کرتی ہے اور اس کی تعظیم کر کے خوش ہوتی ہے۔ مجھے ایک چھوٹا سا ماجرا بھی یاد آ گیا جس سے اس سب کی وجہ ظاہر ہوتی ہے۔ بہت عرصہ نہیں ہوا کہ ایک روز مسز ہنری وارڈ بیچر کی بیوی اپنے مرحوم خاوند کے چند اوصاف کا ذکر کر رہی تھی۔ بیچر مقام بروکلن واقع نیویارک میں ایک بڑا واعظ تھا۔ جبکہ بیچر کی بیوی اُس کے اسی قسم کے اوصاف کا حال سُنا رہی تھی اُس وقت ایک بوڑھا شخص جو پاس ہی رہتا تھا کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ چیز تھی جس کو وہ بیچر صاحب کی قبر پر سے اُٹھا کر لایا تھا۔ یہ اُس سے ٹھیک اگلے دن کا ذکر ہے جس دن کہ لوگ مل کر حسب معمول سادروں اور بزرگوں کی قبروں پر تعظیم کے لئے پھول چڑھانے جایا کرتے ہیں۔ یہ موقع عموماً سال میں ایک دفعہ یعنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۔ یہ مٹی کو ہوا کرتا ہے۔ اس بوڑھے آدمی نے آکر اس طرح بیان کیا۔ چونکہ بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر باجے گاجے کے ساتھ قبرستان میں جا رہے تھے اُن کی گاڑیاں عمدہ اور خوشبودار پھولوں سے بھری ہوئی تھیں اور لہلہاتے ہوئے جھنڈے سورج کی روشنی میں نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔ اس وقت ایک غریب اور مسکین صورت عورت جو بظاہر کمزور معلوم ہوتی تھی اپنے دو ہمراہیوں کے ساتھ قبرستان کے دربان کی نظر پڑی۔ وہ کچھ عرصہ تک اس کو دیکھتا رہا اور فوراً گیا دیکھتا ہے کہ اس عورت نے ایک چیز جس کو اُس نے کسی قدر چھپا رکھا تھا اپنے ایک ساتھی کو دی۔ اور یہ ساتھی اُس مجمع یا جلوس کو چھوڑ کر بیچر صاحب کی قبر پر گیا اور اس شے کو نہایت تعظیم اور محبت سے وہاں پر رکھ دیا۔ وہ عورت ایک دو منٹ بڑے ادب سے کھڑی رہی اور پھر اُلٹی ہٹ کر اپنے دونو ساتھیوں سے جا ملی۔ اور یہ دونو ساتھی سر جھکائے ہوئے سڑک کے ایک کنارے اُس کی انتظار کر رہے تھے ۔ یہ بوڑھا شخص ایک سنہری چوکھٹا لایا تھا اور اس چوکھٹے میں ایک کتاب میں سے کاٹ کر ایک نظم لگی ہوئی تھی۔ یہ نہایت ہی عمدہ نظم تھی اور اس میں دوسروں کی بھلائی اور ضرورت کے لئے محبت خدمت اور جان نثاری کی بو ٹپکتی تھی۔ ایک یا دو جگہ حسب موقع ایک لفظ پر قلم کھچی ہوئی تھی اور بیچر صاحب کا نام درج کیا ہوا تھا۔ اس سے اُس کے معنے جاندار اور پُر از مطلب ہو جاتے تھے اور اس نظم کے آخر میں صرف یہ لکھا ہوا تھا۔ ایک بیچاری عبرانی عورت کی طرف سے عبرانیوں کے جاودانی دوست کی یادگار میں۔ نام نہیں تھا لیکن اس سے کل حال بخوبی ظاہر ہوتا تھا۔ یہ کوئی غریب عاجز عورت تھی۔ لیکن یہ اُس انبوہ کثیر میں سے صرف ایک تھی جس کی اُس نے کسی نہ کسی موقع پر مدد کی تھی یا جس کو تقویت دی تھی اور جس کا بوجھ لے جانے میں سہارا دیا تھا۔ اور شاید وہ جلد یہ سب بات بھول گیا تھا۔ جب ہم اُس کی زندگی کے ایسے حالات معلوم کرتے ہیں تو پھر اس امر کی وجہ دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ تمام دُنیا ایسے فیاض دل اور غمگسار شخص کی عزت کر کے خوش ہوتی ہے۔ اور جب ہم اس سیدھے سادے دلچسپ اور پُر تاثیر ماجرے کا خیال کرتے ہیں تو پھر ان پُرانے اشعار کا خیال ہمارے دلوں میں تازہ ہو جاتا ہے۔ ان اشعار کا مطلب یہ ہے ۔ "اپنی روٹی پانی پر ڈال اور دُعا کے ساتھ اس کو بہا ۔ ممکن ہے کہ یہ تیری دریا میں بہائی ہوئی روٹی کبھی نہ کبھی کسی جان کو مرنے سے بچا دے۔ اور جب تم صبح یا شام کی اوس (شبنم) کے اندر نہایت امن و امان سے سو رہے ہو اُس وقت ممکن ہے کہ بعض اجنبی لوگ جنکی تم نے مدد کی ہے پاس آکر تمہارے اُوپر پھول برسائیں" ۔ ہمارے نیک دوست ہنری ڈرمنڈ صاحب اپنی ایک نہایت عمدہ اور بیش قیمت چھوٹی سی تصنیف میں بیان کرتے ہیں کہ "محبت دُنیا میں سب سے بڑی شے ہے۔ اور یہ اُن کا بیان کیسا قابل تعریف اور صحیح ہے۔ کیا تم میں یہ سب سے بڑی شے موجود ہے ۔ ہاں ہے تو یہ بتاؤ کہ اس کا اظہار کس طرح ہوتا ہے ۔ جو لوگ تمہارے گرد و پیش رہتے ہیں کیا اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے میں اور اُن کی مدد اور خدمت کرنے میں اسکا اظہار ہوتا ہے ۔ اگر حقیقت میں یہی بات ہے تو یہ بالکل ٹھیک اور درست ہے اور بیشک تم میں محبت ہے ۔ اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر مجھے شبہ ہے اور جس کو تم محبت کہتے ہو وہ محبت نہیں ہے کچھ اور ہی شے ہے۔ اور تم نے فی الحقیقت غلطی کھائی ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ ضروری بات ہے۔ کیونکہ جس صورت میں اس کا اظہار اس طرح پر نہیں ہوتا تو پھر وہ محبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ محبت کا یہی ایک بڑا اور پکا معیار ہے۔ محبت بمنزلہ علم سکون کے ہے اور مدد اور خدمت گزاری بمنزلہ علم حرکت کے ہے۔ گو علم سکون علم حرکت کے لئے ضروری ہے لیکن علم حرکت زیادہ طاقتور اور مؤثر ہے۔ کیونکہ حرکت یا فعل حالتِ امکان کی نسبت زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اور اگر علم حرکت نہ ہوتا تو بہتر تھا کہ علم سکون بھی نہ ہوتا۔ امداد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہربانی اور خدمت گزاری صرف محبّت کا اظہار ہے۔ یہ گویا محبّت اپنے افعال میں نمایاں ہے۔ اور جب تک
کہ اس طرح محبت کا اظہار افعال کے ذریعے نہ ہو تو اس سے صاف عیاں ہے کہ یہ طرز محبّت کمزور پست اور
مریضانہ حالت میں ہے اور اسے ورزش ترقی اور نشو و نما کی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ روز بروز ترقی کرتا اور
بڑھتا رہے۔ اور مضبوط تندرست توانا اور صحیح و سالم ہو جائے نہ کہ ایک پست کمزور غیر مستقل یا نیستی کی حالت
میں رہے + کل ہی کا ذکر ہے کہ میں نے دُنیا کے ایک نہایت بڑے فلاسفر خوش تقریر اور انسانی معاملات کے
نہایت غور سے مشاہدہ کرنے والے کو اپنی رائے اس طرح بیان کرتے ہوئے سُنا کہ خود غرضی تمام مصیبت کی جڑ ہے
پس اگر کوئی شے تمام بُرائیوں اور مصیبتوں کی جڑ ہو سکتی ہے تو میری رائے میں یہ بیان بہت صحیح ہے۔ لیکن فی الحال
اس بیان کے صحیح یا غلط ہونے کا کچھ خیال نہ کر کے یہ بات تو ضرور صحیح ہے کہ جو شخص خودی سے آگے نہیں بڑھ سکتا
اُس کی زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے اور اُس کی زندگی کا منشا فوت ہو جاتا ہے۔ اس قدرتی دُنیا میں یہ ایک
مشہور قانون ہے کہ جو شے نکمی ہے اور جس شے سے کوئی کام نہیں نکلتا وہ ٹھٹھر جاتی ہے اور ضائع ہو جاتی ہے۔ یہی
قانون ہماری ہستی پر بھی عائد ہوتا ہے۔ یعنی جو شخص نکما بیٹھا رہتا ہے اور انسان کی خدمت نہیں کرتا۔ اور جو صرف
اپنے ہی نفس کے تنگ دائرہ میں محدود رہتا ہے وہ معلوم کرتا ہے کہ اس کا یہ خودی یا نفس کا دائرہ جو پہلے
ہی سے تنگ ہے روز بروز اَور بھی زیادہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے اور اس کی سرشت میں سے عمدہ بہتر اور اعلےٰ
خوبیاں۔ جن سے زندگی کو لطف اور خوشی حاصل ہو۔ بتدریج زائل ہوتی جاتی ہیں۔ ایسا شخص اپنے ہی تنگ
اور محدود خودی کے دائرہ میں رہ کر زندگی بسر کرتا ہے اور ہمیشہ خودی میں محو رہتا ہے۔ برعکس اس کے
جو شخص خودی کو بھول جاتا ہے اور دوسروں کی خدمت گزاری امداد اور محبّت کو اپنی زندگی کا مقصد
بنا لیتا ہے یہ شخص معلوم کرتا ہے کہ اُس کا دل بڑھتا جاتا ہے اور فراخ ہو جاتا ہے۔ اور خود وہ فراخ
حوصلہ عالی ہمت مہربان خلائق دوست رحمدل اور خوش مزاج ہو جاتا ہے اور اسکی زندگی عُمدہ اور دلکش بن جاتی
ہے۔ کیونکہ اپنی ہی زندگی میں محدود رہنے کی بجائے اُس نے سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کے دلوں میں گھر
کر لیا ہے۔ اور جو کامیابی اور خوشی ان لوگوں میں سے کسی ایک کو حاصل ہوتی ہے وہی اُسے بھی میسّر
ہوتی ہے کیونکہ وہ ان سب لوگوں کی اور ہر ایک کی زندگی میں شریک ہے اور اُنکے آرام و آسائش اور
رنج و راحت میں حصّہ دار ہے۔ اس طرح پر ایک مرد مَردوں میں شاہزادہ اور ایک عورت عورتوں
میں ملکہ شمار ہوتی ہے + زندگی کا ایک نہایت بڑا اصُول یہ ہے کہ جس قدر تم محبّت کرو گے اور لوگ بھی
تم سے اسی قدر محبّت کرینگے۔ جتنی محبت اُتنی ہی ترقی پایا بیدگی۔ جتنی محبّت اتنی ہی ایشادئی طاقت جتنی مُحبت
اتنا ہی زندگی میں مضبوط تندرست اور ریالال رہنا۔ دنیا کے لوگ اس حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں۔ کہ
محبت کوئی غیر معیّن شے نہیں ہے بلکہ یہ ایک جان ڈالنے والی اور زندہ قوّت ہے۔ یہ مثل ایک برقی قوت کے
ہے بلکہ غالباً شاید بجلی کی قوت سے کسی قدر مختلف ہے۔ یہی بڑی حقیقت ہم قوّت خیال کے بارہ میں
معلوم کر رہے ہیں یعنی یہ کہ خیالات اشیا ہیں۔ خیالات اس کائنات میں نہایت جاندار اور طاقتور قوتیں ہیں
خیالات میں شکل صورت اور طاقت موجود ہیں۔ اور خیالات کی طاقت ان خیالات کے پیدا کرنے والے کی زندگی
کی خوبی پر موقوف ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ جب ایک خیال پیدا ہوتا ہے اُس کا وہیں خاتمہ نہیں ہو جاتا
بلکہ وہ ایک صورت اختیار کر لیتا ہے اور قوت کی شکل میں نمایاں ہوتا ہے اور اس کا اثر اور لوگوں کے دلوں
اور زندگیوں پر ہوتا ہے۔ اور جس قدر یہ خیال تیز ہوگا اور جیسے اَور لوگوں میں غالب تاثرات ہو سکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جس شخص میں جس وقت یہ خیال پیدا ہوا ہے اُس شخص میں جیسے تاثرات غالب ہونگے اسی قدر اور ویسا ہی
اس خیال کا اثر ہوگا + آج کل علم کے ذریعے جو بڑی بڑی باتیں ذہن کے متعلق ثابت ہو رہی ہیں کہ ذہن کے جسم
سے کیا کیا تعلقات ہیں اور جسم پر کیا کیا اثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح علم ہی کے ذریعے بہت سے تجربے کر کے یہ معلوم
ہوتا جاتا ہے کہ ہر ایک خاص قسم کے خیال اور تاثریں خاص خاص خواص ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے ہر ایک کے
جداگانہ اثر یا نتائج ہوتے ہیں۔ اور علم ان خواص اور نتائج کی بڑی صحت کے ساتھ نوعیں یا جماعتیں بنا رہا ہے
مختصر طور پر عام جماعت بندی یہ ہوگی یعنی اعلےٰ اور ادنےٰ قسم کے خواص اور نتائج + بعض بڑے بڑے ادنےٰ قسم کے
خواص یہ ہیں یعنی غصہ۔ نفرت۔ حسد۔ کینہ اور غضب۔ ان کا اثر یا نتیجہ خاص کر تندی کی حالت میں یہ ہوتا ہے کہ یہ انسان
کے جسم میں ایک زہریلی چیز داخل کرتے ہیں یا یہ کہ ایک ضعیف کرنے والا اور اُلفت کو بھسم کرنے والا اثر پیدا ہوتا
ہے جس سے کہ بدن کی صحت آمیز اور جان بخش رطوبتیں زہریلی اور غارتگر بن جاتی ہیں مثلاً جب کسی شخص پر
ذرا سی دیر کے لئے بھی غیظ و غضب کا غلبہ ہوتا ہے تو کل جسم کے اندر گویا ایک گرج و کڑک کا طوفان برپا ہو جاتا
ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کی باقاعدہ اور صحت بخش رطوبتیں تلخ اور بدمزہ ہو جاتی ہیں اور اس قدر کمزور
اور ناتوان ہو جاتی ہیں کہ حرارتِ عزیزی یا زندگی پہنچانے کی بجائے وہ زہریلی بن جاتی ہیں۔ اگر اس قسم کی حالت
کچھ دیر تک رہے تو کبھی نہ کبھی ذہن کی اس خاص قسم کی حالت اور تاثر کے باعث اسی قسم کی ایک خاص بیماری
پیدا ہو جاتی ہے اور پھر یہ بیماری رفتہ رفتہ پُرانی پڑ جاتی ہے + ہمیں آخر میں معلوم ہو جائیگا جیسا کہ ہم آجکل جلدی
معلوم کرتے جاتے ہیں کہ عملی طور پر تمام قسم کی بیماریاں بگڑی ہوئی ذہنی حالتوں یا تاثرات سے پیدا ہوتی ہیں غصہ نفرت
خوف اضطراب حسد شہوت اور نیز بگڑی ہوئی ذہنی حالتوں اور خراب تاثرات کی تمام ہلکی یا مدھم صورتیں۔ ان میں
سے ہر ایک کی اپنی اپنی جداگانہ زہریلی تاثیریں ہوتی ہیں اور ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ قسم کی بیماری عاید ہوتی ہے
کیونکہ تمام زندگی اندر سے باہر کی طرف ظہور میں آتی ہے + پھر بعض دوسری قسم کے خواص یعنی اعلےٰ تر ذہنی حالتیں اور تاثرات
یہ ہیں محبت۔ ہمدردی۔ خیر خواہی۔ مہربانی۔ شفقت اور خوش طبعی یہ خواص قدرتی اور باقاعدہ ہیں اور جب یہ خواص
عادت میں داخل ہو جاتے ہیں تو ان سے ایک جاندار صحت بخش پاک کن اور زندگی بخش تحریک پیدا ہوتی ہے
جو دوسری حالت کا بالکل عکس ہے۔ اور یہی قوتیں تحریک میں آ کر رفتہ رفتہ اپنی برعکس قوتوں کے نتائج کو دور
کر دینگی۔ ان کا نمایاں اثر یہ ہوگا کہ چہرے پر بشاشت اور تازگی آ جائیگی اور خط و خال میں خوبصورتی عیاں ہوگی یہاں
تک ہم نے یہ بیان کیا کہ نفس پر خیال کی قوتوں کا کیا کیا اثر اور نتیجہ ہوتا ہے۔ اب ہم چند الفاظ میں یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ
ان خیال کی قوتوں کا اوروں پر کیا اثر ہوگا + جو خیال کی قوتیں ہم پر غالب ہوتی ہیں اُن سے ہمارے گرد و پیش کی ذہنی
حالت معین ہو جاتی ہے اور جو لوگ اس حالت کے اندر آتے ہیں اُن پر اُس کا اثر ضرور ہوتا ہے خواہ اچھا ہو خواہ بُرا
اگر یہ حالت اچھی ہے تو اچھا اثر ہوگا اور اگر بُری ہے تو بُرا۔ اور گو یہ لوگ ہمیشہ اصلی اور ٹھیک خیالات کو نہ پہنچ سکیں
پھر بھی ان خیالات کے بانی کے تاثرات کا اثر ان پہ ضرور ہوتا ہے۔ اور جس قدر کوئی شخص زیادہ رقیق القلب ہوگا
اُسی قدر اُس پر زیادہ اثر ہوگا۔ پس اس بات سے بھی یہ پیشگوئی ثابت ہوتی جاتی ہے کہ کوئی شے ایسی پوشیدہ نہیں
ہے جو ظاہر نہ ہوگی۔ یا یہ کہو کہ تمام مخفی راز کبھی نہ کبھی ظاہر ہو جائینگے + اگر کسی شخص کے دل میں دوسروں کی نسبت نفرت
حسد کینہ عیب جوئی نکتہ چینی یا حقارت کے خیالات ہیں تو اسی قسم کے خیال اور لوگوں میں اُس کی نسبت پیدا ہو جاتے
ہیں۔ پس اس شخص کو اس وجہ سے صرف رنج ہی نہیں پہنچتا یا اُس کے دل میں اس وجہ سے صرف بدمزگی ہی نہیں
پیدا ہوتی کہ اُس کی نسبت اَور لوگوں کے خیالات ایسے بُرے ہیں بلکہ ان کا مضر غارتگر و نقصان دہ اثر اُس کی ذہنی

CC-0. In Public Domain, Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حالتوں پر بھی ہوتا ہے۔ اس لئے جہانتک کہ اپنے نفس یا ذات کی بہبودی کا خیال ہے اس قسم کے خیالات اور تأثرات دل میں پیدا کرنے نہایت ہی تکلیف دہ مضر اور غارتگر ہیں + بر عکس اس کے اگر کسی شخص کے دل میں اور لوگوں کی نسبت محبت ہمدردی مہربانی خوش طبعی اور خیر خواہی کے خیالات پیدا ہوں تو اَور لوگوں کے دلوں میں بھی اُس کی نسبت ایسے ہی خیالات پیدا ہونگے۔ اس سے اس شخص پر نہایت عُمدہ خوشگوار اور جاں بخش اثر ہوگا۔ اور اس لئے اپنے نفس یا ذات کی بہبودی کے لئے اس سے زیادہ پسندیدہ بیش قیمت اور زندگی بخش اَور کوئی شے نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کوئی شخص دوسروں کی نسبت خیال کریگا ویسا ہی اَور لوگ اُس کی نسبت خیال کرینگے۔ یا یہ کہو کہ جیسا بیج بوتا ہے ویسی ہی فصل کاٹتا ہے + اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمام دُنیا ہم سے محبت کرے تو ہمیں لازم ہے کہ اوّل ہم تمام دُنیا سے محبت کریں۔ یہ صرف ایک بڑی علمی حقیقت ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ تمام لوگ خود بخود پست کمینہ تنگدل اور خود غرض لوگوں سے نفرت اور پرہیز کرتے ہیں۔ اور بر عکس اس کے تمام دُنیا کے لوگ خود بخود فراخ طبیعت عالی ہمت رحم دل مہربان ہمدرد اور بہادر لوگوں سے محبّت کرتے ہیں اور اُن سے ملنے کی آرزو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی بھاری علمی وجہ ہے + بعض لوگ جس کو شخصی قوّت مقناطیسی یا شخصی قوّتِ جاذبہ کہتے ہیں اس کی نسبت بہت کچھ بیان کیا گیا اور لکھا گیا ہے۔ لیکن اس بارہ میں جو صحیح بات ہے اُسے آج تک لوگوں نے بہت کم سمجھا ہے۔ مگر میرے خیال میں شخصی قوّت جاذبہ کے اصلی معنے بمقابلہ حیوانی قوّت جاذبہ کے صرف یہی ہو سکتے ہیں کہ اس سے مراد وہ خیال کی قوتیں ہیں جو ایک فراخ طبیعت بلند حوصلہ عالی ہمّت رحمدل محبت کرنے والا اور ہمدرد مرد یا عورت اَوروں کی نسبت ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ میرا یہ سوال ہے کہ تم نے پست کمینہ کینہ ور اور خود غرض لوگوں کی حالت میں بھی کبھی کسی بڑی شخصی قوّتِ جاذبہ کا ذکر سُنا ہے۔ میں جرأت سے کہتا ہوں کہ ایسا ہرگز نہیں سُنا ہوگا لیکن دوسرے شخصوں کی حالت میں ہمیشہ سُنا ہوگا۔ محبّت کی ایسی عجیب اور کایا پلٹ کرنے والی طاقت کے مقابلہ میں اَور کوئی طاقت نہیں ٹھیر سکتی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص میرا دشمن ہے تو اس میں ممکن ہے کہ میرا کوئی قصور نہ ہو۔ لیکن اس عجیب اور کایا پلٹ کرنے والی طاقت کا حال جاننے کے بعد بھی اگر میں اُس کو اپنا دشمن بنائے رکھوں تو اس میں میرا قصور ضرور ہے۔ اگر میرا کوئی دشمن ہے تو میں اس بات سے قطعی انکار کرونگا اور اُس کو ہرگز اپنا دشمن تسلیم نہ کرونگا اور اُس کے دل میں جو خیالات میری نسبت ہیں میں اُس کی نسبت ایسے خیالات اپنے دل میں نہ لاؤنگا۔ اور اُس کے اندر میرے متعلق جو خیال کی مضر قوتیں ہیں میں اُس کی نسبت اُن قوّتوں کا اظہار نہیں کرونگا بلکہ میں اُس کی نسبت محبت ہمدردی برادرانہ شفقت اور عالی ہمّتی کے خیالات ظاہر کرونگا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ان تأثرات کو محسوس کریگا اور ان خیالات کا اثر اُس پر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں اپنے موقعے کو دیکھتا رہونگا اور جب کبھی ہو سکیگا میں اس سے بڑھکر اُسکے لئے کچھ تھوڑا سا مہربانی کا کام کرونگا۔ وہ شخص ان قوّتوں کے آگے نہیں ٹھیر سکتا اور رفتہ رفتہ کچھ عرصہ کے بعد مجھے معلوم ہو جائیگا کہ جو شخص آج میرا جانی دشمن ہے اب وہ میرا پکّا دوست ہو گیا اور میرا پختہ مددگار اور حامی بن گیا۔ فی الحقیقت عقلمند شخص وہی ہے جو محبّت کی عجیب کیمیائی طاقت کے ذریعے دشمن کو دوست بنا لیتا ہے اور جانی دشمن کو پکّے دوست اور حامی میں تبدیل کر لیتا ہے۔ درحقیقت مندرجۂ ذیل ہدایت جو عیسائیوں کی مذہبی کتاب میں لکھی ہے اس کے معنی یہی ہیں " اپنے دشمنوں سے محبّت کرو۔ جو لوگ تم سے نفرت کرتے ہیں اور حقارت سے پیش آتے ہیں اُن کے ساتھ نیکی کرو۔ اس طرح کرنے سے تم گویا اُن کے سروں پر خاک ڈال رہے ہو یا یہ کو اُن کو شرمندہ کر رہے ہو" اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ پگل کر موم ہو جائینگے اور تمہارے دوست بن جائینگے + ہم یہاں پر ایک مثال بیان کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محبّت اور مہربانی دشمن کو بھی موم بنا لیتی ہے۔

مصرع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لطف کُن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

ایک روز جاڑے کے موسم میں ایک شخص اپنے بال بچّوں کے ساتھ بیٹھا سِنک رہا تھا۔ اس نے اپنے بچّوں سے پوچھا۔ بتاؤ۔ دشمن کو کس طرح مارنا چاہئے۔ ایک نے کہا اس کے گولی ماردینی چاہئے۔ دوسرے نے کہا۔ اُس کا تلوار سے سر اُڑا دینا چاہئے۔ تیسرے نے کہا اُس کا گلا گھونٹ ڈالنا چاہئے۔ باپ نے کہا میرے بچّو! دشمن کے مارنے کا میں تم کو ایسا طریق بتاتا ہوں جس سے دشمن بھی مر جائے اور اُس کی جان بھی نہ جائے + ایک کسان کا ذکر ہے۔ وہ بڑا بدمزاج کینہ ور اور جھگڑالو تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر ہر ایک سے لڑ پڑتا۔ شہر کے سارے آدمی چھوٹے بڑے اس سے تنگ آ گئے تھے۔ ایک دفعہ ایک شریف کسان جس کا نام رام داس تھا اُس کے پڑوس میں آ نکر رہا۔ لوگوں نے اس سے کہا۔ تیرا ہمسایہ تو بڑا بُرا ہے۔ اُس نے سارے شہر کا دم ناک میں کر رکھا ہے۔ تمہاری اُس کی کیونکر نبھیگی۔ نیک آدمی نے جواب دیا۔ خیر کیا مضائقہ ہے۔ دیکھا جائیگا۔ اگر ہم سے بھی کچھ شرارت کریگا تو اسے مار ڈالینگے۔ یہ بات سارے شہر میں پھیل گئی۔ کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ۔ آخرکار یہ خبر کسان کے کانوں تک بھی پہنچی۔ وہ رام داس کا دشمن بن گیا اور جس طرح ہو سکا اُس کو دِق کرنے لگا۔ لیکن رام داس تو اُسے مارنا چاہتا تھا۔ اُس نے کسان کی شرارتوں پر ذرا خیال نہ کیا۔ اور اُس کے ساتھ اور بھی زیادہ مہربانی سے پیش آنے لگا + ایک روز رام داس نے کسان کے ہاں کچھ بیر بھیجے۔ کسان نے بیر پھیر دئے اور جو شخص لایا تھا اسے بُری طرح ناک چڑھا کر کہا۔ چل اُٹھالے جا۔ میں جانتا ہوں وہ بیر بھیج کر مجھ سے نا پیاتی لینا چاہتا ہے۔ جا کہدے میں اُس کے داؤ میں نہیں آنے کا + پھر ایک دن ایسا ہوا کہ رامداس کے بیل دلدل میں پھنس گئے۔ اُس نے اپنے ہمسایہ سے مدد مانگی۔ ہمسایہ نے بُری طرح سے جواب دیا۔ چل لمبا ہو۔ میں کیا خالی بیٹھا ہوں۔ ایک شخص پاس ہی کھڑا تھا۔ اُس نے رامداس سے کہا۔ تمہارا ہمسایہ تو بڑا بے مروّت ہے۔ رامداس نے کہا۔ ذرا دیکھتے جاؤ۔ میں اُسے تھوڑے ہی دنوں میں مار دیتا ہوں + تھوڑے ہی دنوں میں اس شریر کسان کے بیل بھی دلدل میں پھنس گئے۔ رامداس اپنی جوت لیکر جھٹ اُس کی مدد کو گیا۔ بیلوں کو دلدل سے نکالنے لگا۔ کسان نے خفا ہو کر کہا۔ چلو میں تمہاری مدد نہیں چاہتا۔ رامداس نے کہا۔ بے شک تم تو میری مدد نہیں چاہتے مگر مجھے تو مدد کرنی چاہئے۔ دیکھو رات ہوتی جاتی ہے اور بیلوں کو بڑی تکلیف ہوگی۔ رامداس نے بیلوں کو دلدل سے نکال دیا + اس ماجرے نے کسان کے دل کو بدل دیا۔ اور رامداس کا غلام بن گیا۔ کسان جب شام کو اپنے گھر گیا تو اُس نے اپنی بیوی سے کہا۔ آج تو ہمیں رامداس نے مار لیا۔ دوسرے روز صبح کو کسان رامداس کے گھر گیا۔ اُس کے پیروں میں گر پڑا اور اپنی کج خلقی کی معافی چاہی۔ اب سے وہ ایسا نیک بن گیا کہ سب کا دوست ہو گیا + میرے بچّو! اس سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ دشمن کو کس طرح مارنا چاہئے

دشمن کو فولاد کی تلوار سے نہیں بلکہ مہربانی کی تلوار سے مارنا چاہئے +

عملِ خیر

(۱) بتا رے خاک کے پُتلے کہ دنیا میں کیا کیا ہے
یہاں سے عاقبت کیواسطے توشہ لیا کیا ہے
بتا کے دانت ہیں منہ میں ترے کھایا پیا کیا ہے
دُعائیں لیں کبھی ٹھنڈا کیا دلِ دردمندوں کا
بتا خیرات کیا کی راہِ مولا میں دیا کیا ہے
بُرے حالوں میں تو شامل ہوا محتاج بندوں کا؟

(۲) کسی گم کردہ راہ کی خضر بنکر رہنمائی کی
کبھی کی دستگیری کی کسی کی کچھ بھلائی کی
کسی کی ناخنِ تدبیر سے عقدہ کشائی کی
کبھی کچھ کام بھی آیا کسی آفت رسیدہ کے
دمِ مشکل کسی مظلوم کی حاجت روائی کی
کبھی دامن سے پونچھے تو نے آنسو بدیدہ کے؟

(۳) کبھی امداد دی تو نے کسی بیکس بیچارہ کو
کبھی تو نے سہارا بھی دیا ہے بے سہارا کو
سخی بنکر دیا کچھ تو نے مفلس کے گذارہ کو
شریکِ دردِ دل ہو کر خبر لی بینواؤں کی
تسلی دی کبھی تو نے کسی آفت کے مارے کو
لگی ہے چوٹ بھی دل پہ صدا سُنکر گداؤں کی؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) ذرا تو سوچ اے غافل رہیگا شادماں کبتک
رہیگا تیری قسمت سے موافق آسماں کبتک

(۵) فنا و زیست کا اک روز قصہ پاک ہونا ہے
کسی دن خاک میں ملنا ہے آخر خاک ہونا ہے

(۶) نہ دولت ساتھ جائیگی نہ شوکت ساتھ جائیگی
نہ عظمت ساتھ جائیگی نہ رفعت ساتھ جائیگی

(۷) مناسب ہے کہ نیک اعمال کر طاعت گذاری کر
جو تجھ سے ہو سکے تو خلق کی خدمت گذاری کر

کریگا وقت اپنے کا تو خون ای قدرداں کبتک
رہیگا تا بہ کے مصروف دُنیا کے جھمیلے میں

اجل کے ہاتھ سے دامانِ ہستی چاک ہونا ہے
حبابِ آبِ قرارِ زیست ہے دُنیائے فانی میں

نہ رونق ساتھ جائیگی نہ حشمت ساتھ جائیگی
جو پوچھے جائینگے محشر میں وہ اعمال ہیں تیرے

پسندیدہ طریقے سیکھ عجز و انکساری کر
اگر نیکی کریگا تو خدا اُس کا ثمر دے گا

تری باغِ جوانی میں نہ آئیگی خزاں کبتک
کہاں تک کھوئیگا عمرِ رواں پانی کے ریلے میں؟

کبھی تو پائمالِ گردشِ افلاک ہونا ہے
جو تجھ سے ہو سکے کر لے بھلائی زندگانی میں؟

پس مُردن نہ یہ شانِ امارت ساتھ جائیگی
اگر کچھ ساتھ جائینگے وہ نیک افعال ہیں تیرے؟

بھلائی کر بدی سے باز آ پرہیز گاری کر
تیرا دامن وہی اُمید کے پھولوں سے بھر دیگا

(از [illegible])

ایشور پریم

(۱) خدا کا نام گرورد زبان ہو
خدا سے دل لگاویں چھوڑ سب کار

(۲) عبادت سے جہان میں آبرو ہے
تو جلوہ اُسی کا ہر شے میں نظر آئے

(۳) یہ سمجھو ایک دل تمکو دیا ہے
تو کسوئی کا کیونکر لطف پاوے

(۴) اُسے حاضر و ناظر مانتے ہو
جہان کا دیکھتا ہے خود تماشا

(۵) سمجھتے ہو کہ تم سے دُور ہے وہ
کرو تدبیر جس سے ہووے حاصل

(۶) یہ دُنیا مزرعۂ عقبےٰ ہے اے یار
طلب کے شوق میں نقصان نہیں ہے

(۷) سعادت دو جہاں کی چاہتے ہو۔
یہی ہے ما خلقت سے اشارا

(۸) نصیحت کی لیاقت ہمکو کیا ہے
کریں خدمت تو کچھ عظمت ملے گی

(۹) قلم سے یا زبان سے صرف زر سے
کہ جس سے سرخروئی خلق میں ہو

(۱۰) ضعیفی میں یہ پھر طاقت کہاں ہے
یہی لطفِ شباب اے با صفا ہے

(۱۱) عبادت گر کرے اخلاص سے شاہ
اُسے درجہ ملا ہے راہ نما کا

(۱۲) دلِ مومن گذر گاہ خدا ہے

بشر پر سرِ حق فوراً عیاں ہو
مبارک دن مبارک ہے وہ ساعت

مبارک تمکو ایسی آرزو ہے
جو ہیں لذاتِ جسمانی کے پابند

اسے صد پارہ کرنا کب روا ہے
اگر جمعیتِ باطن ہے منظور

نظر کس پر ہے اُس کی جانتے ہو
اگر وہ دیکھتا ہے تمکو اے یار

کسی پردہ میں کیا مستور ہے وہ
اگر سمجھو تو کچھ بیجا نہیں ہے

نہ گذرے کوئی دم غفلت میں اے یار
خدا سے جس کسی کی لو لگی ہے ہا

تو یادِ حق میں باقی عمر کاٹو۔
عبادت سے جہاں میں نام پاؤ۔

عمل کرنا ہمیں پہلے روا ہے
جو اپنا فرض ہے مضمون نگاری

رضائے خلق جس سے ہاتھ آوے
جوانی میں اگر یادِ خدا ہو

جوانی کا عجب اچھا سماں ہے
عبادت کا جہاں ہو شوق سب کو

خلایق ہووے راہ دین سے آگاہ
محافظ دین کا شاہ دادگر ہے

ہر اک کا صدق ایما سے بھلا ہے

مبارک ہیں وہی انسان جو اک بار
مبارک ہے ہمیشہ اس کی عادت

جو ظاہر اور باطن ایک ہو جائے
نہیں وہ لطفِ روحانی سے خورسند

بھلا یہ ایک دل سو جا پہ جاوے
تو دل سے یک قلم کر تفرقہ دُور

وُہی جو کنت کنزاً مخفیاً تھا
تو دن بھر میں کبھی دیکھو تو اک بار

یہ مانا سرِ حق بینی ہے مشکل ہے
پھر اس دُنیا میں آنا نہیں ہے

مقدم آپ کا سچا یقین ہے
مبارک اُس بشر کی زندگی ہے

عبادت کے لئے تمکو بنایا۔
عبادت ہو تو عقبےٰ میں بھلا ہو

ہمیشہ آرزو ہے اپنے دل کی
اسی پیرایہ میں ہو یادِ باری

وہی لازم ہے کرنا اس بشر کو
تو پھر انجام پیری کا بھلا ہو

اسی سن میں عبادت کا مزا ہے
مبارک ملک کو فرمانروا کو

شہِ عادل پہ ہے سایہ خدا کا
خلایق کا وہ منظورِ نظر ہے

یہ بے غرضانہ سب سے التجا ہے۔۔

(از [illegible])

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوامی رام کا کلام

سوامی رام عُرف رام بادشاہ یا شہنشاہ رام کا کلام طاقت زندگی روشنی اور فرحت کے دینے۔ اور مُردہ روحوں کو زندہ کرنے اور گری ہُوئی قوموں کو اُبھارنے والا ہے وہ لوگ جو سچی مستقل اور ابدی دولت عظمت راحت اقبال طاقت اور ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کو اِس کلام کو دلی شردھا اور پُوری توجہ کیساتھ ضرور پڑھنا چاہئیے۔ کل دُنیا کو عموماً اور ہندوستان کو خصوصاً اپنی موجودہ گری ہُوئی حالت سے نکلنے۔ اور رُوحانی حقیقی عُروج کو حاصل کرنے کے لئے اِس کلام سے فائدہ حاصل کرنا چاہئیے اسواسطے ہر شخص جو اس کلام کی اشاعت کو بڑھانے میں کچھ بھی کوشش کر سکتا ہے اُس کا فرض ہے کہ جس طرح اُس سے ہو سکے اس کلام کی اشاعت کو بڑھانے کی کوشش کرے۔

سوامی رام تیرتھ جی مہاراج کے جنہوں نے درشن کئے اور دلی پریم اور شردھا سے اون کے زندہ کلام کو اون کی زبانی سُنا ہے اون پر جو نیک اثر پڑے ہیں وہ اون کی زبانی سُننے سے معلوم ہو سکتے ہیں ذیل مین ایسے ایک پریمی پُرش لالہ چمنا رام صاحب انسپکٹر نمک کی چٹھی جو تین سال پیشتر شایع ہوئی تھی فایدہ عوام کے لئے ہو بہو نقل کی جاتی ہے۔ (منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب)

ناظرین وُہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے سوامی جی کے درشن پائے اُنکے درشن سے ہی آپ آنند آنند ہوجاینگے اُنکی زندہ مثال اُنکی نجات کا موجب ہوگی۔ دُکھ درد و غم سب دُور ہونگے انتظار کرنا لاحاصل ہے۔ جہاں ملیں ایکدفعہ ضرور درشن کریں۔ وُہ سُورج ہیں سُورج آنند سروپ اور محبت کامل ہیں۔ وُہ عالم ہیں۔ وہ فاضل ہیں۔ وُہ یوگی ہیں۔ وُہ صوفی باعمل ہیں۔ آپکے تمام شکوک رفع ہونگے اُنکی کتابوں میں اگرچہ جادو بھرا ہے لیکن اُنکی صورت سب سے بڑھکر من موہنی ہے۔ چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا ہے دانت گویا آبدار موتی جڑے ہیں۔ رخسارے کیا ہیں۔ چونیاں دمک رہی ہیں تعجب یہ کہ میں نے اُنکو دانتن کرتے یا کوئی مقوی غذا کھاتے نہیں دیکھا۔ مُونگ کی دال ذرا سی اور سوکھا ٹکڑا جب اور جہاں ملگیا دُوئی کا پردہ دُور بغیریت کا چلنا چُور سب انسان اُنکی اپنی آتما ہیں۔ ہر وقت بشاش رہتے ہیں۔ ایک سیکنڈ بھی ضایع نہیں کرتے معمولی سوتے ہیں۔ بلکہ بہت کم دن رات ضرور کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہینگے زیادہ حصہ وقت کا اُپدیش میں صرف کرتے ہیں۔ باقی ورزش یا یوگ ابھیاس میں اپنا نام رام بادشاہ کہا کرتے ہیں۔ کسی چیز کی خواہش نہیں بالکل تیاگی ہیں گھر بار بال بچے دھن دولت اور رُتبہ چھوڑ کر سنیاس دھارن کیا تھا کئی سال تک ہمالیہ میں گھومتے رہے پھر جاپان اور امریکہ گئے۔ امریکہ کے لوگوں کو تعلیم دینا گویا افلاطون کو سبق سکھلانا ہے۔ سیکڑوں لیکچر دیئے ہونگے۔ گھر گھر میں اُنکی تصویریں لٹک رہی ہیں۔ لیکن وُہ نہایت عُمدہ لیکچر جسمیں اُنہوں نے سائینس کے اُصول بیان فرمائے ہیں۔ قابل دید ہے۔ غالباً مسٹر پُورن سے ملیگا۔ انگریزی میں ہے۔ اس لیکچر کے سُننے سے امریکہ کی کئی یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر آف سائینس کی ڈگری دینی چاہی۔ لیکن سوامی جی نے فرمایا کہ پہلے ہی پنجاب یونیورسٹی نے ایم۔ اے کا کلنک لگا دیا ہے۔ میں اُسکو پھینکتا ہوں اور کلنک کیوں سہُوں۔ سوامی جی پہاڑوں کی ایک غار یا کٹیا میں رہا کرتے تھے۔ اور امریکہ کے کروڑپتی لوگ اصرار کرتے تھے کہ محلوں میں رہیں برف میں جان جائیگی لیکن وہاں کیا پرواہ تھی اوم کا نہد یا جا جہاں زور سے بجایا سُورج دیوتا کی تمام حرارت اُن میں نمودار ہوئی۔ تمام سردی اور برفانی سختی کافور ہوئی لوگوں سے جب مصافحہ فرماتے تھے تو سوامی جی کی انگلیوں سے آگ کے شرارے نکلا کرتے تھے۔ جنکو لوگ سوپر نیچرل (بالائے فطرت) یا سپرچوال (روحانی) طاقتیں کہا کرتے تھے۔ آخر کار بہت سے لوگوں کے کہنے سے اُنہوں نے ایک بنیان اور ایک چوغہ ریشمی اور ایک چھوٹے سے پٹکہ (صافہ) سے اپنے ننگے بدن کو ڈھانپا۔ مگر دھوتی وہی رہنے دی۔ رنگ اِن کپڑوں کا وہی گیروا رنگ کا تھا جب لشکر میں امریکہ سے آئے ہیں۔ تو میرے سامنے ایکدن موج میں آکر ان کپڑوں کو اُتار پھینکا اور وُہی رُنڈ مُنڈ ہو بیٹھے اور لگے یہ شعر پڑھنے ؎ بادشاہ دُنیا کے ہیں مُہرے میری شطرنج کے + دل لگی کی چال ہے سب رنگ صُلح و جنگ کے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے اور بھی ایم۔ اے ایل ال ڈی اور دیکھے ہونگے لیکن یہ قدرت کے سر گُرو ہیں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ بلا سوچ انگریزی پوئٹری

المشتہر منیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُردو کے شعر فارسی کی رباعیاں ایسے بولتے ہیں جیسے کہ آگے ہی کسی نے منہ میں رکھی ہوئی تھیں اُن کا ایک ایک لفظ فلسفہ کی رُوح ہے۔ سنسکرت بھی اچھی خاصی جانتے ہیں۔ ویدوں کا مطالعہ پُورا کر چکے ہیں۔ ویدانت کے اُستاد کامل ہیں۔ عربی فارسی اچھی عُمدہ جانتے ہیں گویا ہفت زبان کہنا چاہئے۔

القصہ وہ ہندوستان کی مجسم روشنی ہیں۔ ناظرین ضرور انکے درشن دُرلبھ حاصل کریں اور کوئی صاحب لیاقت اُنکی سوانح عُمری فرور لکھیں انکا ارادہ ہے کہ ہندوستان بھر میں ویدانت سکول قایم کریں۔ امریکہ کے کروڑپتی لوگ اپنے زندہ مسیح کیلئے روپیہ کی امداد دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔ ویدانت سکول میں زیادہ تر پنجابیوں کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نہ معلوم آجکل سوامی جی کہاں ہیں۔ وہ ایک جگہ مقیم ہونا پسند نہیں کرتے۔ **نوٹ**۔ رام نے ایک جسم کی قید کو ترک کر دیا ہے تاکہ بہت سے جسموں میں اپنا جلوہ دکھلاے جو لوگ چاہتے ہیں کہ رام کی رُوح اون میں داخل ہوکر اون کو رام بناوے وہ رام کے کلام کو پُورے پریم سے پڑھیں اور رام کے نقشِ قدم پر چل کر خود رام بنکر رام کو سمجھیں اور خلقت کو اپنے وجود کے ذریعہ رام کا درشن کرا کر ہر طرح کے پاپوں اور دُکھوں سے نجات دیں۔ (ایڈیٹر)

تصانیف سوامی رام ۔ کلیات سوامی رام مجلد جلد اول عـہ جلد دوم عـہ ہر دو جلد ہے۔ رام ڈھنڈورہ ۲ر آزادی ار خود مستی ار فرض اولے ۲ر شانت ہر اکبر دی ار برہم ودیا ۲ر رام طبع اول ہر طبع دوم ۲ر زندہ کون ہے طبع اول ہر طبع دوم ۲ر آپ سے ہر برہم چریہ و نفد دھرم ۲ر کیلاس کوک ہر وحدت ہر آنند ہر صلح کہ جنگ گنگا ترنگ ۸ر وغیرہ وغیرہ۔ تھنڈر رنگ ڈان دو سال کی فایل انگریزی مصنفہ مسٹر پُورن اسمین سوامی رام کے اکثر مضامین ہیں مجلد ہے

شانتی آشرم کی کتابیں

سانکھہ درشن معہ اُردو ترجمہ ہندو شاستروں میں سے نہایت مشہور اور مفید کتاب مترجمہ سوامی درشنا نند جی مہاراج قیمت ۱۰ر
انتخاب رُوحانی نمبر اول ۲ر نمبر ۲ سے نمبر ۱۰ تک فی نمبر ۲ر
سمپُورن سکھ ۳ر کرم و اصلاح سوامی رام کے دو لیکچر ہر
ہندی پستکیں۔ سادھارن دھرم عـہ۔ شیل سُوتر ترجمہ انگریزی کتاب کیریکٹر بلڈنگ ۲ر ۔ دردر تا سے شر ے افلاس سے عُروج ا ہر

دیگر کُتب

ست اُپدیش کی فایل بابت ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۸ء خوبصورت جلدوں میں تیار کردی ہے قیمت ہر ایک جلد کے لئے دو روپیہ نئے خریداروں کو یہ جلدیں ضرور منگوا کر پڑھنا چاہئے کیونکہ ان میں نہایت اعلٰے درجے کے مفید اور کار آمد مضامین انسانی زندگی کو کامیاب اور مُبارک بنانے کے لئے مددگار شامل ہیں

کلیات سوامی رام مجلد۔ جلد اول عـہ۔ جلد دوم عـہ ہر دو بلا ۸ر روپیہ۔ فوٹو سوامی رام ہر۔ تھنڈر رنگ ڈان کی دو سال کی مجلد فایل مصنفہ مسٹر پورن جسمیں سوامی رام کے بہت سے انگریزی مضامین ہیں مجلد ہے۔ ویدانو وچن یعنے ویدوں کا خلاصہ اُردو ہر روپیہ

سادھارن دھرم مجلد معہ ضمیمجات عـہ۔ ڈیوائن وزڈم انگریزی ۱۲ر دھرم جیون ۸ر۔ گوبند لہر ۷ر۔ یوگ سار ۵ر۔ گھیلی ڈاکٹر ۹ر۔ احتیاط صحت ۲ر۔ تمباکو ار رسالہ فنا و بقا ہر۔ بھجن مالا ۱۰ر اصول ہندو دھرم ۱۰ر نازک خیالات ۳ر معیار المکاشفہ اُپنشدوں کا خلاصہ ۱۲ر لیکچر صحت رُوحانی و جسمانی ۳ر اُمید کی تجلی ۲ر نربھے پدوی ۲ر ہمیشہ کا نفع ۲ر۔ دُرِ بے بہار خاتونانِ ہند ۸ر سوانح عُمری راجہ رام موہن رائے ہر۔ سوانح رشی دیونید و نانک مہاتما گیشب چندر سین ہر۔ گلدستہ مضامین ہر گلدستہ اخلاق ۳ر سوانح عُمری گورو نانک دیو جی ۶ر گورو گوبند سنگھ جی ۶ر پنج گرنتھی اُردو ۲ر۔ دلربا نظمیں ۲ر اُردو علم ادب کا دلچسپ رسالہ ۲ر خلاصہ نظام شمسی ہر تذکرہ فردوسی و دیگر شعرا ۲ر سوانح عُمری بُدھ دیو جی حصہ اول ہر حصہ دوم ۸ر حصہ سوم ہر ایضاً مصنفہ لالہ دیا رام صاحب ہر بشن سہسر نام ۲ر کبیر چرتر ۲ر گیتا اُردو ہر
مترجمہ منشی دوارکا پرشاد صاحب افق لکھنوی کی مکمل مہابھارت اُردو ۱۸۳۶ صفحوں پر قیمت آٹھ روپیہ۔ مجلد کی ساڑھے آٹھ روپیہ۔ مکمل رامائن والمیکی اُردو ۱۰۳۴ صفحوں پر قیمت بلا جلد تین روپئے۔ مجلد کی ساڑھے تین روپئے۔ مکمل ٹاڈ راجستان اُردو ۲۱۰۰ سے زیادہ صفحوں پر قیمت بلا جلد آٹھ روپیہ۔ مجلد کی ساڑھے آٹھ روپیہ۔

(مینیجر شانتی آشرم گجرات پنجاب)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیکسٹ بک سیریز

गुरुकुल कार्यालय
कांगड़ी—हरिद्वार

Plain Geometry
Book I

پلین جیومٹری

حِصّۂ اوّل

جس کو

لالہ سیتارام ڈرائنگ ماسٹر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور
حال میو سکول آف آرٹ لاہور

نے

مڈل ڈیپارٹمنٹ کی ڈرائنگ جماعتوں کے واسطے مرتّب کیا

سنہ ۱۹۰۵ء

بحُسنِ اہتمام منشی میران بخش صاحب پرنٹر
رفاہ عام سٹیم پریس لاہور مین چھپا

قیمت فی جلد ۸ | تعداد جلد ۱۵۰۰ | بار دوم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نذر

مؤلّف اپنی کتاب پلین جیومِٹری کو جناب

ایچ ۔ ٹی ۔ نولٹن صاحب بہادر پرنسپل سنٹرل

ٹریننگ کالج وسکرٹری پنجاب ٹیکسٹ بُک کمیٹی

کے نام نامی سے منسوب کرتا ہے

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

التماس

یہ شکایت عام ہے ۔ کہ دہات ۔ قصبات اور بعض بڑے شہروں میں بھی ڈرائنگ اور کینڈرگارٹن کے متعلق خفیف سامان بھی دستیاب نہیں ہو سکتا جس سے اس مفید تعلیم میں بڑی رُکاوٹ پیدا ہو رہی ہے ۔ لہذا ہم اس وقّت کو دُور کرنے کے لئے عوام کو اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ جن اصحاب کو ڈرائنگ پیپر ۔ کاپی ڈرائنگ سادہ و سکوئرڈدار ۔ ٹی سکوئر سیٹ سکوئر ۔ ڈرائنگ بکس ۔ پرکار قینچی وغیرہ اشیاء متعلقہ ڈرائنگ و کنڈرگارٹن کی ضرورت ہو ۔ وہ ہماری معرفت منگوائیں بہت ہی معمولی کمیشن پر ہم اس خدمت کو انجام دینگے قیمت ہر حالت میں بذریعہ آرڈر پیشگی یا وی ۔ پی آنی چاہیئے ۔

الملتمس ۔ نرنجیداس شانتی ڈرائنگ ماسٹر یونین اکیڈمی ۔ لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضروری تعریفیں اور اِصطلاحیں

خطِ مستقیم Straight line وہ خط ہے جو دو نقاط کے درمیان یکساں واقع ہو ❖

متوازی خطوط Parallel Lines وہ خط ہیں جو ایک ہی سطح میں واقع ہوں۔ اور اُن کو دونو طرف خواہ کتنی ہی دور تک بڑھایا جائے۔کبھی آپس میں نہ ملیں ❖

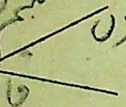

زاویہ angle دو مستقیم خطوں کا میلان ہے۔ جو اُن کے ایک نقطہ پر ملنے سے پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ دونو خط مل کر ایک خطِ مستقیم نہ بن جائیں ❖

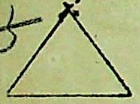

مثلث Triangle وہ شکل مستقیمۃ الاضلاع ہے جو تین مستقیم خطوں سے گھری ہوئی ہو ❖

ذو اربعۃ الاضلاع Quadrilateral Figure وہ شکل مستقیمۃ الاضلاع ہے جو چار مستقیم خطوں سے گھری ہوئی ہو ❖

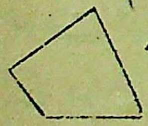

مُنحرف Trapezium وہ شکل ذو اربعۃ الاضلاع ہے جس کے سب ضلعے غیر مساوی ہوں اور غیر متوازی ہوں ❖

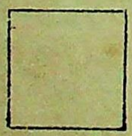

مُربّع Square وہ شکل قائم الزّاویہ ہے جس کے سب ضلعے برابر اور چاروں زاویے قائمے ہوں ❖

مستطیل Rectangle وہ شکل قائم الزّاویہ ہے۔ جس کے صرف مقابل کے ضلعے برابر ہوں۔ اور چاروں زاویے قائمے ہوں ❖

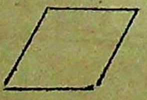

معیّن Rhombus وہ شکل متوازی الاضلاع ہے۔ جس کے سب ضلعے برابر ہوں مگر زاویے قائمے نہ ہوں ❖

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

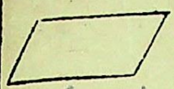

شبیہ بالمعیّن Rhomboid وہ شکل متوازی الاضلاع ہے جس کے مقابل کے ضلعے برابر ہوں لیکن نہ سب ضلعے برابر ہوں نہ زاوئے قائمے ہوں ٭

کثیر الاضلاع Polygon وہ شکل مستقیمۃ الاضلاع ہے۔ جو چار سے زیادہ مستقیم خطوں سے گھری ہوئی ہو ٭

کثیر الاضلاع کی دو قسمیں ہیں (۱) **کثیر الاضلاع منتظم** (۲) **کثیر الاضلاع غیر منتظم**

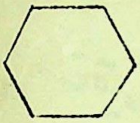

کثیر الاضلاع منتظم Regular Polygon وہ شکل مستقیمۃ الاضلاع ہے جس کے سب ضلعے اور زاوئے برابر ہوں ٭

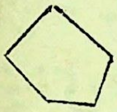

کثیر الاضلاع غیر منتظم Irregular Polygon وہ شکل مستقیمۃ الاضلاع ہے جس کے سب ضلعے اور زاوئے برابر نہ ہوں ٭

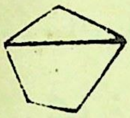

وتر کثیر الاضلاع Diagonal وہ خط مستقیم ہے۔ جو کثیر الاضلاع کے دو زاویوں میں جو متصل نہ ہوں ملایا جائے ٭

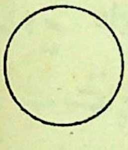

دائرہ Circle وہ سطح مستوی ہے۔ جو ایک خط سے جس کو محیط کہتے ہیں گھرا ہوا ہو۔ اور اس کے اندر ایک ایسا نقطہ ہو۔ کہ جتنے خط اس نقطے سے محیط تک کھینچے جائیں۔ وہ سب باہم برابر ہوں۔ اس نقطے کو دائرے کا مرکز یا (سنٹر Centre) کہتے ہیں ٭

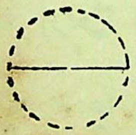

دائرہ کا قطر Diametre دائرہ کا قطر وہ خط مستقیم ہے۔ جو مرکز سے گزر کر دونو طرف محیط تک پہنچے ٭

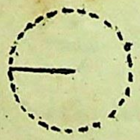

نصف قطر Radius دائرہ کا نصف قطر وہ خط مستقیم ہے۔ جو مرکز سے محیط تک کھینچا جائے ٭

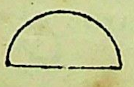

نصف دائرہ Semicircles وہ شکل مستوی ہے۔ جس کو قطر اور محیط کے اُس حصّے نے جس کو قطر نے قطع کیا ہے گھیرا ہو ٭

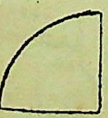

ربع دائرہ Quadrant of a Circle وہ شکل مستوی ہے۔ جو چوتھائی حصہ محیط اور دو نصف قطروں سے محدود ہو ٭

قوس Arc محیط کے کسی حصّے کو قوس کہتے ہیں ٭

مماس دائرہ Tangent جبکہ ایک خط مستقیم دائرے سے ملے اور دونو طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

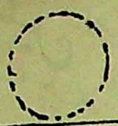

بڑھ کر اس کو قطع نہ کرے تو کہا کرتے ہیں کہ یہ خط مستقیم دائرہ کو مس کرتا ہے ۔

پروٹیکٹر وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے ہم ہر قسم کا زاویہ بنا سکتے ہیں اور دئے ہوئے زاویے کی شناخت کر سکتے ہیں - یہ دو قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) نصف دائرے کی شکل کا (۲) مستطیل شکل کا

چونکہ نصف دائرے میں ۱۸۰ درجے ہوتے ہیں اس لئے پروٹیکٹر میں نصف دائرے کے محیط کو ۳۶ برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے - اور ہر ایک حصہ پانچ درجہ کو ظاہر کرتا ہے - اور اُن حصوں میں سے ایک حصے کے پانچ برابر حصے کئے جاتے ہیں - جن میں سے ایک حصہ ایک درجہ کو ظاہر کرتا ہے ۔

زاویہ بنانے کا طریق :- جس خط کے ساتھ کوئی زاویہ بنانا منظور ہو - پروٹیکٹر کا مرکز اس کے کسی انجام پر رکھو اور جتنے درجے کا زاویہ بنانا ہو - پروٹیکٹر کے محیط پر اتنے ہی درجے لے کر کوئی نشان کاغذ پر لگا دو اب نشان مذکور اور انجام میں خط ملا دو - پس زاویہ مطلوب پیدا ہو جائیگا ۔

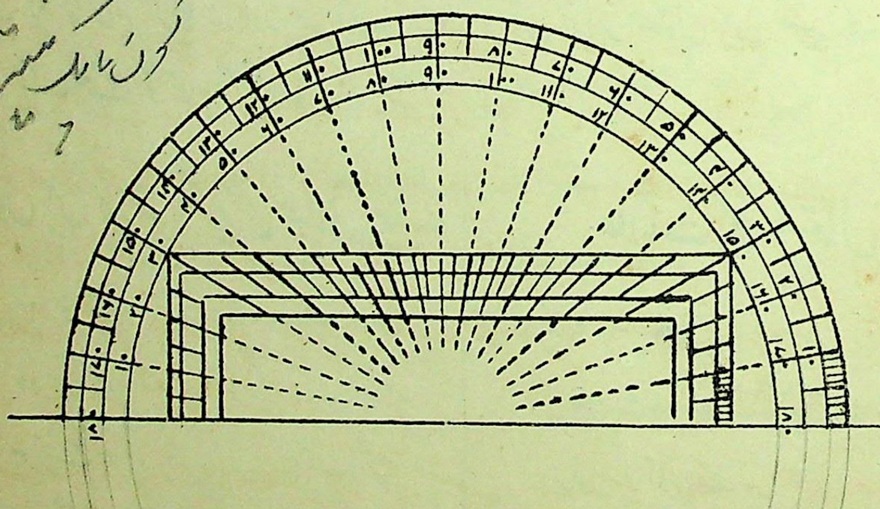

(۱)
(۲)
(۳)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکیل وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے ہم کسی طول کا خط بنا سکتے ہیں۔ اور کسی بڑے طولانی خط کو انچوں میں یا انچوں کے حصوں کے طولانی خطوں کو پورے انچوں میں ظاہر کرسکیں +

یہاں تین سکیلوں کا جو شکلوں میں کارآمد ہیں ذکر کیا گیا ہے۔ باقی کا آگے ذکر ہوگا +

(۱) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک انچ ایک فٹ کو ظاہر کرتا ہو +

(۲) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں آدھ انچ ایک فٹ کو ظاہر کرتا ہو +

(۳) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک انچ ایک گز کو ظاہر کرتا ہو +

(۱) فرضاً ایک خط ۴ انچ طول کا لے کر ۴ برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا۔ اور پھر ایک حصے کو ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو وہ ہر ایک حصہ ایک انچ کو ظاہر کریگا +

(۲) دوسری سکیل بنانے کے واسطے یہی عمل کرو لیکن اس ہیں آدھ انچ ایک فٹ کو ظاہر کرتا ہو +

(۳) فرضاً ایک خط ۴ انچ طول کا لیکر ۴ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو وہ ہر ایک حصہ ایک گز کو ظاہر کریگا۔ اور پھر ایک حصے کو تین برابر حصوں میں تقسیم کرو تو وہ ہر ایک حصہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا +

شکلوں میں کارآمد انگریزی طولانی پیمانے

(۱) ۳ جو = ... ایک انچ

(۲) ۱۲ انچ = ... ایک فٹ

(۳) ۳ فیٹ = ... ایک گز

(۴) ۵½ گز = ... ایک پول

(۵) ۴ پول یا ۲۲ گز = ایک جریب

(۶) ۴۰ پول = ... ایک فرلانگ

(۷) ۸ فرلانگ = ... ایک میل

(۸) ۱۷۶۰ گز = ... ایک میل

علامات کا استعمال

زاویہ .... ^

یہ علامت زاوئے کے ایک حرف یا تینوں حرفوں پر آتی ہے۔

مثلث .... △

مساوی .... =

اور .... ء یا و

شکل .... ش

کسر .... ع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مستقیم اور متوازی خطوں اور زاویوں کا بیان

شکل ۱- خط مستقیم کی تنصیف کرو

حل- فرض کرو اب خط مستقیم مفروض ہے- آ مرکز سے اب کے نصف سے
زیادہ دوری پر قوس کھینچو اور ب مرکز سے
اسی دوری پر قوس کھینچو- جو پہلی قوس
کو د ی پر کاٹے- ملاؤ د ی کو
تو اب خط مستقیم نقطہ ہ پر دو مساوی
حصوں میں تقسیم ہوگا +

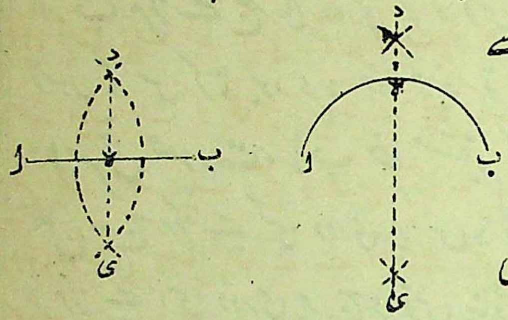

نوٹ- یہی قاعدہ قوس کی تنصیف میں استعمال کرو+

شکل ۲- اب خط پر ج نقطے بیرونی سے عمود گراؤ

حل- فرض کرو اب خط ہے- اور ج اس کے باہر نقطہ ہے ا مرکز سے اج
کی دوری پر قوس کھینچو- اور ب مرکز سے ب ج کی دوری
پر قوس بناؤ- جو پہلی قوس کو م نقطہ پر کاٹے- ج م کو ملا دو-
تو ج م عمود ہوگا اب خط پر +

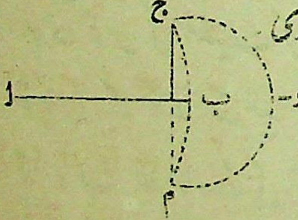

شکل ۳- کسی خط مستقیم اب کے نقطہ ج سے جو ا سے آدھ انچ ہے عمود نکالو

حل- فرض کرو اب خط ہے- جس میں ج نقطہ ا سے آدھ انچ پر دیا ہوا ہے-
ج ی = ج د بناؤ- اور د مرکز سے د ی کی دوری پر اور ی مرکز سے د ی
کی دوری پر قوس بناؤ نقطہ تقاطع ہ ہے ج کو ملاؤ تو ہ ج عمود ہوگا-

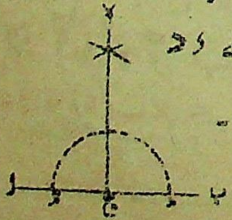

نوٹ- جبکہ ج نقطہ خط کے انجام پر ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

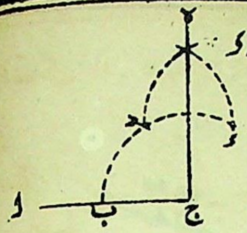

ج مرکز سے کسی دوری اج پر قوس بناؤ۔ اور ب ج = ب د = د ء
بناؤ۔ پس ء د قوس کی تنصیف کرو (ش ۱) قوسوں کے تقاطع
ۃ اور ج کو ملادو۔ تو ۃ ج عمود ہوگا۔

شکل ۴۔ اب دئے ہوئے خط کا بہ فاصلہ $\frac{1}{4}$ انچ متوازی خط کھینچو

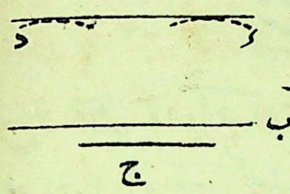

حل۔ فرض کرو ج خط $\frac{1}{4}$ طول کا ہے۔ جس کے فاصلے کا متوازی خط نکالنا ہے ا مرکز سے ج کی دوری پر د قوس۔ اور ب مرکز سے ج کی دوری پر ء قوس کھینچو۔ اور دونو قوسوں کو مس کرتا ہوا ء د خط کھینچو تو ء د متوازی ہوگا اب کا +

دوسری صورت۔ اب خط مستقیم کا ج نقطہ معلومہ سے متوازی خط کھینچو۔

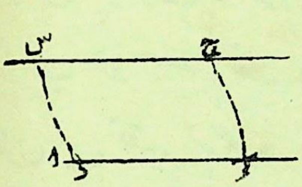

حل۔ ج مرکز سے کسی دوری پر س د قوس بناؤ۔ اور د مرکز سے اُسی دُوری پر ج ء قوس بناؤ اور ء ج قوس کے برابر س د قوس کاٹو۔ اور ج س کو ملادو
تو ج س اب خط مستقیم کا نقطۂ مفروضہ ج سے متوازی ہوگا۔

شکل ۵۔ اب ج زاوئے کی تنصیف کرو

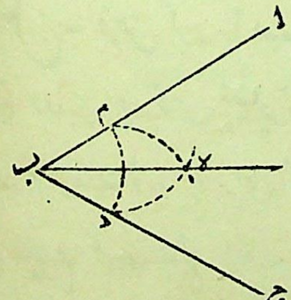

حل۔ ب مرکز سے کسی دوری پر م د قوس بناؤ۔ اور م د قوس کی تنصیف کرو۔ بموجب (شکل ۱)
قوسوں کے نقطۂ تقاطع ۃ اور ب کو ملاؤ
تو ۃ ب خط زاوئے کی تنصیف کریگا۔

شکل ۶۔ اب ج زاویہ کو چار برابر حصوں میں تقسیم کرو

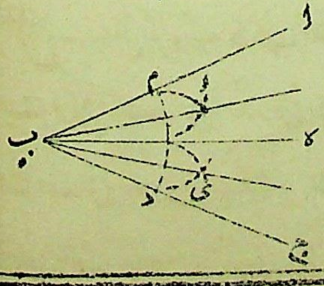

حل۔ اب ج کی ب ۃ خط سے تنصیف کرو (ش ۵)
اور اب ۃ کی ب ء خط سے اور ج ب ۃ کی ب ی خط سے تنصیف کرو۔ (ش ۵)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو ب ی اور ب ۸ اور ب ء خط مستقیم زاوئے کو چار برابر حصّوں میں تقسیم کرینگے۔

شکل ۷- دو غیر متوازی خطوں کا بغیر بڑھانے اُن کے زاویہ میلان دریافت کرو

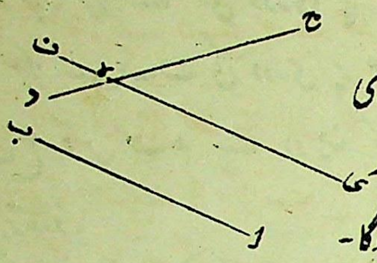

فرض کرو اب ، ج د غیر متوازی خط ہیں

حل- ہر دو خطوں میں سے کسی خط کا کسی دوری پر متوازی خط کھینچو کہ دوسرے خط کو کسی نقطہ پر کاٹے۔ تو نقطہ تقاطع پر کا زاویہ زاویۂ میلان ہوگا۔

مثلاً اب خط کا ف ی خط متوازی کھینچا جو ج د کو ۸ پر کاٹتا ہے تو ج ۸ ی میلان ہوگا۔

شکل ۸- دو غیر متوازی خطوں کے زاویہ میلان کو بغیر بڑھانے اُن خطوں کے تنصیف کرو

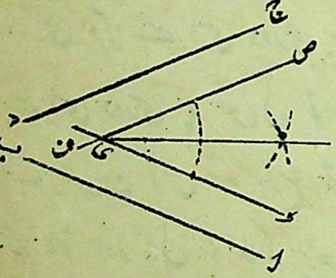

حل- فرض کرو اب ، ج د دو غیر متوازی خط ہیں اب خط کا کسی دوری پر متوازی خط کھینچو (ش ۴) اور اسی طرح ج د خط کا ص ف خط مستقیم اسی دوری پر متوازی نکالو۔ (ش ۴) تو ان دونوں خطوں کے تقاطع پر کا زاویہ اب و ج د خطوں کا زاویہ میلان ہوگا۔ اب ء ی ص زاویہ میلان کی ی ع خط سے تنصیف کرو (ش ۵) ی ع خط دونو غیر متوازی خطوں اب ، ج د کے زاویہ میلان کی تنصیف کریگا۔

شکل ۹- دی خط مستقیم کے کسی نقطۂ د سے ایسا خط کھینچو۔ جو زاویۂ مفروضہ کے برابر زاویہ بنائے

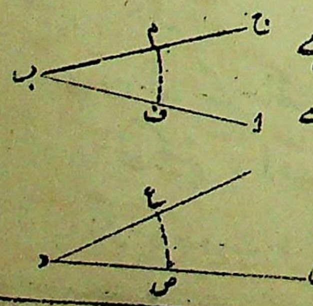

حل- فرض کرو- د ی خط مفروض- اور اب ج مفروض ہے ب مرکز سے کسی دُوری پر ف م قوس کھینچو- اور د مرکز سے ف ب کی دوری پر قوس بناؤ- اور ف م قوس کے برابر ص ع قوس کاٹو- د ع کو بڑھا کر ملاؤ- ی د ع = اب ج کے ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۰- دی خط مستقیم کے نقطہ د سے ایسا خط کھینچو جو اُس کے ساتھ ابج سے دو چند زاویہ بنائے

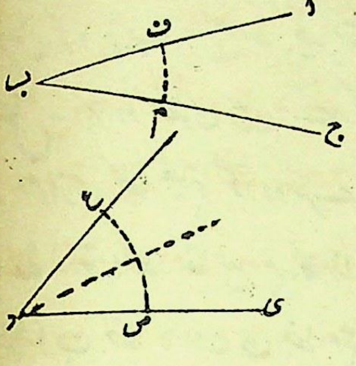

حل- ب مرکز سے کسی دوری پر م ف قوس کھینچو
اور د مرکز سے ب ف کی دوری پر ص ع قوس بناؤ
اور ص ع قوس ف م سے دو چند کاٹو اور د ع کو
ملا کر بڑھاؤ
تو ع د ی دو چند م ب ف سے ہوگا۔

شکل ۱۱- ایک زاویہ بناؤ جو دو مفروضہ زاویوں کے برابر ہو

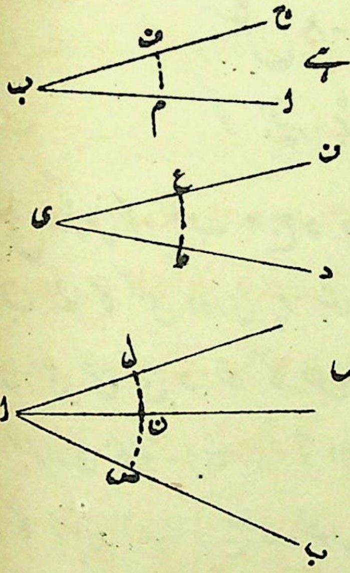

فرض کرو ا ب ج اور د ی ک ہیں۔ اور اب خط مفروض ہے
حل- ب مرکز سے کسی دوری پر م ف قوس بناؤ۔
اور ی مرکز سے اسی دوری پر ط ع قوس بناؤ۔ اور ا مرکز
سے اسی دوری پر ص ل قوس بناؤ
اب ص ن قوس = ط ع قوس اور ن ل قوس = ف م قوس
کے کاٹو اور ا ل کو ملا کر بڑھاؤ۔
تو ب ا ل مطلوبہ ہوگا۔

شکل ۱۲- معلومہ نقطہ د سے جو اب خط کے باہر ہے ایسا خط کھینچو جو اب خط سے مل کر ۴۵ درجے کا زاویہ بنائے

حل- نقطہ د سے اب خط کا ی ف خط متوازی
کھینچو (ش ۴)

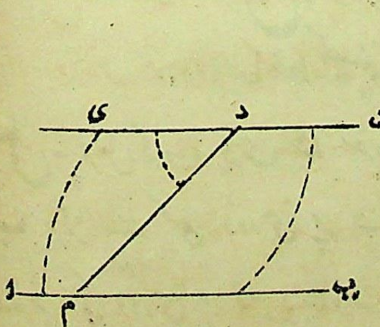

اور ی ف خط کے ساتھ د نقطہ سے ۴۵ درجے کا زاویہ
بناتا ہوا خط کھینچو جو اب خط کو م نقطہ پر کاٹے
تو ب م د ۴۵ درجے کا زاویہ ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۳- دئے ہوئے خط کے باہر ا ، ب دو مفروضہ نقطے ہیں اُن سے ایسے دو خط کھینچو جو ایک نقطے پر ملیں - اور خط مذکور کے ساتھ برابر زاوئے پیدا کریں۔

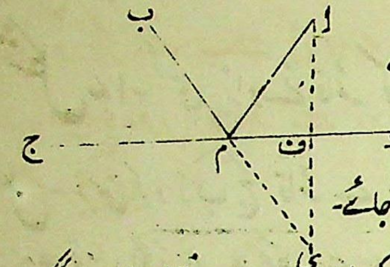

حل :- فرض کرو ج د خط کے باہر ا و ب دو نقطے مفروضہ ہیں۔ ا نقطے سے ج د خط پر اف عمود گراؤ۔ اور اف کو یہاں تک بڑھاؤ کہ اف = ف ی کے بن جائے۔ ی ب کو ملا دو جو ج د خط کو م نقطے پر کاٹے - ام کو ملا دو پس م نقطہ مطلوبہ ہوگا ÷

شکل ۱۴- نقطہ ا سے جو کہ دو غیر متوازی خطوں ج د ، ی ف کے درمیان ہے ایسا خط کھینچو جو کہ بغیر بڑھانے اُن خطوں کے زاویۂ میلان کو چھوتا ہوا گزرے۔

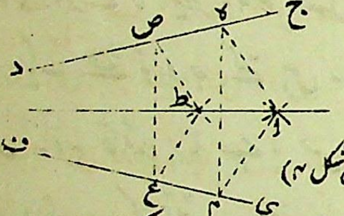

حل :- ایک ایسا خط کھینچو جس کے دونو انجام ج د ، ی ف کو ہ اور م پر ملیں ہ ا ، م ا کو ملاؤ۔ اور ص ع خط کسی فاصلے پر ہ م کا متوازی کھینچو (بموجب عمل شکل ۹) اور ص نقطہ سے ہ ا کا ص ط اور ع نقطہ سے م ا کا ع ط متوازی خط کھینچو (شکل ۹ صورت دوم) اور ا ط کو ملا کر بڑھاؤ تو ا ط خط زاویۂ میلان کو چھوتا ہوا گزریگا ÷

شکل ۱۵- ا ب خط میں ایک نقطہ ج دریافت کرو جو دئے ہوئے نقاط ی ، ف سے برابر فاصلہ رکھتا ہو

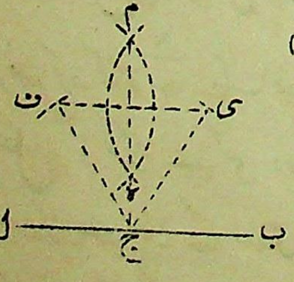

حل :- ی ، ف کو ملاؤ - اور ی ف کی تنصیف کرو (ش ۱) اور دونوں قوسوں کے نقاط تقاطع م ، ہ کو ملا کر بڑھاؤ جو ا ب کو ج پر ملے تو ج نقطہ مطلوبہ ہوگا ÷

شکل ۱۶- ا ، ب ، م تین نقاط مفروضہ ہیں - چوتھا نقطہ ایسا دریافت کرو جو تینوں سے برابر فاصلہ رکھتا ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

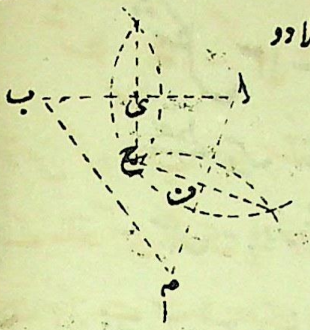

حل - فرض کرو ا، ب، م تین نقاط ہیں - اب، ام کو ملادو
اب خط کی نقطہ سی پر اور ام کی نقطہ ف پر تنصیف کرو
اور ہر دو نقاط تنصیف سے سی ج و ف ج عمود نکالو - جو
ج نقطے پر ملیں - پس ج نقطہ مطلوبہ ہوگا

شکل ۱۷ - کسی زاویے قائمہ کو تین برابر حصوں میں تقسیم کرو بذریعہ پرکار

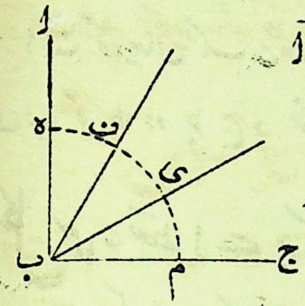

حل - فرض کرو اب ج قائمہ ہے ب مرکز سے کسی دوری ب ا
پر ہ م قوس لگاؤ اور ہ نقطہ سے ہ ی = م ف = ب ہ کے
کاٹو (بذریعہ پرکار) اور ی ب، ف ب کو ملاؤ تو ی ب اور
ف ب اب ج کو تین برابر حصوں میں تقسیم کرینگے -

دائرے کے محیط اور مرکزی زاویوں کا حال

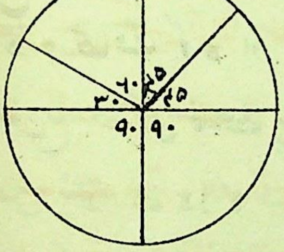

(۱) دائرے کا محیط ۳۶۰ حصوں میں تقسیم کیا ہوتا ہے - اور
ہر ایک حصے کو درجہ کہتے ہیں - دائرے کے چوتھائی حصے
میں زاویہ قائمہ ہوتا ہے - جس میں ۹۰° درجے ہوتے ہیں
اور دائرے کے آٹھویں حصے میں نصف قائمہ ہوتا ہے جس
میں ۴۵° درجے ہوتے ہیں - اور دائرے کے بارھویں حصے
میں ۳۰° درجے ہوتے ہیں جو قائمہ زاویے کی ایک تہائی ہیں اور دائرے کے چھٹے حصے
میں ۶۰° درجے ہوتے ہیں جو قائمہ زاویہ کی ۲/۳ ہیں +

شکل ۱۸ - کسی خط مستقیم اب کے ساتھ ۶۰° درجے کا زاویہ بناؤ

فرض کرو کہ اب ایک خط مستقیم ہے

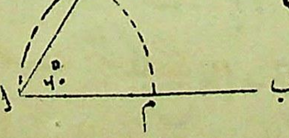

حل - ا مرکز سے کسی دوری پر م ہ قوس بناؤ
م مرکز سے م ا کی دوری پر ا ہ قوس بناؤ - دونوں قوسوں
کے نقطہ تقاطع ہ اور ا کے مابین خط ملاؤ -
تو ب ا ہ زاویہ ۶۰° درجے کا ہوگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۹- کسی خط مستقیم اب کے ساتھ ۳۰° درجے کا زاویہ بناؤ

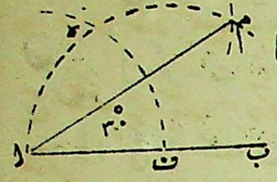

فرض کرو اب خط مستقیم ہے - ا مرکز سے اب خط مستقیم کے ساتھ کسی دُوری پر قوس ف ہ بناؤ اور اف = ف ہ کے کاٹو ف مرکز سے ف ہ دوری پر اور ہ مرکز سے ہ ف دُوری پر قوسیں بناؤ ہر دو قوسوں کے نقطہ تقاطع م اور ا کے درمیان خط ملاؤ تو ف ا م زاویہ ۳۰° درجہ کا ہوگا -

شکل ۲۰- کسی خط مستقیم کو کئی برابر حصوں میں تقسیم کرو

فرض کرو کہ اب خط مستقیم ہے - جس کو کئی برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے - ا نقطہ سے اد خط غیر محدود اب کے ساتھ کوئی زاویہ بناتا ہوا کھینچا - اور اب کو جتنے حصوں میں تقسیم کرنا مطلوب ہے اُتنے ہی برابر حصے ا سے شروع کرکے بذریعہ پرکار اد میں سے لو - اور نقاط تقسیم پر ۱-۲-۳ وغیرہ ہندسے لگاؤ - آخری ہندسے کو ب سے ملاؤ - اور اُس خط کا متوازی ہر ایک نشان سے کھینچو - تو اب خط اُتنے حصوں میں تقسیم ہوجائیگا -

شکل ۲۱- اب خط کا $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{6}$ حصہ دریافت کرو

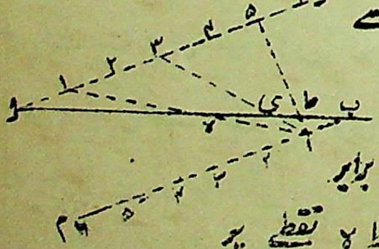

حل - ا نقطے سے اد خط اب کے ساتھ کوئی زاویہ بناتا ہوا کھینچو - اور ب نقطہ سے د اب = اب م کے بناؤ - اور اد خط پر ا نقطہ سے شروع کرکے بذریعہ پرکار ۶ برابر حصے لگاؤ - اور اُن حصوں کے برابر ب سے شروع کرکے ب م خط پر ۶ برابر حصے لگاؤ - اب ایک اور ایک کو ملانے سے اب خط ہ نقطے پر تنصیف ہو جائیگا اور ۳ اور ایک کو ملانے سے ب ی خط کل خط کا $\frac{1}{3}$ ہوگا - اور ۵ اور ایک کو ملانے سے ب ط کل خط کا $\frac{1}{6}$ ہوگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۲۲- ایک ایسا نقطہ دریافت کرو جو اب خط کے ا انجام سے ۲ انچ اور ب انجام سے ۱½ انچ ہو

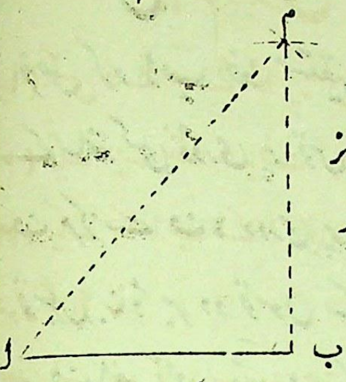

حل- ا مرکز سے ۲ انچ فاصلے کی دوری پر اور ب مرکز سے ۱½ انچ فاصلے کی دُوری پر قوسیں بناؤ جو م نقطے پر کاٹیں پس م نقطہ مطلوب ہوگا۔

شکل ۲۳- دو خط متوازی ¾ انچ کے فاصلے پر کھینچو۔ اور اُن کے اندر کے ج نقطۂ مفروضہ سے اُن دونو خطوں سے ملتا ہوا ایسا خط کھینچو جس کا طول ۱½ انچ ہو

حل- دو خط اب ، س ل ¾ انچ کی دُوری پر آپس میں متوازی کھینچو۔ (ش ۴) اور کوئی خط ی ف ۱½ انچ طول کا دونوں خطوں سے ملتا ہوا کھینچو (بذریعہ پرکار) اب ج نقطۂ مفروضہ سے جو دونو متوازی خطوں میں واقع ہے ی ف خط کا ل م خط متوازی نکالو (ش ۴) پس ل م خط مطلوب ہوگا۔

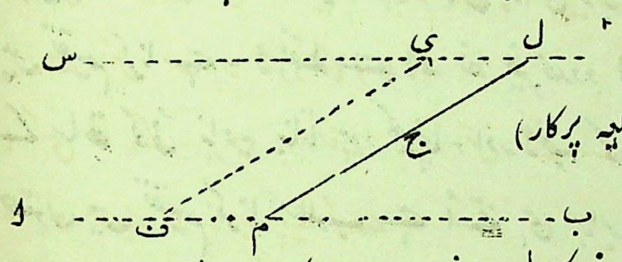

شکل ۲۴- دو غیر متوازی خطوں میں دیا ہوا نقطہ ہے۔ اُس سے ایک ایسا خط کھینچو جو دونو خطوں سے ملے۔ اور ہر دو نقاط کے ملاپ سے نقطہ مفروضہ کا فاصلہ یکساں ہو

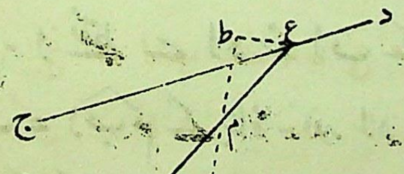

حل- فرض کرو کہ اب اور ج د دو غیر متوازی خط ہیں اور م نقطہ اُن کے اندر دیا ہوا ہے م نقطے سے م ی عمود اب خط پر گراؤ اور م ی کو یہاں تک سیدھ میں بڑھاؤ کہ ی م = م ط کے بن جائے اور ط نقطے سے ط ع ۔ متوازی اب خط کا نکالو۔ جو ج د خط کو ع نقطے پر ملے۔ ع م کو ملا کر بڑھاؤ۔ جو اب خط کو ف نقطے پر کاٹے پس ف ع خط مطلوب ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مستقیم خطوں اور زاویوں کے متعلق سوالات

(۱) کسی دئے ہوئے خط پر کسی نقطے سے جو اُس سے ایک انچ کے فاصلے پر ہے عمود گراؤ ٭

(۲) ایک ایسا نقطہ دریافت کرو جو اب خط کے ا انجام سے ۲ انچ اور ب انجام سے ۲ ½ انچ ہو ٭

(۳) ایک خط اب کے ا انجام سے ¾ انچ فاصلے پر دیا ہوا نقطہ ہے۔ اس سے اس خط پر عمود گراؤ ٭

(۴) کسی خط کو ایسے چار حصّوں میں تقسیم کرو کہ پہلا دوسرے سے دو چند دوسرا تیسرے سے دو چند اور تیسرا چوتھے سے سہ چند ہو ٭

(۵) کسی زاوئے کو ایسے دو حصّوں میں تقسیم کرو کہ ایک حصّہ دوسرے سے سہ چند ہو ٭

(۶) کسی خط میں اُس کے ایک انجام سے ۱ ½ انچ کے فاصلے پر کوئی نقطہ دیا ہوا ہے اُس سے اُس خط پر عمود نکالو ٭

(۷) کسی خط کے باہر دیا ہوا نقطہ ہے۔ اُس نقطے سے ایک خط کھینچو جو دئے ہوئے خط کے ساتھ ۶۰ درجے کا زاویہ پیدا کرے ٭

(۸) دو ایسے متوازی خط کھینچو جن کا درمیانی فاصلہ آدھ انچ ہو۔ اور اُن دونو متوازی خطوں سے ملتا ہوا تیسرا ایسا خط کھینچو۔ جس کا طول ایک انچ ہو ٭

(۹) دو خط متوازی ¾ انچ کے فاصلے پر کھینچو۔ اور اُن کے اندر کے ج نقطہ مفروضہ سے اُن دونو خطوں سے ملتا ہوا۔ ایسا خط کھینچو جس کا طول ۱ ½ انچ ہو ٭

(۱۰) اب اور ج د دو متوازی خطوں کے باہر ایک ایسا نقطہ دریافت کرو۔ جو ج د سے ۱ ½ انچ اور اب سے آدھ انچ ہو۔ اور اس نقطے سے ایک ایسا خط کھینچو۔ کہ اُس کے اُس حصّے کا طول جو دونو متوازی خطوں کے درمیان واقع ہے ۲ انچ ہو ٭

(۱۱) ایک نقطہ اب خط کے ا انجام سے ایک انچ اور ب انجام سے ۳ انچ ہے۔ اُس سے خط مذکور کا متوازی نکالو ٭

(۱۲) دئے ہوئے خط کے باہر ا، ب دو مفروضہ نقطوں سے ایسے دو خط کھینچو۔ جو ایک نقطے پر ملیں اور خط مذکور کے ساتھ برابر زاوئے پیدا کریں ٭

(۱۳) دو غیر متوازی خطون کے باہر ایک دیا ہوا نقطہ ہے۔ اس سے دو ایسے خط کھینچو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو دونو خطوں سے مل کر برابر زاویے پیدا کرے (۱) خطوں کو بڑھا کر (۲) بغیر بڑھانے کے ÷

(۱۴) ا ، ب ، ج تین مفروضہ نقطے ہیں چوتھا نقطہ ایسا دریافت کرو جو تینوں سے برابر فاصلہ رکھتا ہو ÷

(۱۵) دو غیر متوازی خطوں ہیں دیا ہوا نقطہ ہے۔ اُس سے ایک ایسا خط کھینچو۔ جو دونو خطوں سے ملے۔ اور ہر دو نقاطِ ملاپ سے نقطہ مفروضہ کا فاصلہ یکساں ہو ÷

مثلّثوں کا بیان

شکل ۲۵- ایک ایسی مثلث بناؤ جس کے تینوں ضلعے دئے ہوئے ہوں

فرض کرو کہ ا ، ب ، ج تین ضلعے معلوم ہیں

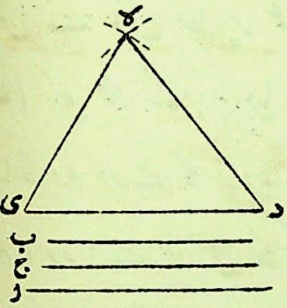

حل- ا ضلعے کے برابر دی خط بناؤ۔ اور ی مرکز سے ب کی دوری پر اور د مرکز سے ج ضلعے کی دوری پر قوسیں بناؤ۔ دونوں قوسوں کے نقطہ تقاطع ه اور ی ، ه اور د کے مابین خط ملاؤ تو د ه ی مثلث مطلوب ہوگی ÷

شکل ۲۶- اب خط پر ایک مثلث متساوی الاضلاع بناؤ

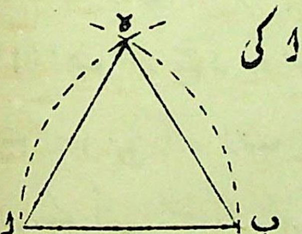

حل- ا مرکز سے اب کی دُوری پر اور ب مرکز سے ب ا کی دُوری پر قوس بناؤ۔ جو کہ نقطہ ه پر باہم کاٹیں۔
اب۔ ا ه اور ب ه کو ملاؤ
تو اب ه مثلث متساوی الاضلاع ہوگی۔

شکل ۲۷- عمودی خط اب پر مثلث متساوی الاضلاع بناؤ

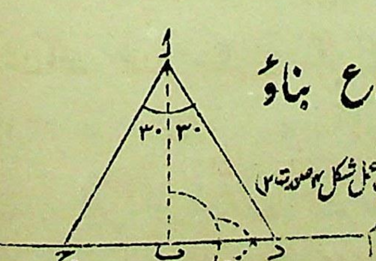

اب کے نقطہ ب سے م ی خط اب پر عمود کھینچو (بموجب عمل شکل ۵ حصہ دوم)
اور اب کے ہر دو طرف ا انجام پر ۳۰ - ۳۰ درجے کا زاویہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بذریعہ پروٹیکٹر بناتے ہوئے خطوں کو خارج کرو جو کہ یؔم خط کو ج اور د پر ملیں۔
تو ادج مثلث متساوی الاضلاع ہوگی ۔

شکل ۲۸ - ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا قاعدہ اور زاویہ راس معلوم ہے

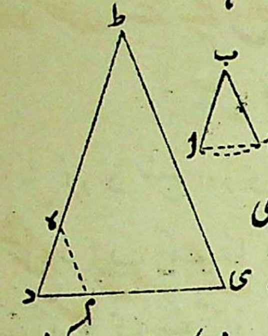

فرض کرو کہ دی قاعدہ اور ابج راس معلوم ہیں

حل - ب مرکز سے کسی دوری پر اج قوس لگاؤ اور اج کو ملاؤ - دم = اج بناؤ - د اور م مرکز سے اب کی دوری پر قوس لگاؤ جو ہ نقطہ پر باہم کاٹیں - اور دہ ، م ہ کو ملاؤ - اور دہ کو سیدھ میں خارج کرو اور نقطہ ی سے یط خط م ہ خط کا متوازی کھینچو -
تو دطی مثلث مطلوب ہوگی ۔

شکل ۲۹ - ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا ارتفاع اور زاویہ راس دیا ہوا ہو

فرض کرو اب ارتفاع اور جی د زاویہ معلوم ہیں - ب نقطے سے ب ا خط پر ن م خط عمود کھینچو (بموجب عمل شکل ۲ صورت ۲)

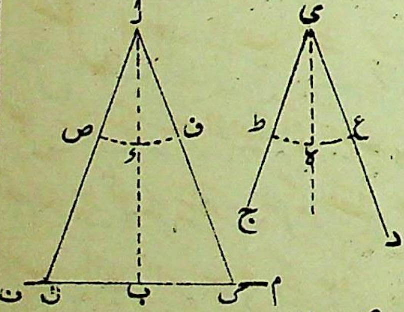

حل - ی کو مرکز مان کر کسی دوری پر طع قوس بناؤ اور طع قوس کی (بموجب عمل شکل ۱) ہ پر تنصیف کرو ہ ی کو ملا دو اور ا مرکز سے یط کی دوری پر قوس بناؤ - اور ء ص = ط ہ اور ء ف = ع ہ کے بناؤ - اص اور اف کو ملا کر بڑھا دو جو عمودی خط ن م کو ن اور ک پر ملیں
تو ان ک مطلوبہ مثلث ہوگی ۔

شکل ۳۰ - ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا ایک ضلع اور قاعدہ دیا ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

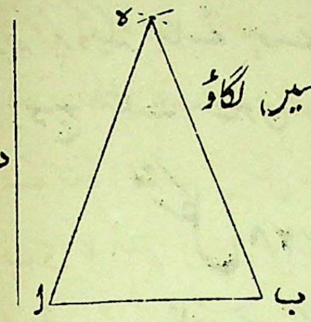

فرض کرو اب قاعدہ اور د ضلع دیا ہوا ہے

حل۔ ا انجام، ب انجام کو مرکز مان کر د کی دوری پر قوسیں لگاؤ
جو ہ نقطہ پر کاٹیں۔ ہ ا۔ اور ہ ب کو ملاؤ۔
تو اب ہ مثلث مطلوب ہوگی +

شکل ۳۱۔ ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا ایک ضلع اور قاعدے کا زاویہ دیا ہوا ہو

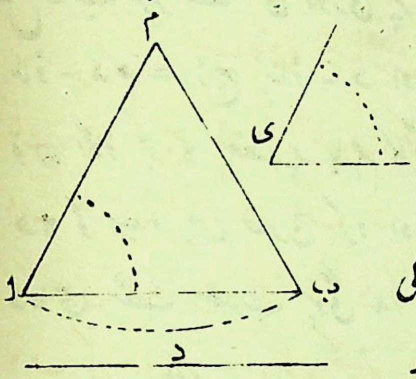

فرض کرو د ضلع اور ی زاویہ ہے۔

حل۔ اب ایک خط غیر محدود فرض کرو۔ اور
ب ا م = ی کے بناؤ (بموجب عمل شکل ۹)
اور ا م = د ضلعے کے بناؤ۔ اور م مرکز سے م ا کی
دوری پر قوس لگاؤ جو غیر محدود خط کو ب نقطہ پر
کاٹے۔ ب، م کو ملاؤ۔ تو اب م تکون مطلوب ہوگی +

شکل ۳۲۔ اب قاعدے پر ایک مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا زاویۂ راس ۴۵° درجے کا ہو۔

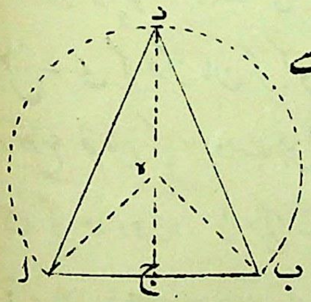

حل۔ اب خط کی ج نقطے پر تنصیف کرو اور ج نقطے سے
ج د اب خط پر عمود کھینچو۔ ج ہ = ج ا کے بناؤ۔
ا ہ، ب ہ کو ملاؤ۔ ہ کو مرکز مان کر ہ ا یا ہ ب کی دوری
پر دائرہ کھینچو۔ جو ج د عمود کو د نقطہ پر کاٹے۔
پس د ا اور د ب کو ملاؤ۔ تو اب د مثلث مطلوب ہوگی +

نوٹ۔ ا ہ ب = قائمہ اس لئے ا د ب = ۴۵ درجے کے ہے (۲۰ شکل مقالہ ۳)

شکل ۳۳۔ ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا ارتفاع اور قاعدے کا زاویہ دیا ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

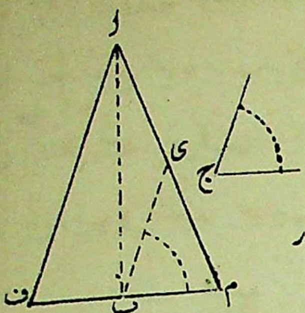

فرض کرو اب ارتفاع اور ج زاویہ قاعدے کا معلوم ہیں۔
اب خط پر نقطہ ب سے م ف عمود کھینچو۔ اور م ب ی = ج کے بناؤ (بموجب عمل شکل ۹) اور نقطہ ا سے اف متوازی ب ی کا کھینچو (بموجب عمل شکل ۲) اور ب م = ب ف بناؤ اور ا م کو ملاؤ تو ا م ف مثلث مطلوب ہوگی ٭

شکل ۳۴- اب قاعدے پر ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کا زاویہ راس ۳۰° درجے کا ہو

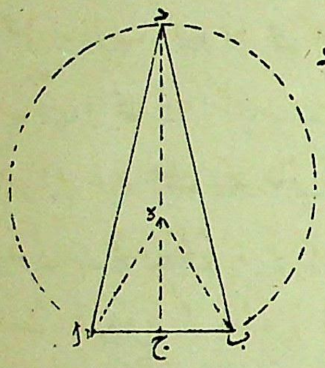

اب خط کو ج نقطہ پر تنصیف کرو اور ج نقطہ سے ج د اب پر عمود نکالو اور اب خط پر اب ہ مثلث متساوی الاضلاع بناؤ اور ہ کو مرکز مان کر ہ ا یا ہ ب کی دوری پر دائرہ کھینچو جو ج د خط عمودی کو د پر کاٹے۔ پس ا د اور د ب کو ملاؤ۔ تو ا ب د مثلث مطلوب ہوگی ٭

شکل ۳۵- ایک ایسی مثلث بناؤ جس کے تینوں راس دئے ہوئے نقطے سے برابر فاصلے پر واقع ہوں اور ارتفاع ۱ انچ ہو

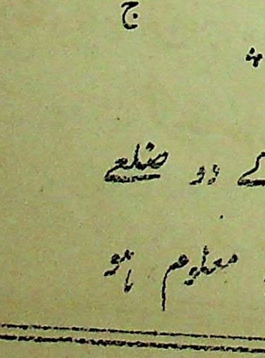

حل- فرض کرو م نقطہ مفروض ہے۔
م کو مرکز مان کر ½ انچ سے زیادہ نصف قطر کی دوری پر دائرہ ا ب ج د کھینچو۔ اور ا ج قطر میں سے اف = ۱ انچ کے کاٹو۔ اور ف نقطے سے ب ف د عمود اف خط پر نکالو۔ اور ب ا و ا د کو ملادو۔ پس ا ب د مثلث مطلوب ہوگی ٭

شکل ۳۶- ایک ایسی مثلث بناؤ جس کے دو ضلعے اور ان دونوں ضلعوں کا درمیانی زاویہ معلوم ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

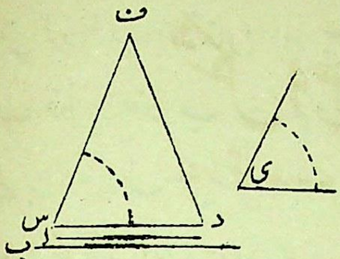

فرض کرو ا ، ب دو ضلعے اور ی دیا ہوا ہے۔

حل۔ ا ضلعے کے برابر د س ضلع بناؤ اور د س ضلعے کے
س انجام سے د س ف = ی کے بناؤ (بموجب عمل شکل ۹)
اور س ف = ب ضلعے کے کاٹو۔ اور د ف کو ملاؤ
تو د ف س مثلث مطلوب ہوگی ۔

شکل ۳۷۔ ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا قاعدہ اور قاعدے کے ہر دو زاوئے دئے ہوئے ہوں

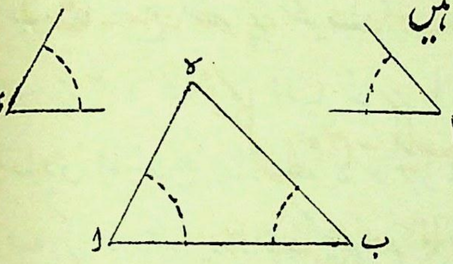

فرض کرو کہ اب قاعدہ اور ی اور م دئے ہوئے ہیں

حل۔ ب ا خط کے ا انجام سے ب ا ہ = ی اور
خط مذکور کے ب انجام سے ہ ب ا = م کے بناؤ۔
تو ا ہ ب مثلث مطلوب ہوگی ۔

شکل ۳۸۔ ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا ارتفاع اور قاعدے کے ہر دو زاوئے دئے ہوئے ہوں

فرض کرو اب ارتفاع اور ی ، م قاعدے کے زاوئے ہیں

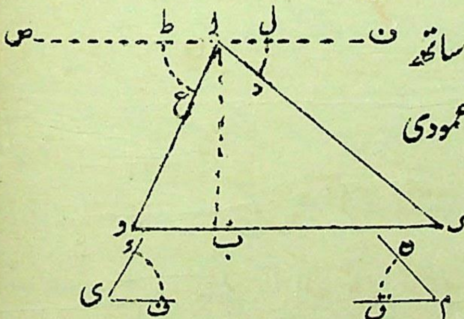

حل۔ اب خط کے ب انجام سے اب خط کے ساتھ
عمودی خط کھینچو (بموجب عمل شکل ۳) اور ا انجام سے عمودی
خط کا ص ن خط متوازی کھینچو (بموجب عمل شکل ۴ صورت ۲)
ی مرکز سے کسی دوری پر ذ ف قوس اور م مرکز سے
اسی دوری پر ن ق قوس اور ا مرکز سے اسی دوری پر نصف دائرہ ط ل بناؤ (بذریعہ پرکار)
پس ط ع قوس = ذ ف قوس اور ل د قوس = ن ق قوس کے کاٹو (بذریعہ پرکار) اور اد ، اع
کو ملاکر سیدھ میں خارج کرو جو عمودی خط کو ک اور و پر ملیں۔
تو ا ک و مثلث مطلوب ہوگی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۳۹- ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا قاعدہ اور قاعدے کا ایک زاویہ اور زاویۂ راس دیا ہوا ہو

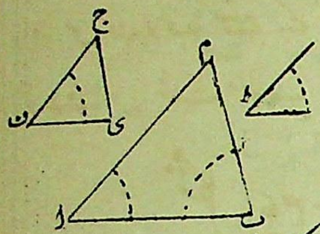

فرض کرو کہ اب قاعدہ اور ف ج ی راس اور ط قاعدے کا دیا ہوا ہے -

حل- ج ف خط کے ف انجام پر ج ف ی = ط زاویہ کے بناؤ اور اب خط مستقیم کے ا انجام پر ب ا م = ج ف ی اور اب خط کے ب انجام پر ا ب م = ی کے بناؤ- تو اب م مثلث مطلوب ہوگی ؞

نوٹ- صاف ظاہر ہے- کہ مثلث اب م کا زاویہ راس = مفروضہ زاویہ ی ج ف کے ہے ؞

شکل ۴۰- ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا قاعدہ اور ارتفاع اور قاعدے کا ایک زاویہ دیا ہوا ہو

فرض کرو اب قاعدہ اور ج ارتفاع اور ی قاعدے کا معلوم ہیں

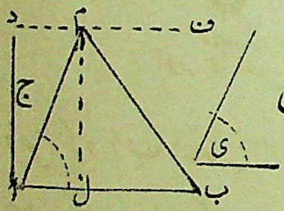

حل- اب خط کا ج فاصلے پر د ف خط متوازی کھینچو (بموجب شکل ۷ صورت اول) اور ب ا خط کے ا انجام پر ب ا م = ی مفروضہ کے بناؤ (بموجب عمل شکل ۹) ب م کو ملاؤ- اور اب خط پر معلومہ نقطہ م سے عمود گراؤ (بموجب شکل ۲) تو اب م مثلث مطلوب ہوگی ؞

شکل ۴۱- ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا ارتفاع اور ارتفاعی زاویہ اور قاعدے کا زاویہ دیا ہوا ہو

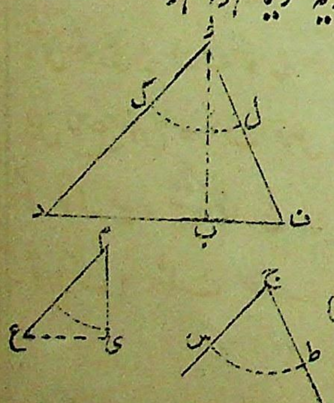

فرض کرو کہ اب خط ارتفاع- اور ی ع م قاعدے کا اور ج ارتفاعی معلوم ہیں-

حل- ع ی خط پر ی نقطہ سے ی م عمود نکالو- اور ب انجام سے اب پر ف ب د عمود نکالو (بموجب شکل ۲ صورت ۲) ب ا خط کے ا انجام پر ب ا د = ی م ع کے بناؤ- اب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ج مرکز سے کسی دوری پر س ط قوس لگاؤ - اور ا مرکز سے اسی دوری پر ک ل قوس لگاؤ - اور س ط قوس کے برابر ک ل قوس کاٹو (بذریعہ پرکار) اور ا ل کو ملاکر بڑھاؤ جو عمودی خط سے ف پر ملے - تو ادف △ مطلوب ہوگی ٭

شکل ۴۲ - ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا ارتفاع اور قاعدہ اور ایک ضلع دیا ہوا ہو

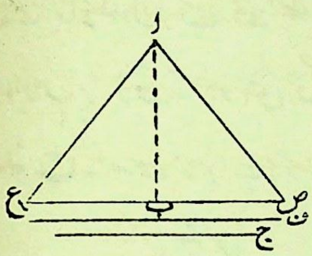

فرض کرو اب ارتفاع اور ف قاعدہ اور ج ضلع دیا ہوا ہے

حل - اب خط کے ب انجام سے اب پر ص ع عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲ صورت ۲) اور ا مرکز سے ضلعے ج کی دوری پر قوس لگاؤ - جو عمودی خط کو ع نقطے پر کاٹے اور ف قاعدے کے برابر ع ص خط کاٹ لو اور اص کو ملاؤ تو اص ع مثلث مطلوب ہوگی - کیونکہ اب ارتفاع ہے - اور ع ص قاعدہ = ف قاعدہ مفروض اور اع ضلع = ج ضلع مفروض کے ہے ٭

شکل ۴۳ - ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا ارتفاع اور دونو ضلعے دئے ہوئے ہیں

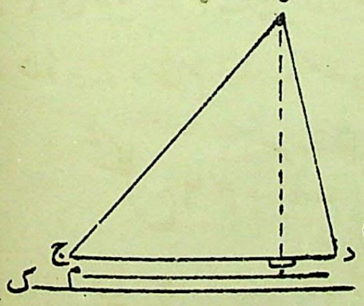

فرض کرو اب ارتفاع اور م، ک دو ضلعے مفروض ہیں

حل - اب خط مستقیم کے ب انجام سے اب پر عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲ صورت ۲) اور ا کو مرکز مان کر م ضلع کی دوری پر اور ک ضلع کی دوری پر قوسیں لگاؤ جو عمودی خط کو ج، د نقطوں پر کاٹتی ہیں - اب اج، اد کو ملا دو تو ادج مثلث مطلوب ہوگی ٭

شکل ۴۴ - ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا ارتفاع اور قاعدہ معلوم ہیں اور ارتفاعی زاویہ ۶۰° درجے کا ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرض کرو اب قاعدہ اور س ارتفاع معلوم ہیں۔

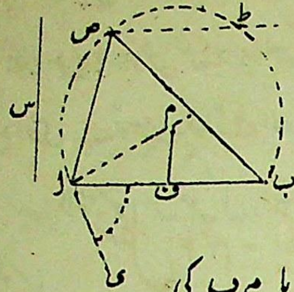

حل۔ اب قاعدے کے ا انجام سے ب ا ی = ۶۰° درجے کے بناؤ (بذریعہ پروٹیکٹر) اور ا نقطہ سے ای پر ام عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲) اور اب کی ف پر تنصیف کرکے ف م عمود کھینچو۔ اور م ا کو ملاؤ۔ م مرکز سے م ا یا م ب کی دوری پر دائرہ کھینچو (بذریعہ پرکار) اور اب خط کا بہ فاصلہ س کے ط ص متوازی نکالو (بموجب عمل شکل ۴) محیط اور متوازی خط کے نقطہ تقاطع ص اور ا، ص اور ب کو ملاؤ۔

تو اب ص مثلث مطلوب ہوگی ⁂

نوٹ۔ (۱۲ شکل مقالہ سوم) سے صاف ظاہر ہوسکتا ہے ⁂

شکل ۴۵۔ دئے ہوئے قاعدے پر ایک ایسی مثلث بناؤ جو مشابہ ہو مفروضہ اب ج مثلث کے

فرض کرو دی مفروضہ قاعدہ ہے۔ اور اب ج مفروضہ مثلث ہے

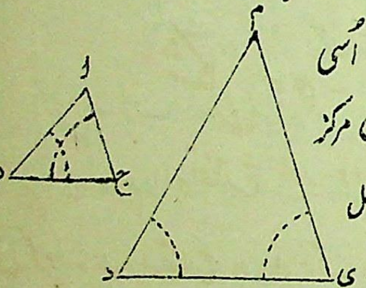

حل۔ ب مرکز سے کسی دوری پر قوس اور ج مرکز سے اُسی دوری پر قوس اور د مرکز سے اُسی دوری پر قوس اور ی مرکز سے اُسی دوری پر قوس لگاؤ (بذریعہ پرکار) (اور بموجب عمل شکل ۹) ی د م = اب ج اور م ی د = ا ج ب کے بناؤ۔ تو دی م مثلث مطلوب ہوگی۔ کیونکہ د = ب اور ج = ی کے ہے

شکل ۴۶۔ ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا مجموعہ اضلاع دیا ہوا ہے اور جس کے ضلعوں میں ۴ و ۵ و ۷ کی نسبت ہو

فرض کرو اب مجموعہ اضلاع ہے۔

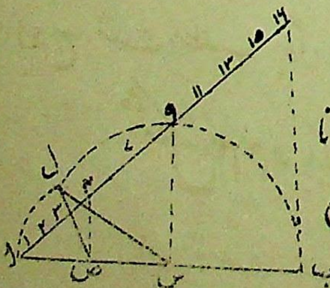

حل۔ ب ا خط کے ا انجام سے کوئی خط کوئی سا زاویہ بناتا ہوا کھینچو اور ا سے شروع کرکے اس خط پر [illegible] (بذریعہ پرکار) ۱۶ برابر حصے لگاؤ۔ ۱۶، ب میں خط ملاؤ۔ اور ۹ نشان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے ۱۶ اب خط کا ۹ س خط متوازی اور ۴ نشان سے ۱۶ اب خط کا ۴ ص خط متوازی نکالو (بموجب عمل شکل ۴) ص مرکز سے ص ا کی دوری پر اور س مرکز سے س ب کی دوری پر قوسیں لگاؤ۔ اور دونو قوسوں کے نقطہ تقاطع ل، ص اور ل، س کے درمیان خط ملاؤ تو △ س ص ل مطلوب ہوگی ✦

شکل ۴۷۔ ایک ایسی مثلث بناؤ۔ جس کا ایک ضلع ج اور باقی دو ضلعوں کا مجموعہ اور ج ضلعے اور اب خط کا درمیانی زاویہ دیا ہوا ہو

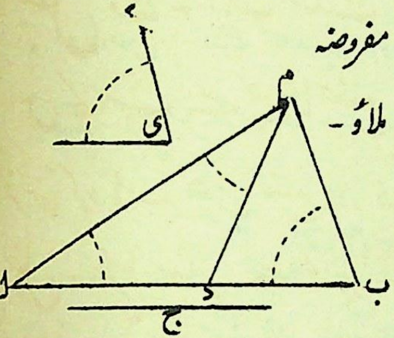

حل۔ اب خط کے ب انجام پر ا ب م = ی زاویہ مفروضہ کے بناؤ اور ب م خط = ج ضلع کے کاٹو۔ اور م ا کو ملاؤ۔ م ا ب زاویہ = ا م د کے بناؤ (بموجب عمل شکل ۹) تو ب م د مثلث مطلوب ہوگی۔ کیونکہ م د = ا د کے ہے ✦

شکل ۴۸۔ دئے ہوئے قاعدے اب پر ایک ایسی مثلث بناؤ جس کے زاویوں کی نسبت ۳ و ۴ و ۵ کی ہو

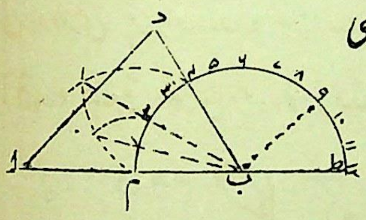

حل۔ اب خط کو سیدھ میں بڑھاؤ۔ اور ب مرکز سے کسی دوری کا م ط خط پر نصف دائرہ لگاؤ (بذریعہ پرکار) اور نصف دائرے کے محیط کو زاویوں کی تعداد = ۳+۴+۵ یعنی ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ ب و ۴ کو ملا کر سیدھ میں بڑھاؤ اور ب و ۹ کو ملاؤ۔ ا نقطے سے ب ۹ خط کا ا د خط متوازی نکالو (بموجب عمل شکل ۴ صورت اول) تو ا ب د مطلوب ہوگی ✦

نوٹ۔ نصف دائرے کو ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرنے کا قاعدہ:- اول۔ نصف دائرے کو ۳ برابر حصوں اور پھر ہر ایک حصے کو چار برابر حصوں میں تقسیم کرو ✦

شکل ۴۹۔ ایک ایسی مثلث بناؤ جو متشابہ ہو مفروضہ مثلث کے اور جس کا مجموعہ اضلاع دیا ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

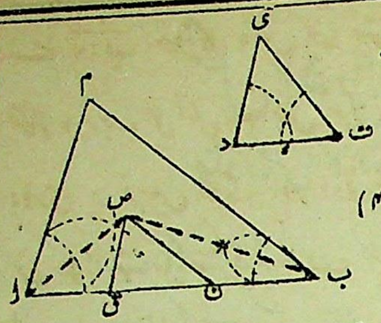

فرض کرو کہ اب مجموعہ اضلاع اور دی ف مفروض ہے

حل۔ اب مجموعہ پر ایسی مثلث ا ب م بناؤ جو متشابہ ہو دی ف مثلث مفروض کے (بموجب عمل شکل ۴۵) م ا ب کی ا ص خط سے اور م ب ا کی ب ص خط سے تنصیف کرو (بموجب عمل شکل ۵) دونو خطوں کے نقطہ تقاطع ص سے ص ق متوازی ا م کا اور ص ن متوازی ب م کا نکالو (بموجب عمل شکل ۴) پس ص ن ق مثلث مطلوب ہوگی۔

شکل ۵۰۔ ایک مثلث کے ضلعوں میں ۳ و ۴ و ۵ کی نسبت ہے

اس کا سب سے چھوٹا ضلع اور باقی دو ضلعوں کا فرق دیا ہوا ہے وہ مثلث بناؤ

فرض کرو اب چھوٹا ضلع اور ف ی باقی دو ضلعوں کا فرق دیا ہوا ہے۔

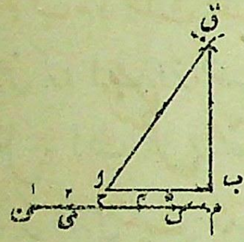

حل۔ شرطِ سوال سے ظاہر ہے۔ کہ فرق ف ی بڑے ضلعے کا پانچواں اور درمیانی ضلعے کا چوتھا حصہ ہے۔ اس لئے ف ی کو سیدھ میں بڑھاؤ۔ اور ف م خط ف ی سے پانچ گنا ماپ لو۔ اور ف ک خط ف ی سے چار گنا ماپ لو۔ اب ا مرکز سے ف ک کی دوری پر اور ب مرکز سے ف م کی دوری پر قوس بناؤ جو پہلی قوس کو ق پہ کاٹے۔ ا ق ، ب ق کو ملاؤ۔ تو ا ب ق مطلوبہ مثلث ہوگی۔

شکل ۵۱۔ ایک ایسی مثلث قائم الزاویہ بناؤ جس کا ارتفاع اور قاعدہ معلوم ہیں

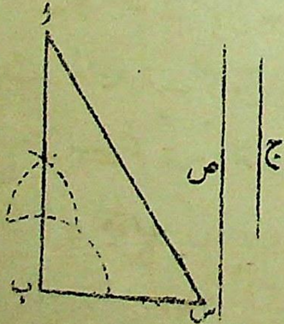

فرض کرو ص ارتفاع اور ج قاعدہ دیا ہوا ہے

حل۔ ب س قاعدہ = ج مفروضہ قاعدے کے بناؤ۔ اور س ب خط پر ب نقطہ سے ب ا عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲) اور ب ا = ص کے کاٹو۔ اور ا س کو ملاؤ۔ تو ا ب س مطلوبہ ہوگی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۵۲ - ایک ایسی مثلث قائم الزاویہ بناؤ جس کا وتر اُس کے ضلعے سے دو چند ہو

فرض کرو اب ایک قائم الزاویہ کا وتر ہے -

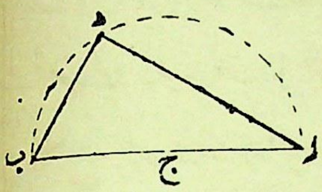

حل - اب خط کی ج نقطہ پر تنصیف کرو - اور ج مرکز سے اج دوری کا اب خط پر نصف دائرہ بناؤ - اور ب د قوس = اج خط کے کاٹو - اور اد ، دب کو ملا دو - پس ادب ایک مثلث مطلوب ہوگی - جس کا وتر اُس کے ایک ضلع سے دو چند ہے *

شکل ۵۳ - ایک ایسی مثلث قائم الزاویہ بناؤ جس کا وتر اور وتر ، زاویہ راس کا عمودی فاصلہ دیا ہوا ہو

فرض کرو اب وتر مثلث اور ج دیا ہوا فاصلہ ہے -

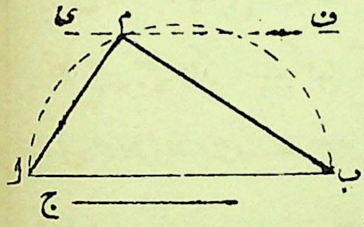

حل - اب خط پر نصف دائرہ بناؤ - اور ا مرکز سے ج کی دوری پر ی قوس اور ب مرکز سے ج کی دوری پر ف قوس لگاؤ - اور دونوں قوسوں کا ف ی مماس کھینچو - تو ف ی نصف دائرہ کو م پر کاٹتا ہے پس م ، ا ، م ، ب کو ملاؤ - تو اب م مثلث مطلوب ہوگی *

شکل ۵۴ - ایک ایسی مثلث قائم الزاویہ بناؤ جس کا وتر اور ایک ضلع دیا ہوا ہو

فرض کرو اب وتر اور ج ضلع دیا ہوا ہے -

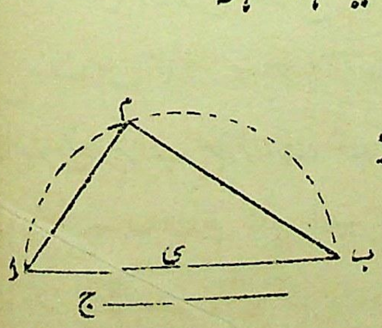

حل - اب خط کی نقطہ ی پر تنصیف کر کے ی مرکز سے ی ا یا ی ب کی دوری کا اب پر نصف دائرہ بناؤ (بذریعہ پرکار) اور ام = ج ضلعے کے بناؤ (بذریعہ پرکار) یا ا مرکز سے ج کی دوری پر قوس لگاؤ - اور م ب کو ملاؤ -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اب م مثلث قائم الزاویہ مطلوب ہوگی ۔

شکل ٥٥ - ایک ایسی مثلث قائم الزاویہ بناؤ

جس کا وتر دیا ہوا ہے اور ایک زاویہ ٣٠ درجہ کا ہو

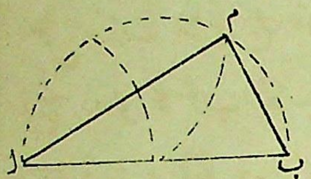

فرض کرو اب وتر دیا ہوا ہے ۔

حل - اب خط پر نصف دائرہ بناؤ (بذریعہ پرکار) اور ب ا کے ا انجام سے ب ا م زاویہ = ٣٠ درجہ کے بناؤ (بموجب عمل شکل ٩) اور ب م کو ملاؤ تو اب م مطلوب ہوگی ۔

شکل ٥٦ - کسی مثلث کے متشابہ دوسری

مثلث بناؤ جس کا ایک ضلع ایک انچ ہو

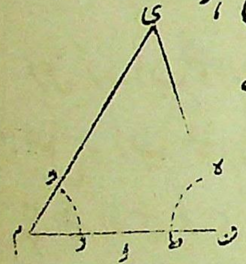

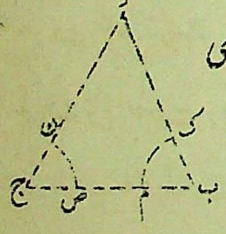

فرض کرو اب ج مثلث اور ف م ایک انچ طول کا خط دیا ہوا ہے

حل - ج مرکز سے کسی دوری پر ن ص اور ب مرکز سے اسی دوری پر ک م قوس بناؤ - اور م مرکز سے اسی دوری پر د د قوس = ص ن قوس اور ف مرکز سے اسی دوری پر ہ ط قوس = ک م قوس کے بناؤ - م د ، ف ہ کو ملا کر بڑھاؤ جو نقطہ ی پر ملیں - پس م ف ی مثلث مطلوب ہوگی ۔

شکل ٥٧ - کسی زاوئے کے باہر ایک نقطہ دیا ہوا ہے - اس سے ایک ایسا خط کھینچو - جو زاوئے کے دونو خطوں سے مل کر ایک ایسی مثلث پیدا کرے - جس کے کوئی سے دو زاویوں میں ١ و ٢ کی نسبت ہو

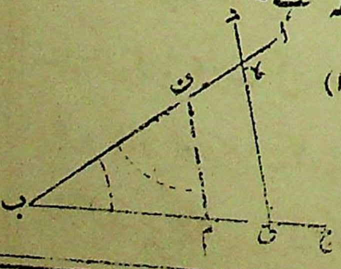

فرض کرو اب ج زاویہ ہے - اور د اس کے باہر دیا ہوا نقطہ ہے۔

حل - ب ف م زاویہ اب ج زاویہ سے دوچند بناؤ (ش ١٠)

د نقطے سے د ق خط م ف خط کا متوازی نکالو - (ش ۴)

پس د ق خط مطلوب ہے - کیونکہ ہ ق ب ایسی مثلث

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بن گئی کر ق ہ ب زاویہ اب ج زاوئے سے دو چند ہے ٭

مثلّثوں کے متعلّق سوالات

(۱) ایک مثلث بناؤ جس کے ضلعوں میں ۲ و ۳ و ۴ کی نسبت ہو ٭

(۲) ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا قاعدہ اور زاویۂ راس معلوم ہو۔ اور اس کے ضلعوں میں ۲ و ۳ کی نسبت ہو ٭

(۳) ۱½ انچ طول والے خط کے ایک انجام سے ایک نقطہ ۱ انچ اور دوسرے انجام سے ۱½ انچ ہے۔ اگر اُس نقطے سے دونو انجاموں میں خط ملایا جائے تو کون سی مثلث پیدا ہوگی ٭

(۴) ایک مثلث کے ضلعوں میں ۳ و ۴ و ۵ کی نسبت ہے۔ اُس کا سب سے چھوٹا ضلع اور باقی دو ضلعوں کا فرق دیا ہوا ہے وہ مثلث بناؤ ٭

(۵) ایک ایسی مثلث بناؤ جس کے تینوں ضلعے تینوں نقاط مفروضہ پر سے گزریں ٭

(۶) کسی مثلّث کو دو قائم الزاویہ مثلثوں میں تقسیم کرو ٭

(۷) کسی مثلّث کے متشابہ دوسری مثلث بناؤ۔ جس کا ایک ضلع ایک انچ ہو ٭

(۸) کسی زاوئے کے باہر ایک نقطہ دیا ہوا ہے۔ اس سے ایک ایسا خط کھینچو جو زاوئے کے دونو خطوں سے مل کر ایک ایسی مثلث پیدا کرے جس کے کوئی سے دو زاویوں میں ۱ و ۲ کی نسبت ہو ٭

(۹) ایک دئے ہوئے قاعدے پر ایسی مثلث بناؤ جس کے زاویوں میں ۱ و ۲ و ۳ کی نسبت ہو ٭

(۱۰) ایک ایسی مثلث قائم الزاویہ بناؤ جس کا وتر اُس کے ایک ضلع سے دو چند۔ سہ چند چہار چند وغیرہ ہو ٭

(۱۱) ایک ایسی مثلث بناؤ۔ جس کا مجموعۂ اضلاع ۵ انچ ہو۔ اور اُس کے ضلعوں میں ۲ و ۱½ و ۳ کی نسبت ہو ٭

(۱۲) دئے ہوئے قاعدے پر ایک ایسی مثلث بناؤ جس کا زاویۂ راس ۱۲۰ درجہ کا ہو٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۳) ایک ایسی مثلث متساوی الساقین بناؤ جس کے تینوں راس کسی دئے ہوئے نقطے سے برابر فاصلے پر واقع ہوں ٭

(۱۴) ایک ایسی مثلث بناؤ جس کے تینوں راس دئے ہوئے نقطے سے برابر فاصلے پر واقع ہوں اور اس کا ارتفاع $1\frac{1}{2}$ انچ ہو ٭

(۱۵) کسی مثلث میں ایک ایسا نقطہ دریافت کرو جس کا فاصلہ تینوں راسوں سے برابر ہو٭

ذو اربعۃُ الاضلاع و کثیر الاضلاعوں کا بیان

شکل ۵۸- معلومہ ضلعے اب پر ایک مربع بناؤ

اب ضلعے کے ا انجام سے اج عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲ صورت)

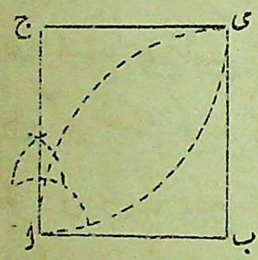

اور ج ا = اب کے بناؤ (بذریعہ پرکار) اور ج مرکز سے ج ا کی دُوری پر اور ب مرکز سے اب کی دُوری پر قوسیں لگاؤ- جو کہ ی نقطہ پر تقاطع کریں- ی ب اور ی ج کو ملاؤ-

تو اب ی ج مربع مطلوب ہوگا-

شکل ۵۹- دئے ہوئے وتر اب پر ایک مربع بناؤ

حل- اب وتر کی نقطہ ج پر تنصیف کرو (بموجب عمل شکل ۱)

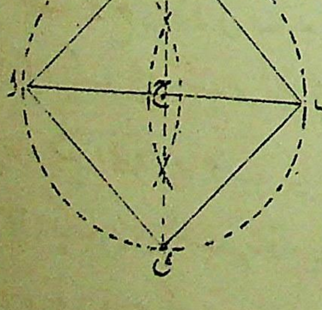

اور نقطہ ج سے اب پر ہر دو طرف دی عمود نکالو (شکل ۲ صورت ۱) اور ج نقطے کو مرکز مان کر ج ا یا ج ب کی دوری پر دائرہ کھینچو- جو عمودی خط کو د ، ی پر کاٹے

پس ی ا ، ا د ، د ب ، ب ی کو ملاؤ-

تو ا د ب ی مربع مطلوب ہوگا ٭

شکل ۶۰- ایک ایسا مربع بناؤ جس کے وتر اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضلعے میں اب خط کا فرق دیا ہوا ہو

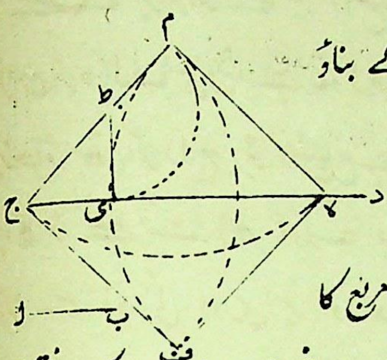

حل۔ ایک غیر محدود خط ج د کھینچو۔ اور ج ی = اب کے بناؤ
ی نقطے سے ی ط عمود = ی ج خط کے نکالو۔ اور ط ج
کو ملا کر بڑھاؤ۔ اور ط مرکز سے ط ی کی دُوری پر قوس
بناؤ۔ جو بڑھے ہوئے خط کو م پر کاٹے۔ تو ج م خط مربع کا
ایک ضلع ہوگا۔ اب م مرکز سے م ج کی دُوری پر قوس لگاؤ۔ جو غیر محدود خط ج د کو ہ نقطے پر
کاٹے۔ اور م ہ کو ملاؤ۔ اور ج مرکز سے ج م کی دوری پر۔ اور ہ مرکز سے ہ م کی دوری پر قوسیں لگاؤ۔
دونو قوسوں کے نقطۂ تقاطع ف، ہ اور ف، ج کو ملاؤ۔ تو ہ م ج ف مربع مطلوب ہوگا ॰

شکل ۶۱۔ ایک ایسی مستطیل بناؤ جس کے دونو ضلعے دئے ہوئے ہوں

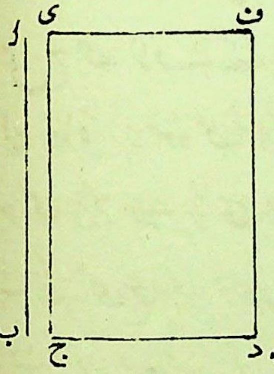

فرض کرو کہ ایک ضلع اب اور دوسرا ج د دئے ہوئے ہیں
حل۔ ج نقطے سے ج د خط پر ج ی عمود = اب خط
کے نکالو (بموجب عمل شکل ۲) ی مرکز سے ج د کی دُوری پر اور د
مرکز سے اب یا ی ج کی دُوری پر قوسیں لگاؤ۔ دونو قوسوں کے
نقطۂ تقاطع ف کو د، ی میں ملاؤ۔ تو د ج ی ف مستطیل مطلوب ہوگی ॰

شکل ۶۲۔ ایک ایسی مستطیل بناؤ جس کا وتر اور ایک ضلع دیا ہوا ہو

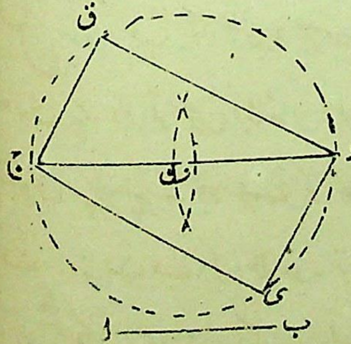

فرض کرو اب ضلع اور ج د وتر دئے ہوئے ہیں۔
حل۔ ج د خط کی ف نقطہ پر تنصیف کرو۔ اور ف کو
مرکز مان کر ف ج یا ف د کی دوری پر دائرہ کھینچو۔
د، ج مرکز سے اب کی دوری پر قوسیں لگاؤ۔ جو دائرے
کو ق، ی نقطوں پر کاٹیں۔ دق، ق ج، ج ی،
ی د کو ملاؤ۔
تو د ی ج ق مستطیل مطلوب ہوگی ॰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۶۳ - ایک ایسی مستطیل بناؤ جس کے دونو اضلاع کا فرق دیا ہوا ہے

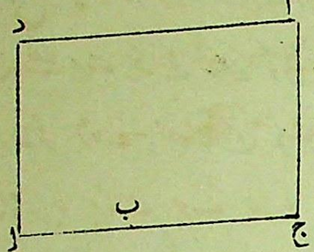

فرض کرو اب فرق ہے - اب کو سیدھ میں ج تک بڑھاؤ تو اگر اج بڑا ضلع ہے - تو ب ج چھوٹا ضلع ہوگا ا نقطے سے اد عمود = ب ج کے نکالو - اور ج مرکز سے اد کی دوری پر اور د مرکز سے اج کی دوری پر قوسیں لگاؤ جو م نقطے پر باہم تقاطع کریں - دم اور ج م کو ملاؤ - تو ادم ج مستطیل مطلوب ہوگی ٭

شکل ۶۴ - ایک ایسی معین بناؤ - جس کا ضلع اور زاویہ دیا ہوا ہو

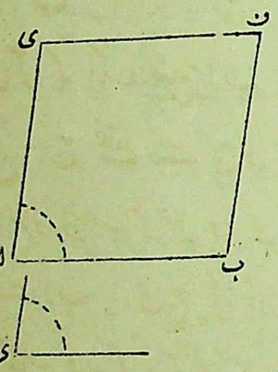

فرض کرو کہ اب ضلع اور زاویہ ی دئے ہوئے ہیں

حل - ی زاویے کے برابر ب ا خط کے ساتھ ب ای زاویہ بناؤ (بموجب عمل شکل ۹) اور ای = اب خط کے کاٹو اور ی مرکز سے ای خط کی دوری پر اور ب مرکز سے اب کی دوری پر قوسیں لگاؤ جو ف نقطہ پر کاٹتی ہیں - ی ف اور ب ف کو ملاؤ - تو اب ف ی معین مطلوب ہوگی ٭

شکل ۶۵ - ایک ایسی معین بناؤ جس کا وتر اور ایک ضلع دیا ہوا ہو

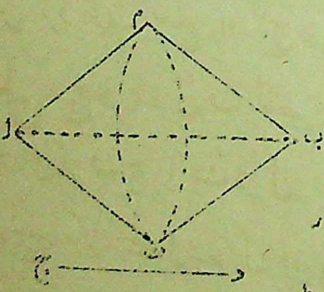

حل - ا، ب کو علیحدہ علیحدہ مرکز مان کر ج د ضلعے کی دوری پر دو قوسیں بناؤ - فرض کرو دونو قوسیں م، ف نقطوں پر ایک دوسرے کو کاٹتی ہیں - ب م اور م ا اور اف اور ف ب کو ملا دو - تو اف ب م معین مطلوب ہوگی ٭

شکل ۶۶ - ایک ایسی شبیہ بالمعین بناؤ جسکے کوئی سے دو راس دئے ہوئے نقطے سے آدھ آدھ انچ کے فاصلے پر واقع ہوں اور باقی کے دو راس اس نقطے سے ایک ایک انچ کے فاصلے پر واقع ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

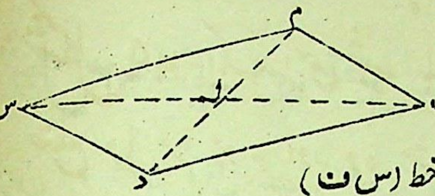

حل- فرض کرو کہ ا نقطہ معلوم ہے -
ایک خط م د ا نقطے پر سے گزرتا ہوا ایک انچ
لمبا کھینچو - اور ام = اد بناؤ - اب اور کوئی سا خط (س ف)
۲ انچ لمبا م د کے ساتھ کوئی سا زاویہ بناتا ہوا نکالو اور اس = اف بناؤ - اور ف م
، م س ، س د ، د ف کو ملاؤ - پس د ف م س ایک معین مطلوب ہوگی *

شکل- ایک ایسی شبیہ بالمعین یا متوازی الاضلاع بناؤ جس کے دونو ضلعے اور ان دونو اضلاع کا درمیانی زاویہ دیا ہوا ہو

فرض کرو ا اور ب دو ضلعے اور س ان اضلاع کا درمیانی زاویہ ہے -

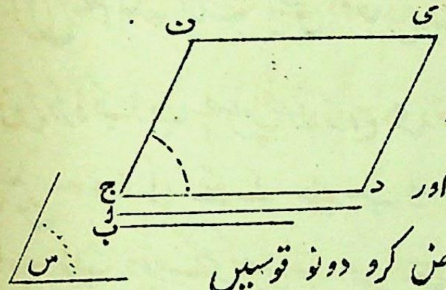

حل- دج خط = ا ضلعے کے رکھو- دج خط کے
ساتھ دج ف زاویہ = مفروضہ زاویہ س کے بناؤ اور
ج ف = ب ضلعے کے کاٹو- ف مرکز سے ا ضلعے اور
د مرکز سے ب ضلعے کی دوری پر قوسیں لگاؤ- فرض کرو دونو قوسیں
ی پر کاٹتی ہیں- دی اور فی کو ملا دو- تو دی ف ج متوازی الاضلاع مطلوب ہوگی*

شکل ۶۸- ایک ایسی شبیہ بالمعین یا متوازی الاضلاع بناؤ جس کے ہر دو معلومہ وتروں کا درمیانی زاویہ ۴۵ درجے کا ہو

فرض کرو کہ ا اور ب معلومہ وتر ہیں -

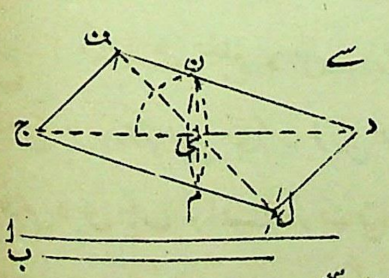

حل- ا وتر کے برابر ج د خط فرض کرو- اور ج مرکز سے
کسی دوری پر اور د مرکز سے اسی دوری پر قوسیں
لگاؤ دونو قوسوں کے نقطہ تقاطع م ، ن کو ملاؤ- تو
ن ی ج زاویہ قائمہ ہوگا- ن ی ج زاویہ کی ف ل خط سے
تنصیف کرو (بموجب عمل شکل ۵) اور ب وتر کے نصف کے برابر ی ف = ی ل بناؤ-
ج ف اور ف د اور د ل اور ل ج کو ملاؤ-
تو د ف ج ل متوازی الاضلاع مطلوب ہوگی *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۶۹- ایک ایسی شبیہ بالمعین یا متوازی الاضلاع بناؤ جس کا ضلع دیا ہوا ہو - اور وہ مشابہ ہو کسی مفروضہ متوازی الاضلاع کے

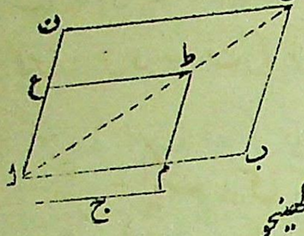

فرض کرو ا ب ی ف متوازی الاضلاع مفروض ہے اور ج ضلع ہے - ا ی وتر کو ملاؤ -

حل - ا م = ج ضلع کے کاٹو - اور م نقطے سے م ط متوازی ف ا کا اور ط نقطے سے ط ع متوازی ا ب خط کا کھینچو تو ا م ط ع شبیہ بالمعین یا متوازی الاضلاع مطلوب ہوگی ؛

شکل ۷۰- کسی کائٹ کے دونو وتروں میں ۲ و ۳ کی نسبت ہے - وہ کائٹ بناؤ

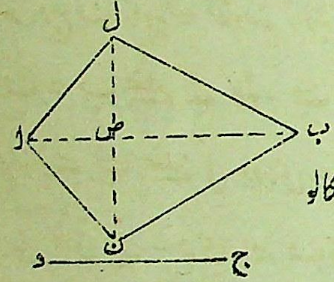

فرض کرو ا ب وتر ۱½ انچ اور ج د وتر ایک انچ ہے جن میں ۳ و ۲ کی نسبت ہے -

حل - ا ب وتر کے کسی نقطہ ص سے ل ص ن عمود نکالو اور ل ص = ص ن = ½ انچ کے بناؤ -

ل ا ، ا ن ، ن ب ، ب ل کو ملادو - تو ا ل ب ن مطلوبہ کائٹ ہوگی ؛

شکل ۷۱- ایک ایسی کائٹ بناؤ جس کے ہر دو نا برابر ضلعے اور ایک وتر دیا ہوا ہو

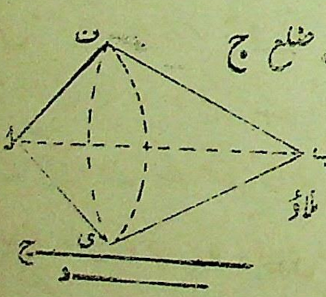

حل - ا مرکز سے ضلع د کی دوری پر اور ب مرکز سے ضلع ج کی دوری پر قوسیں لگاؤ - جو کہ ف اور ی نقطوں پر باہم کاٹتی ہیں - ا ف اور ف ب اور ف ی اور ی ا کو ملاؤ تو ا ف ب ی کائٹ مطلوب ہوگی ؛

شکل ۷۲- ایک ایسی ذو اربعۃ الاضلاع یا منحرف بناؤ جو برابر ہو مفروضہ منحرف یا ذو اربعۃ الاضلاع کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

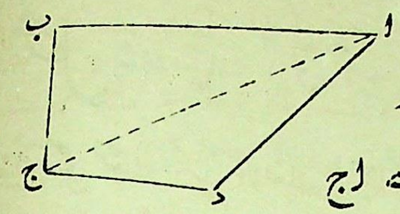

حل- فرض کرو اب ج د مفروضہ منحرف ہے- اج وتر کو ملاؤ- ی ن خط = ج د ضلع کے رکھو- اور ی مرکز سے دا خط کی دوری پر اور ن مرکز سے اج وتر کی دوری پر قوسیں لگاؤ- دونو قوسوں کے نقطہ تقاطع م اور ی ، م اور ن کے درمیان خط ملاؤ- ن مرکز سے ج ب خط کی دُوری پر اور م مرکز سے اب خط کی دُوری پر قوسیں لگاؤ- دونو قوسوں کے نقطۂ تقاطع ق اور ن ، ق اور م کو ملاؤ- تو م ق ن ی منحرف مطلوب ہوگی ؛

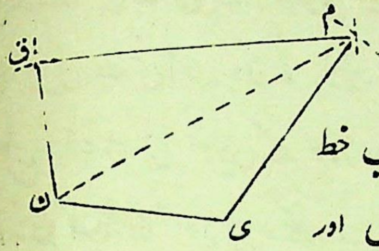

شکل ۷۳- ایک ایسی ذو اربعۃ الاضلاع یا منحرف بناؤ- جس کا ایک ضلع دیا ہوا ہو اور وہ مشابہ ہو دوسری ذو اربعۃ الاضلاع یا منحرف کے

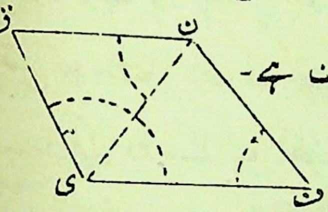

فرض کرو ی ف دیا ہوا ضلع ہے اور اب ج د دی ہوئی منحرف ہے-

حل- د ب کو ملاؤ- ف ی خط پر ف ی ن = ج د ب اور ی ف ن = د ج ب بناؤ- ن ی خط پر ی ن ق = اب د اور ن ی ق = ب د ا بناؤ (بموجب عمل شکل ۹) تو ن ق ی ف منحرف مطلوب ہوگی ؛

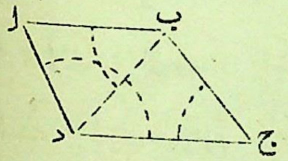

شکل ۷۴- کسی دئے ہوئے خط پر ہر قسم کی کثیر الاضلاع منتظم بنانے کا قاعدہ

حل- فرض کرو اب خط دیا ہوا ہے- ب نقطے سے اب خط پر ب ج عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲ صورت ۲) اور ب مرکز سے ب ا کی دوری پر اج قوس لگاؤ- اور اج کو ملاؤ اور اب خط کی د پر تنصیف کرکے د نقطے سے عمود نکالو-

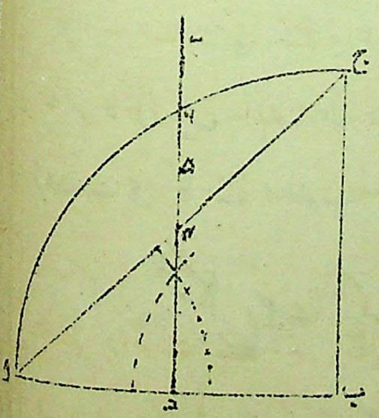

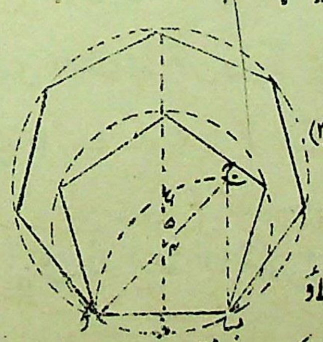

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴ اور ۶ کے درمیانی خط کی تنصیف ۵ پر کرو۔ اور ۴-۵ خط کے برابر عمودی خط میں سے ۶ سے ۷ تک ۷ سے ۸ تک ۸ سے ۹ تک وغیرہ حصے کاٹو۔ اب جتنے ضلعے کی منتظم کثیر الاضلاع بنانی منظور ہو اس نشان پر پرکار کا سرا رکھ کر ا تک فاصلے کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ مثلاً مخمس منتظم کے واسطے ۵ نشان کو مرکز مان کر ۵ ا کی دوری پر اور ۷ ضلعے والی کثیر الاضلاع منتظم بنانے کے لئے ۷ نشان کو مرکز مان کر ۷ ا کی دوری پر دائرہ کھینچو اور اب خط کے برابر محیط دائرہ پر ۵ یا ۷ نشان آئینگے اُن کو آپس میں ملانے سے کثیر الاضلاع مطلوب بن جائیگی +

شکل ۷۵۔ کسی دائرے میں ہر قسم کی کثیر الاضلاع منتظم بنانے کا قاعدہ

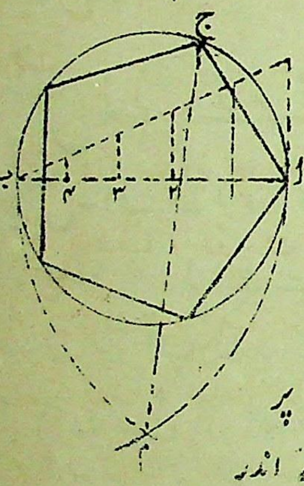

حل۔ فرض کرو اب ج دائرہ ہے۔

اب قطر کھینچو۔ اور اب قطر کو اتنے ہی برابر حصوں میں تقسیم کرو جتنے ضلعے کی کثیر الاضلاع منتظم بنانی منظور ہے۔ اب ا مرکز سے اب قطر کی دوری پر اور ب مرکز سے ب ا قطر کی دوری پر قوسیں لگاؤ۔ جو م پر باہم کاٹیں۔ م و ۲ کے نشان کو ملا کر بڑھا دو۔ جو دائرے کو ج نقطے پر کاٹے۔ اج کو ملاؤ۔ پس اج اُس شکل کا جو دائرے کے اندر بنانی منظور ہے ایک ضلع ہوگا۔ اب اج ضلع کے برابر محیط میں سے حصے کاٹو۔ اور اُن نشانوں کو باہم ملانے سے کثیر الاضلاع مطلوب بن جائیگی +

دوسرا قاعدہ۔ فرض کرو اب ج دائرہ ہے۔

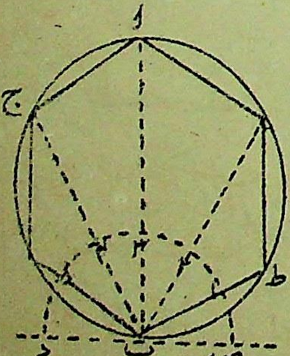

حل۔ ب نقطے سے اب ج دائرے کا ص د خط مماس نکالو۔ اور ب مرکز سے کسی دوری پر ص د خط پر نصف دائرہ بناؤ۔ اور نصف دائرے کے محیط کو اتنے ہی برابر حصوں میں تقسیم کر لو۔ جتنے ضلعوں کی کثیر الاضلاع منتظم دائرے کے اندر بنانی منظور ہو۔ پس ب اور ا ب اور ۲۔ ب اور ۳ وغیرہ نشانوں سے ملتے ہوئے خط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محیطِ دائرہ تک کھینچو۔ اور اُن نشانوں کو باہم ملا دو۔ تو دائرہ کے اندر مطلوبہ کثیر الاضلاع منتظم بن جائیگی ✦

شکل ۷۶۔ دئے ہوئے خط اب پر چھ ضلعے والی کثیر الاضلاع منتظم بناؤ

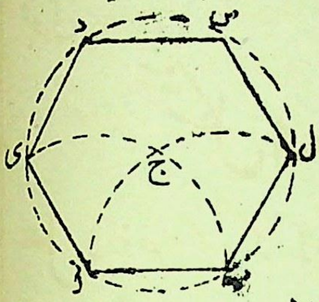

حل۔ ا مرکز سے ب ا خط کی دوری پر اور ب مرکز سے اب خط کی دُوری پر قوسیں لگاؤ۔ دونو قوسوں کے نقطۂ تقاطع ج کو مرکز مان کر ج ا یا ج ب خط کی دوری پر دائرہ کھینچو (بذریعہ پرکار) اب خط کے برابر برابر محیط دائرہ پر ل، ص، د، ی نشان لگاؤ اور ب ل ل ص ص د دی ی ا کو ملاؤ تو اب ل ص دی کثیر الاضلاع مطلوب ہوگی ✦

شکل ۷۷۔ دئے ہوئے خط اب پر ۸ ضلعے والی کثیر الاضلاع منتظم بناؤ

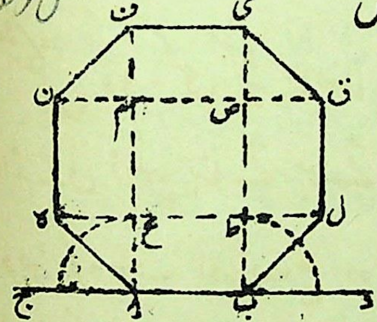

حل۔ اب خط کو دونو طرف د، ج تک سیدھ میں خارج کرو۔ اور ا نقطے سے اف اور ب نقطے سے ب ی عمود اب خط پر نکالو۔ د ب ی اور ج ا ف کی تنصیف ب ل اور ا ہ خط سے کرو۔ اب = ب ل = ا ہ بناؤ۔ ل ہ کو ملاؤ۔ اور ط ص = ع م = اب کے بناؤ۔ اور ص، م کو ملا کر بڑھاؤ۔ ل نقطے سے ل ق اور ہ نقطے سے ہ ن خط ب ی یا اف کے متوازی نکالو۔ ص ی = ف م = اع کے بناؤ۔ اور ق ی اور ی ف اور ف ن کو ملاؤ تو اب ل ق ی ف ن ہ مطلوب شکل ہوگی ✦

شکل ۷۸۔ دئے ہوئے خط اب پر پانچ ضلعے کی کثیر الاضلاع منتظم بناؤ

حل۔ اب خط کی ج نقطہ پر تنصیف کرو اور ج ص عمود اب خط پر نکالو اور اب = ج ہ کاٹو اور ب ہ کو ملا کر م تک سیدھ میں بڑھاؤ کہ ب ا ج = ہ م کے بن جائے۔ ب مرکز سے ب م کی دوری پر م ص قوس لگاؤ۔ اور ص مرکز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

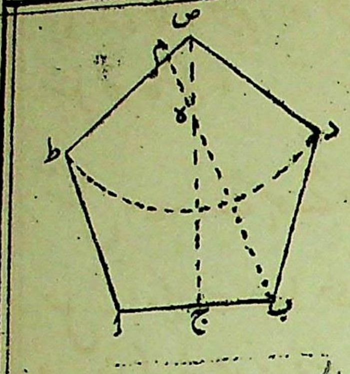

سے اب خط کی دوری پر اور اب مرکز سے اُسی
دُوری پر قوسیں لگاؤ جو د، ط نقطوں پر کاٹیں
پس ص ط اور ط ا اور ب د اور د ص کو ملاؤ۔
تو اب د ص ط پانچ ضلعے کی کثیر الاضلاع مطلوب
ہوگی ٭

شکل ۷۹۔ کسی مخمس منتظم کا مرکز دریافت کرو

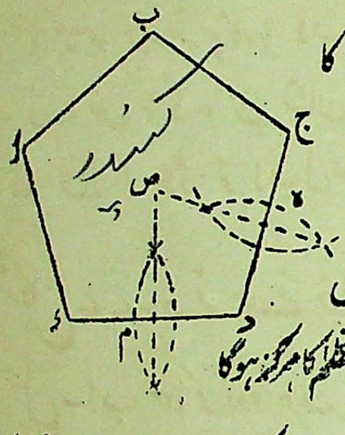

حل۔ فرض کرو کہ ا ب ج د ی ایک مخمس منتظم کا
مرکز دریافت کرنا مطلوب ہے۔
د ی، د ج ضلعوں میں سے ہر ایک کی م، ہ نقاط
پر تنصیف کرکے نقاط تنصیف سے م ص اور ہ ص
عمود نکالو۔ تو دونوں عمودوں کا نقطہ تقاطع ص مخمس منتظم کا مرکز ہوگا

شکل ۸۰۔ کسی کثیر الاضلاع منتظم کے دو ضلعے اسی کثیر الاضلاع منتظم کا اندرونی زاویہ بناتے ہوئے دئے ہیں۔ اُس کثیر الاضلاع منتظم کو پورا کرو

فرض کرو اب اور ب ج دو ضلعے آپس میں زاویہ بناتے ہوئے معلوم ہیں۔

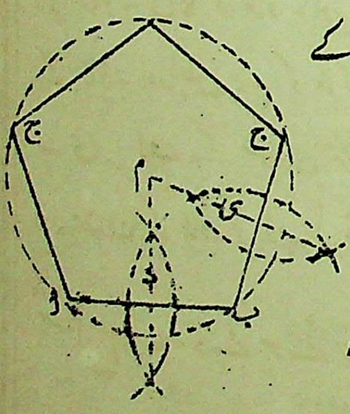

اب کی نقطہ د پر اور ب ج خط کی نقطہ ی پر تنصیف کرکے
اب، ب ج خطوں پر نقاط تنصیف سے د م اور ی م
عمود نکالو (ش ۱) اور م کو مرکز مان کر م ا کی دوری پر
دائرہ کھینچو۔ اور محیط دائرہ پر اب خط کے برابر برابر
نشان لگاؤ اور اُن نشانوں کو آپس میں ملا دو۔ تو وہ
پوری کثیر الاضلاع مطلوب بن جائیگی ٭

نوٹ۔ یہاں مخمس منتظم بنائی گئی ہے۔ جن کا اندرونی زاویہ = ۱۰۸ درجے کے ہے ٭

شکل ۸۱۔ ایک ایسی چھ ضلعے والی کثیر الاضلاع غیر منتظم بناؤ جسکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تین متصل کے ضلعے $\frac{1}{2}$ انچ و $\frac{5}{8}$ انچ و ایک انچ معلوم ہوں۔

فرض کرو ا = $\frac{1}{2}$ انچ ۔ ب = $\frac{5}{8}$ انچ ۔ ج = ایک انچ کے ہے ۔

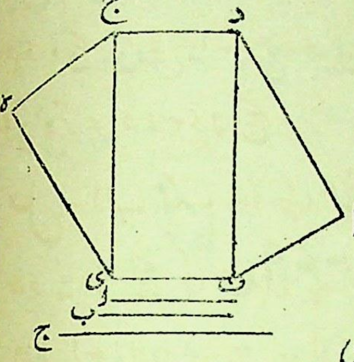

حل۔ ا ضلعے کے برابر ج د خط رکھو۔ ج د خط پر ج د ف ی ایک مستطیل بناؤ۔ جس کا ضلع ج ی یا د ف اضلاع ب، ج کے مجموعہ سے کم ہو۔ کیونکہ مثلث کے دو ضلعے مل کر تیسرے ضلعے سے بڑے ہوتے ہیں (بموجب عمل شکل ۶۶) ی، د مرکز سے ج ضلعے کی دُوری پر اور ج، ف مرکز سے ب ضلعے کی دُوری پر ہ، م قوسیں لگاؤ۔ ہ ی، ہ ج، د م، م ف کو ملاؤ۔ تو ی ف م د ج ہ مطلوبہ کثیر الاضلاع ہوگی ؛

شکل ۸۲۔ ایسی کثیر الاضلاع غیر منتظم بناؤ جسکے ضلعوں کا طول اور زاویوں کی مقدار معلوم ہو

اب ضلع = ایک انچ۔ ب ج = ۶۲۵ء انچ۔ ج د ضلع = ۱ء۱۸۷۵۔ اور د ی ضلع = ایک انچ۔ اور ی ا ضلع = ۶۲۵ء انچ۔ ج ب ا = ۱۲۰° درجے۔ ب ا ی = ۱۳۵° درجے۔ ا ی د = ۹۰° درجے کے ہیں

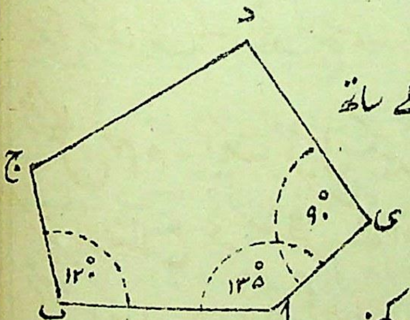

حل۔ اب ایک خط = ایک انچ کے رکھو۔ اور اب کے ساتھ ۱۲۰ درجے کا زاویہ بناتا ہوا ۶۲۵ء = $\frac{5}{8}$ انچ طول کا خط ب ج کھینچو (بذریعہ پروٹیکٹر) اب کے ساتھ ا کی طرف ۱۳۵ درجے کا زاویہ بناتا ہوا ۶۲۵ء = $\frac{5}{8}$ انچ طول کا خط ا ی کھینچو۔ اور ا ی خط کے ساتھ ۹۰ درجہ کا زاویہ بناتا ہوا ایک انچ طول کا خط ی د کھینچو اور ج د کو ملاؤ۔ تو ج د خط = ۱ء۱۸۷۵ = $1\frac{3}{16}$ انچ کا ہوگا۔ پس اب ج د ی مطلوبہ پانچ ضلعے والی کثیر الاضلاع غیر منتظم ہوگی ؛

شکل ۸۳۔ ایک ایسی کثیر الاضلاع غیر منتظم بناؤ جسکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضلعوں کا طول اور وتروں کی لمبائی معلوم ہو

مخمس غیر منتظم بنانے کے لئے مفصّلۂ ذیل معلومات ہیں:- اب = ۱٫۲۵ انچ - ب ج = ٫۵ انچ - ج د = ٫۹۳۷۵ انچ - د ی = ٫۸۷۵ انچ - ی ا = ٫۷۵ انچ - اج وتر = ۱٫۵ انچ - اد وتر = ۱٫۳۷۵ انچ -

حل - اب ایک خط $1\frac{1}{4}$ انچ کا رکھو - اور ا مرکز سے $1\frac{1}{2}$ انچ کی دوری پر اور ب مرکز سے ٫۵ یا $\frac{1}{2}$ انچ کی دوری پر قوسیں لگاؤ - دونو قوسیں ج پر کاٹتی ہیں اج اور ب ج کو ملاؤ - اور ا مرکز سے $1\frac{3}{8}$ انچ کی دُوری پر اور ج مرکز سے $\frac{15}{16}$ انچ کی دوری پر قوسیں لگاؤ - دونو قوسوں کے تقاطع د : ا اور د ، ج کو ملاؤ - اسی طرح د مرکز سے $\frac{7}{8}$ انچ کی دوری پر اور ا مرکز سے $\frac{3}{4}$ انچ کی دوری پر قوسیں لگاؤ - ہر دو قوسیں ی پر کاٹتی ہیں - ا ی اور ی د کو ملاؤ - پس ا ب ج د ی مطلوب پانچ ضلعے کی کثیر الاضلاع غیر منتظم ہوگی -

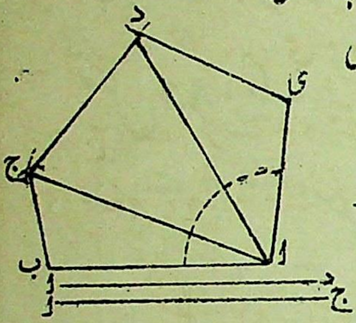

نوٹ - اگر طالب علم سکیل کے استعمال سے واقف ہوگا - تو اس کو یہ خط لگانے چنداں مشکل نہ ہونگے - کیونکہ سکیل پر ایک انچ ۸ حصّوں پر تقسیم ہوتا ہے ❊

شکل ۸۴ - ایک ایسی کثیر الاضلاع غیر منتظم بناؤ جسکے اُن خطوں کا طول جو کثیر الاضلاع غیر منتظم کے اندر نقطہ فرض کرکے کونوں تک کھینچے جائیں اور اُن زاویوں کی مقدار جو اُن خطوں کے ملنے سے پیدا ہوئے ہیں معلوم ہو -

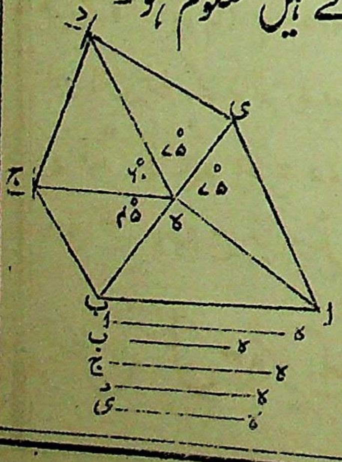

مخمس غیر منتظم بنانے کے لئے مفصّلۂ ذیل معلومات ہیں :-

اﻫ = ٫۸۷۵ = $\frac{7}{8}$ انچ	ی ﻫ = ٫۶۲۵ = $\frac{5}{8}$ انچ
ب ﻫ = ٫۶۲۵ = $\frac{5}{8}$ انچ	زاویہ ب ﻫ ج = ۴۵ درجے کا
ج ﻫ = ٫۸۷۵ = $\frac{7}{8}$ انچ	زاویہ ج ﻫ د = ۶۰ درجے کا
د ﻫ = ٫۷۵ = $\frac{3}{4}$ انچ	زاویہ د ﻫ ی = ۷۵ درجے کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور یٰ ہ اَ = ۷۵ درجے کا

حل - ب ہ خط ۵/۸ انچ کا رکھو - اور ب ہ ج = ۴۵ درجے کے بناؤ

اور ہ ج = ۷/۸ انچ کاٹو - اور ج ہ د = ۶۰ درجے کا بناؤ -

اور ہ د = ۳/۴ انچ کاٹو - اور د ہ ی = ۷۵ درجے کے بناؤ -

اور ہ ی = ۵/۸ انچ کاٹو - اور ی ہ ا = ۷۵ درجے کے بناؤ - اور ہ ا = ۷/۸ انچ کاٹو -

پس اب اور ب ج اور ج د اور د ی اور ی ا کو ملاؤ -

پس ا ب ج د ی مخمس غیر منتظم ہوگی ٭

شکل ۸۵ - ایک ایسی کثیر الاضلاع غیر منتظم بناؤ جس کے کوئی سے دو ضلعوں اور اُن وتروں کا طول جو معلومہ ضلعوں کے نقطہ ملاپ سے کھینچے گئے ہیں - اور اُن زاویوں کی مقدار جو وتروں اور معلومہ ضلعوں کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں - معلوم ہو

مخمس غیر منتظم بنانے کے واسطے مفصلۂ ذیل معلومات ہیں :-

اب = ایک انچ - ای = ۷۵ء انچ = ۳/۴ انچ - اج وتر = ۱٫۳۷۵ = ۱ ۳/۸ انچ

اد وتر = ۱٫۲۵ انچ = ۱ ۱/۴ انچ - اور

ب اج = ۳۰ درجہ - ج اد = ۴۵ درجہ - د ا ی = ۶۰ درجہ

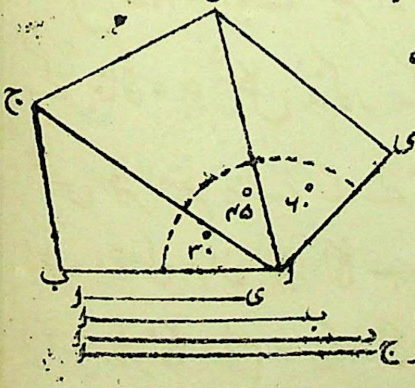

حل - اب ایک خط ایک انچ کا رکھو - اور اب خط کے ساتھ ب اج = ۳۰ درجہ کا بناؤ - اور اج = ۱ ۳/۸ انچ کے کاٹو اور ب ج کو ملاؤ (یہی قاعدہ ہر سہ مثلث کے بنانے میں استعمال کرو) یعنی ج ا خط کے ساتھ ج اد = ۴۵ درجے کے بناؤ اور اد = ۱ ۱/۴ انچ کاٹو اور دج کو ملاؤ - ج اد خط کے ساتھ د ا ی = ۶۰ درجے کے بناؤ اور ای = ۷۵ء انچ کاٹو اور دی کو ملادو - تو اب ج د ی مطلوبہ مخمس غیر منتظم ہوگی ٭

شکل ۸۶ - ایک کثیر الاضلاع غیر منتظم بذریعۂ اُن عمودی خطوں کے بناؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو شکل مذکور کے کسی ایک ضلع پر اور اُس ضلع کو دونو طرف بڑھائے جانے پر واقع ہوں۔

فرض کرو اب ایک ضلع دونو طرف د، ج تک بڑھایا گیا ہے۔
اور مخمس غیر منتظم بنانے کے لئے مفصلہ ذیل معلومات ہیں:۔

ج ا = $\frac{1}{2}$ انچ
اب { اہ = $\frac{1}{2}$ انچ ، ہب = $\frac{1}{4}$ انچ } $\frac{3}{4}$ انچ
ب د = $\frac{3}{8}$ انچ

ج ی عمود = $\frac{3}{4}$ انچ
ہ م عمود = $1\frac{1}{8}$ انچ
د ع عمود = $\frac{1}{2}$ انچ

حل۔ اب ایک ضلع = $\frac{3}{4}$ انچ کے رکھو۔ اور اس کو دو حصّوں میں تقسیم کرو یعنی اہ = $\frac{1}{2}$ انچ اور ہ ب = $\frac{1}{4}$ انچ کے ہو۔ اب کو دونو طرف سیدھ میں ج، د تک بڑھاؤ۔ اور اج = $\frac{1}{2}$ انچ اور ب د = $\frac{3}{8}$ انچ کے بناؤ۔ ج نقطے سے ج ی عمود = $\frac{3}{4}$ انچ اور ہ نقطے سے ہ م عمود = $1\frac{1}{8}$ انچ اور د نقطے سے د ع عمود = $\frac{1}{2}$ انچ کے نکالو (ش ۲) تو ای اور ی م اور م ع اور ع ب کو آپس میں ملا دو۔ پس ای م ع ب ایک مخمس غیر منتظم مطلوب ہوگی۔

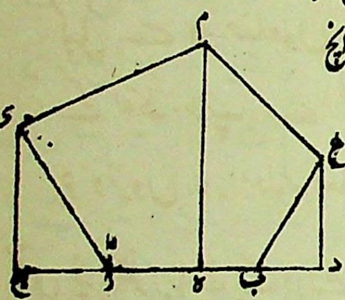

شکل ۸۷۔ ایک کثیر الاضلاع غیر منتظم بذریعۂ اُن عمودی خطوں کے بناؤ۔ جو شکل مذکور کے وتر پر کسی خاص حالت میں دئے ہوئے ہیں

مخمس غیر منتظم بنانے کے لئے مفصلۂ ذیل معلومات ہیں:۔
اب وتر کی لمبائی $1\frac{5}{8}$ انچ ہے اور اُس کے حصّے مندرجۂ ذیل ہیں:۔
اہ = $\frac{1}{2}$ انچ۔ ام = ایک انچ۔ اور اگ = $1\frac{1}{4}$ انچ اور اب = $1\frac{5}{8}$ انچ

دو عمود وتر کے اوپر کی طرف کے { ہ ق عمود = $\frac{5}{8}$ انچ ، ن ص عمود = $\frac{1}{2}$ انچ }

ایک عمود وتر کے نیچے کی طرف م ل عمود = $\frac{1}{2}$ انچ

حل۔ ایک خط اب $1\frac{5}{8}$ انچ کا ماپ کر کھینچو۔ اور اُس پر بموجب دعوے کے حصّے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

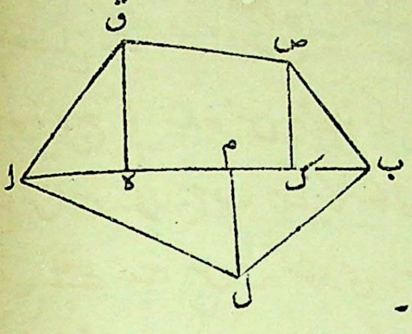

ثبت کرو۔

اور نقطہ ہ سے ہ ق عمود = $\frac{5}{8}$ انچ کا
اور نقطہ م سے م ل عمود = $\frac{1}{2}$ انچ کا } نکالو (ش ۲)
اور نقطہ ک سے ک ص عمود = $\frac{1}{4}$ انچ کا

اق اور ق ص اور ص ب اور ب ل اور ل ا کو ملاؤ۔

تو اق ص ب ل مخمس غیر منتظم مطلوب ہوگی ؎

شکل ۸۸۔ ایک ایسی منحرف بناؤ جس کی مفصلۂ ذیل معلومات ہیں :۔

اب ضلع = ۹۰ فیٹ
اد ضلع = ۸۰ فیٹ
س ب ضلع = ۶۰ فیٹ

س ا وتر = ۱۲۰ فیٹ
$\widehat{\text{د ا س}}$ = ۶۰ درجے کا

نوٹ۔ جبکہ ۸۰ فیٹ = ایک انچ سکیل میں مانا گیا ہے۔

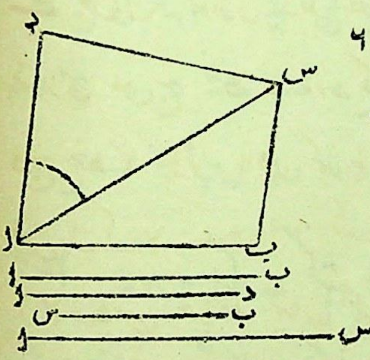

حل۔ اد ایک خط = ایک انچ کے رکھو۔ اور $\widehat{\text{د ا س}}$ = ۶۰ درجے کے بناؤ۔ اور اس = $1\frac{1}{2}$ انچ کے بناکر د س کو ملا دو۔ اور س مرکز سے $\frac{3}{4}$ انچ کی دوری پر اور ا مرکز سے $\frac{9}{8}$ انچ کی دوری پر قوسیں لگاؤ۔ جو ب نقطہ پر کاٹیں۔ اب اور ب س کو ملا دو۔

پس اد س ب مطلوبہ منحرف ہوگی۔ یہی مطلوب تھا۔

شکل ۸۹۔ دی ہوئی مستطیل کے مشابہ اُس کے اندر اور باہر ایسی دو مستطیلیں بناؤ جن کا ایک ایک ضلع دیا ہوا ہے

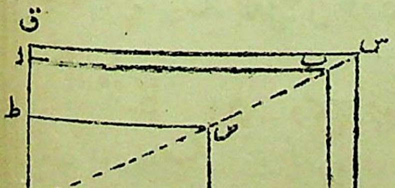

حل۔ فرض کرو اب ج د ایک مستطیل اور ی، ت اضلاع معلوم ہیں ب د وتر کو ملا دو۔

(۱) م د = ی ضلعے کے کاٹ کر م نقطے سے م ص متوازی اد خط کا کھینچو۔ جو وتر ب د کو ص پر کاٹے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ص نقطے سے ص ط متوازی دج خط نکالو۔ پس دم س ط مستطیل مطلوب ہے جو اصل مستطیل کے اندر بن گئی۔

(۲) دج کو سیدھ میں بڑھاؤ کہ دع = ف ضلعے مفروض کے بن جائے۔ ع نقطے سے ع س متوازی ج ب خط کا نکالو۔ جو ب د بڑھے ہوئے وتر کو س نقطے پر کاٹے۔ س نقطے سے س ق متوازی د ب خط کا نکالو۔ جو د ا بڑھے ہوئے خط کو ق نقطے پر کاٹے۔ پس دع س ق ایک مستطیل مطلوبہ اصل مستطیل کے اوپر بن گئی ۔

شکل ۹۰۔ دی ہوئی مثلث کے مشابہ اس کے اندر اور باہر ایسی دو مثلثیں بناؤ جن کا ایک ایک ضلع دیا ہوا ہے

فرض کرو کہ د س ج مثلث اور ا، ب ضلعے دئے ہوئے ہیں۔

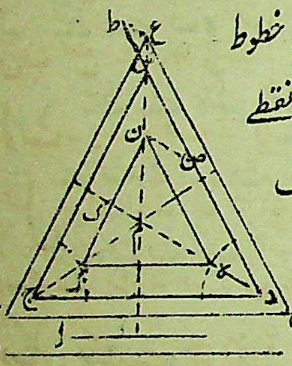

حل۔ دس ج △ کے تینوں زاویوں کی دم ، ج م ، س م خطوط سے تنصیف کرو اور دص = ا ضلعے کے کاٹو۔ اور ص نقطے سے ص ن متوازی دم خط کا نکالو۔ ن نقطے سے ن ک متوازی س ج خط کا اور ک نقطے سے ک ہ متوازی دج خط کا نکالو۔ ہ ن کو ملا دو۔

پس ن ک ہ مثلث اصل مثلث کے اندر بن گئی۔

(۲) دس خط کو یہاں تک بڑھاؤ۔ کہ دط = ب ضلعے مفروض کے بن جائے۔ پس ط نقطے سے دم خط کا ط ع متوازی نکالو جو س م بڑھے ہوئے خط کو ع نقطے پر کاٹے۔ ع نقطے سے ع ق متوازی دس خط کا نکالو۔ جو م د بڑھے ہوئے خط کو ق نقطے پر کاٹے۔ پس ق نقطے سے ق ی متوازی دج خط کا نکالو۔ جو م ج بڑھے ہوئے خط کو ی پر کاٹے۔ ی ع کو ملا دو۔ پس ع ق ی مثلث مطلوبہ اصل مثلث کے اوپر بن گئی ۔

شکل ۹۱۔ دی ہوئی مخمس منتظم کے مشابہ اس کے اندر اور باہر ایسی دو مخمس منتظمیں بناؤ جن کے ضلعے معلوم ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حل- فرض کرو اب ج د ی مخمس منتظم اور ف ، ہ اضلاع معلوم ہیں -

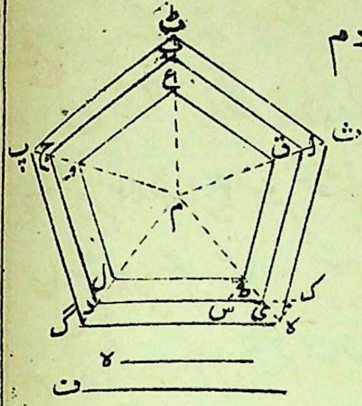

مخمس منتظم کے پانچوں زاویوں کی ا م ، ب م ، ج م ، د م
، ی م خطوں سے جو م نقطے پر ملتے ہیں تنصیف کرو۔
د س = ہ ضلعے کے کاٹو - اور س نقطے سے س ط متوازی
م د خط کا نکالو جو م ی خط کو ط نقطے پر کاٹے۔ ط نقطے
سے ط ق ، ق نقطے سے ق ع ، ع نقطے سے ع و اور
و نقطے سے و ل خط مخمس کے ضلعوں کے متوازی نکالو۔
اور ل ط کو ملا دو - پس ط ق ع و ل ایک مخمس منتظم مطلوبہ اصل مخمس منتظم کے
اندر بن گئی ٭

(۲) د ی کو یہاں تک سیدھ میں بڑھاؤ کہ۔ د ک = ف ضلعے کے بن جائے - اور
ک نقطے سے ک ہ متوازی م د خط کا نکالو - جو م ی بڑھے ہوئے خط کو ہ پر کاٹے-
پس ہ نقطے سے ہ گ اور گ نقطے سے گ پ اور پ نقطے سے پ ٹ اور ٹ
نقطے سے ٹ ث اور ث نقطے سے ث ہ علیحدہ علیحدہ پانچوں اضلاع کے متوازی نکالو۔
تو ہ گ پ ٹ ث ایک مخمس منتظم مطلوبہ اصل مخمس منتظم کے اندر بن گئی ٭

شکل ۹۲- دی ہوئی کثیر الاضلاع منتظم کے اندر اور باہر ایسی دو کثیر الاضلاع منتظمیں بناؤ جن کا ایک ایک ضلع معلومہ نقطے پر سے گزرے

حل- فرض کرو اب ج د ی ف ایک مسدس منتظم معلوم ہے - ہ نقطہ اس کے اندر
اور ک نقطہ اس کے باہر معلوم ہیں- مسدس منتظم کے

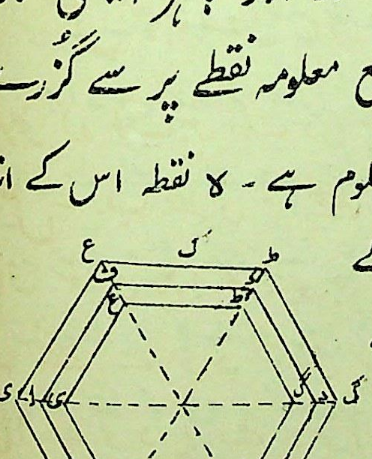

وتروں ج ف ، ب ی ، ا د کو ملا کر بڑھاؤ - ہ نقطے سے
ب ج خط کا متوازی ص ق نکالو - اور ق نقطے سے
ق گ اور گ نقطے سے گ ط - اور ط نقطے سے ط ع
اور ع نقطے سے ع ی اور ی نقطے سے ی ص خط ج د
، د ی ، ی ف ، ف ا ، اب ضلعوں کے متوازی نکالو - اسی طرح باہر کے نقطے ک سے
متوازی خط نکال کر عمل کرو تو ص ق گ ط ع ی مطلوبہ مسدس منتظم اصل مسدس منتظم کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اند۔ اور باہر بن جائیگی ۔

شکل ۹۳۔ دی ہوئی کثیر الاضلاع غیر منتظم کے مشابہ اسکے اندر اور باہر ایسی دو کثیر الاضلاع غیر منتظمیں بناؤ۔ جن کا کوئی سا ایک ایک ضلع دیا ہوا ہے

حل۔ فرض کرو اب ج د ی مخمس غیر منتظم ہے۔ اور ف ، ۵ اضلاع معلوم ہیں۔
ی ج اور ی ب وتروں کو ملا کر سیدھ میں بڑھاؤ۔

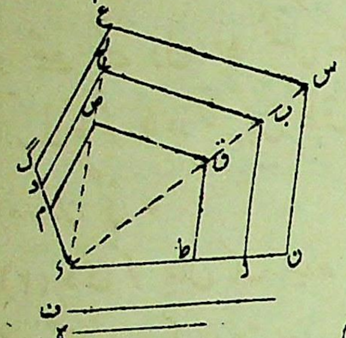

ی ط = ۵ ضلع کے کاٹو۔ اور ط نقطے سے ط ق اور ق نقطے سے ق ص اور ص نقطے سے ص م متوازی د ج ، ج ب ، ب ا خطوں کے نکالو۔ پس ی م ص ق ط مطلوبہ کثیر الاضلاع غیر منتظم اصل کثیر الاضلاع غیر منتظم کے اندر بن گئی ۔

(۲) ی ا کو یہاں تک سیدھ میں بڑھاؤ۔ کہ ی ن = ف ضلعے کے بن جائے۔ اب ن نقطے سے ن س اور س نقطے سے س ع اور ع نقطے سے ع گ متوازی د ج ، ج ب ، ب ا ضلعوں کے نکالو۔ پس گ ع س ن ی مطلوبہ کثیر الاضلاع غیر منتظم کے اُوپر بن گئی ۔

شکل ۹۴۔ دی ہوئی مثلث کو چار برابر اور مشابہ مثلثوں میں تقسیم کرو

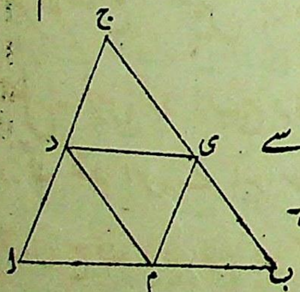

فرض کرو اب ج ایک دی ہوئی مثلث ہے۔
حل۔ اب خط کی م نقطے پر تنصیف کرو اور م نقطے سے م ی متوازی ج ا کا کھینچو جو ج ب خط کو ی نقطے پر ملے۔ ی نقطے سے ی د متوازی ب ا خط کا نکالو۔ جو ج ا خط کو د پر ملے۔ د م کو ملا دو۔ تو اب ج چار برابر اور مشابہ مثلثوں میں تقسیم ہو گئی ۔

شکل ۹۵۔ دی ہوئی شکل کے برابر ایک دوسری شکل بناؤ بذریعہ متوازی خطوط کے

حل۔ فرض کرو اب ج دی ایک کثیر الاضلاع غیر منتظم کے برابر دوسری شکل بنانی ہے۔ د ج ضلعے پر کسی نقطہ ۵ سے ۵ ص ذک عمود نکالو۔ اب شکل کے ہر ایک کونے سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

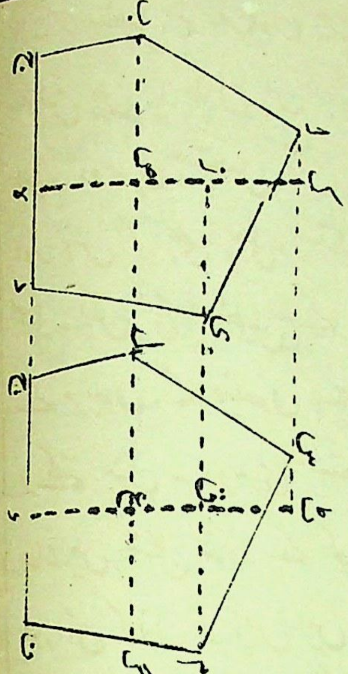

دج ضلعے کے متوازی خط کھینچو۔ یعنی ا سے اٹ۔
ی سے یم اور ب سے ب گ اور ج د خط کو
سیدھ میں بڑھاؤ۔ اور کسی نقطہ ٹ سے ٹ ق ع ی
ایک متوازی خط ک ز ص ہ عمود کا نکالو۔
اور ٹ س = ک ا اور ق م = ز ی اور ع ل = ص ب
اور ی ف = د ہ اور ی چ = ہ ج بناؤ۔
اور س ل، ل چ، چ ف، ف م، م س کو ملاؤ۔
تو س ل چ ف م ایک کثیر الاضلاع غیر منتظم مطلوب
ہوگی۔

شکل ۹۶۔ دی ہوئی شکل سے نصف اور متشابہ شکل بناؤ۔

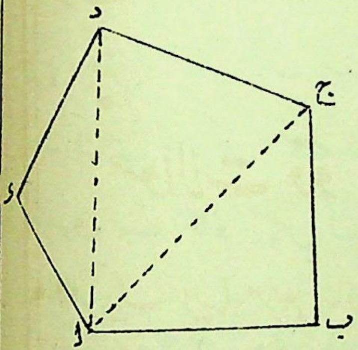

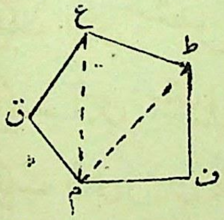

حل۔ فرض کرو ا ب ج د ی ایک مخمس غیر منتظم دی ہوئی ہے۔
ف م خط ا ب کے نصف کے برابر رکھو۔ اور م مرکز سے
ا ج کے نصف کی دوری پر اور ف مرکز سے ب ج کے
نصف کی دوری پر قوس لگاؤ۔ جو پہلی قوس کو ط پر کاٹے
ط مرکز سے د ج کے نصف کی دوری پر اور م مرکز سے
ا د کے نصف کی دوری پر قوس بناؤ۔ جو پہلی قوس کو
ع پر کاٹے۔ اور ع مرکز سے د ی کے نصف کی دوری
پر اور م مرکز سے ا ی کے نصف کی دوری پر قوس لگاؤ جو پہلی قوس کو ق پر کاٹے۔
پس م ف ط ع ق شکل مطلوب بن گئی۔

شکل ۹۷۔ دی ہوئی شکل کے متشابہ اُس سے بڑی یا چھوٹی شکل بناؤ بذریعہ مربعوں کے۔

فرض کرو ا ب ج د ص ط ع ایک شکل مستقیمۃ الاضلاع ہے۔
حل۔ اس شکل پر ایک مستطیل بناؤ جس کے اضلاع شکل کے کونوں پر واقع ہوں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

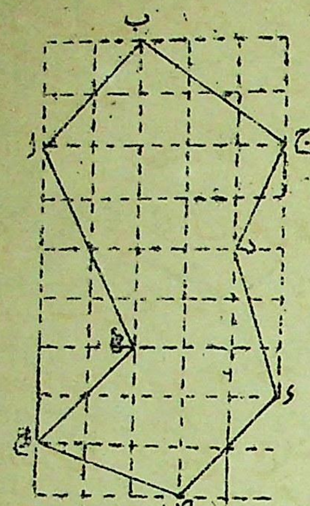

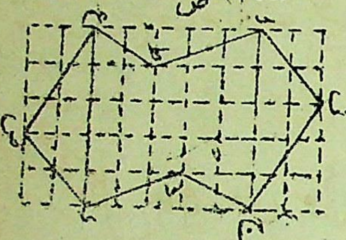

اب مستطیل کو مربعوں میں تقسیم کرو۔ اگر کچھ جگہ عرض میں یا طول میں بڑھے اس کو رہنے دو۔ اب دوسری مستطیل اُس سے بڑی یا چھوٹی بناؤ۔ اور اس کو بھی پہلی مستطیل کی طرح مربعوں میں تقسیم کرو۔ لیکن نئی مستطیل کے مربعوں کے ضلعے پہلی مستطیل کے مربعوں کے ضلعوں سے بڑائی یا چھٹائی کی نسبت رکھتے ہوں۔ دوسری مستطیل کے جس جس مربع کے خانہ میں شکل مذکور کے کونے واقع ہوں قائم کرو۔ اور اُن کونوں کو آپس میں ملا دو۔ تو دوسری شکل پہلی کے مشابہ بن جائیگی ؞

نوٹ۔ دونو مستطیلوں کے مربعوں کی تعداد باہم برابر ہو ؞

سوالات ذو اربعۃُ الاضلاع و کثیرُ الاضلاع کے متعلّق

(۱) ایک ایسا مربع بناؤ جس کے مقابل کے دو زاوئے۔ معلومہ نقطوں پر واقع ہوں ؞

(۲) ایک ایسی مستطیل بناؤ جس کے ضلعوں میں ۳ و ۴ کی نسبت ہو ؞

(۳) ایک ایسی مستطیل بناؤ جس کے ہر دو اضلاع کا فرق دیا ہوا ہے ؞

(۴) ایک ایسی معین بناؤ جس کے وتر اور ضلعے میں ۳ و ۲ کی نسبت ہو ؞

(۵) ایک ایسی معین بناؤ جس کے کوئی سے دو راس دئے ہوئے نقطے سے آدھ آدھ انچ کے فاصلے پر واقع ہوں اور باقی کے دو راس اس نقطے سے ایک ایک انچ کے فاصلے پر واقع ہوں ؞

(۶) ایک ایسی معیّن بناؤ جس کے وتر اور ضلعے کا فرق دیا ہوا ہے ؞

(۷) ایک معیّن کو ۴ برابر معین شکلوں میں تقسیم کرو ؞

(۸) ایک ایسی معین بناؤ جو متشابہ ہو دی ہوئی معین کے اور جس کا ایک ضلع دیا ہوا ہو ؞

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹) کسی کائٹ کے دونو وتروں میں ۲ و ۵ کی نسبت ہے وہ کائٹ بناؤ ؛

(۱۰) ایک ایسی منحرف بناؤ جس کا وتر دیا ہو۔ اور وہ متشابہ ہو دی ہوئی منحرف کے ؛

(۱۱) ایک ایسی منحرف بناؤ جس کا ایک وتر اور کوئی سے دو متصلہ ضلعے اور ایک زاویہ دیا ہوا ہو۔ اور باقی دو ضلعوں میں ۳ ؛ ۴ کی نسبت ہو ؛

(۱۲) کسی مخمس منتظم کا مرکز دریافت کرو ؛

(۱۳) ایک ایسی مخمس منتظم بناؤ۔ جس کے ضلعوں میں ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ کی نسبت ہو ؛

(۱۴) کسی دائرہ۔ میں ہر قسم کی کثیر الاضلاع منتظم بنانے کا قاعدہ بیان کرو ؛

(۱۵) ایک مربع کے متشابہ اُس کے اندر اور باہر مربعے بناؤ۔ جن کے ضلعے دیئے ہوئے ہوں ؛

دائروں کا بیان

شکل ۹۸ - دائرے کا مرکز معلوم کرو

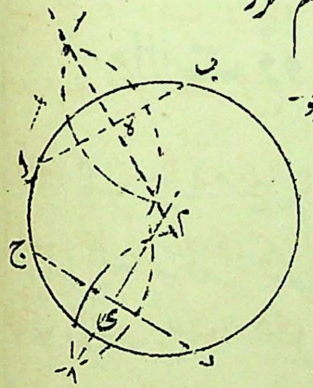

حل - مفروضہ دائرے کے کوئی سے دو وتر اب دج کھینچو۔ اور ہر دو وتروں کی نقاط ھ ، ی پر تنصیف کرکے نقاط تنصیف سے عمود نکالو۔ جو کہ نقطہ م پر باہم ملیں۔ پس م دائرے کا مرکز ہوگا ؛

شکل ۹۹ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جو تین نقاط مفروضہ پر سے گزرے

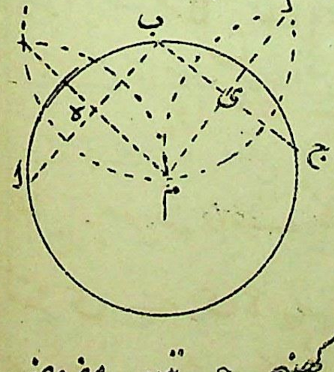

فرض کرو ا ، ب ، ج تین نقاط مفروض ہیں۔

اب اور ب ج کو ملا دو۔

اب اور ب ج کی ھ ، ی پر تنصیف کرکے نقاط تنصیف سے عمود نکالو۔ جو کہ نقطہ م پر ملیں۔ (بموجب عمل شکل ا)

اب م مرکز سے م ج یا م ا یا م ب کی دوری پر دائرہ کھینچو جو تین مفروضہ نقطوں پر گزریگا ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۰۰۔ اب ایک دائرے کی قوس دی ہوئی ہے۔ اُس دائرے کو پُورا کرو

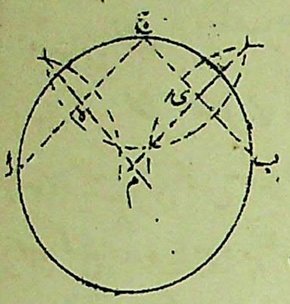

حل۔ اب قوس پر ج نقطہ فرض کرو اور اج اور ب ج کو ملاؤ۔ اج، ب ج کی نقاط ہ، ی پر تنصیف کرکے نقاط تنصیف سے عمود نکالو جو کہ نقطۂ م پر باہم ملیں (بموجب عمل شکل ۱)۔ اب نقطۂ م کو مرکز مان کر م ا یا م ب یا م ج کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ پس پورا دائرہ بن جائیگا۔

شکل ۱۰۱۔ اب ایک دائرے کی قوس دی ہوئی ہے۔ بغیر مرکز دائرہ کے استعمال کے اس دائرے کو پورا کرو

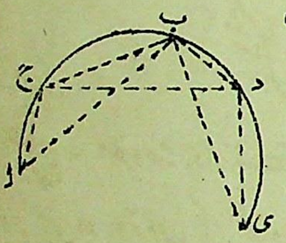

حل۔ اب قوس پر ج ایک نقطہ فرض کرو۔ اور اج، ب ج، اب کو ملاؤ۔ ج مرکز سے اب خط کی دوری پر اور ب مرکز سے اج خط کی دوری پر قوسیں لگاؤ جو نقطۂ د پر کاٹتی ہیں۔ ب د، ج د کو ملاؤ۔ ب مرکز سے اب خط کی دوری پر اور د مرکز سے ب ج خط کی دُوری پر قوسیں لگاؤ۔ جو نقطہ ی پر کاٹتی ہیں۔ ب ی، دی کو ملاؤ۔ اب فری ہینڈ کے ذریعے ی، د، ب نقطوں پر گزرتی ہوئی قوس بنا دو۔ اسی طرح آگے عمل کرنے سے پُورا دائرہ بن سکتا ہے۔

شکل ۱۰۲۔ مفروضہ دائرے کے محیط پر ایک دیا ہوا نقطہ ہے۔ اُس سے دائرے کا مماس (ٹنجنٹ) کھینچو

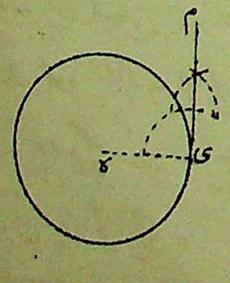

حل۔ مفروضہ دائرے کا نصف قطر ہ ی کھینچو۔ نقطہ ی سے ی ہ پر ی م عمود نکالو (بموجب عمل شکل ۲) پس ی م دائرے کا ٹنجنٹ (خط مماس) ہے۔

نوٹ۔ نقطہ ی سے دائرے کا صرف ایک ہی ٹنجنٹ کھینچ سکتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۰۳- مفروضہ دائرہ کے باہر ایک دیا ہوا نقطہ ہے اُس سے دائرے کا مماس کھینچو

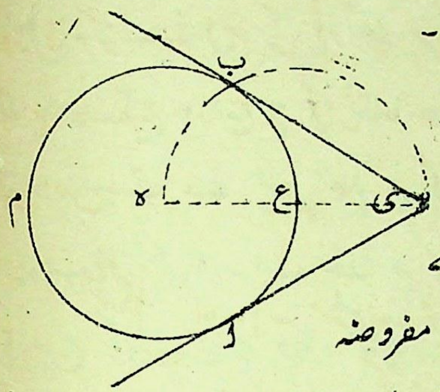

حل - فرض کرو ا ب م ایک دائرہ مفروض ہے -
اور ی اُس کے باہر ایک نقطہ دیا ہوا ہے -
دائرہ کے مرکز ہ و بیرونی نقطۂ ی کو ملاؤ -
اور ہ ی کی ع پر تنصیف کرو - اور ع مرکز سے
ع ہ یا ع ی کی دوری پر دائرہ کھینچو - جو دائرۂ مفروضہ
کو ب ، ا نقاط پر کاٹتا ہے - ی ب اور ی ا کو ملا دو -
تو ی ب اور ی ا دائرے کے مماس ہونگے ؛

شکل ۱۰۴- کسی دائرے کا خطِ مماس کھینچو - جو متوازی ہو معلومہ خط کے

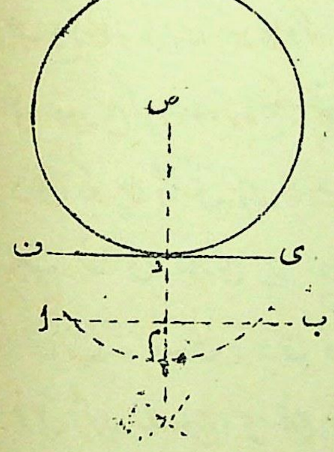

حل - فرض کرو معلومہ دائرے کا مرکز ص ہے - اور
ا ب خط مفروض ہے -
ص سے ص م عمود ا ب خط پر گراؤ جو دائرے
کو د پر کاٹے - د نقطے سے ی د ف خط ا ب
خط کا متوازی نکالو -
تو وہ خط مماس مطلوب ہوگا ؛

شکل ۱۰۵- مفروضہ قوس پر ج نقطہ دیا ہوا ہے - بغیر استعمال مرکز دائرہ کے اُس سے اُس قوس کا مماس کھینچو

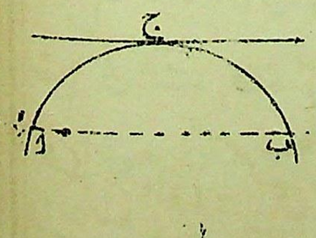

حل - ج کے دونو طرف برابر فاصلے پر ا ، ب نقاط
قوس مفروض پر رکھو یعنی ج ا = ج ب کے بناؤ - اور
ا ب خط کو ملاؤ - اب ا ب خط کا ج نقطے سے
متوازی نکالو (ش ۴) - یہی ٹنجنٹ (مماس) ہوگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۰۵ صورت دوم - مفروضہ قوس اب کے انجام ا سے قوس کا ٹنجنٹ کھینچو۔

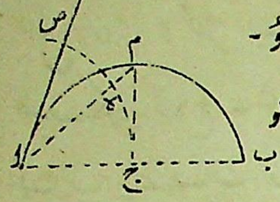

حل۔ اب کو ملاؤ اور اب خط کی نقطہ ج پر تنصیف کرو۔
اور نقطہ ج سے اب پر ج م عمود نکالو۔ اور ام کو ملاؤ۔
اور ا مرکز سے اج کی دُوری پر قوس لگاؤ۔ جو ام خط کو
ہ پر کاٹے۔ اور ج ہ قوس = ہ ص قوس کے بناؤ۔
اور ص ا کو ملاؤ۔ پس ص ا ٹنجنٹ (مماس) ہے ٭

شکل ۱۰۶- مفروضہ قوس کے باہر د دیا ہوا نقطہ ہے۔ اُس سے قوس کا مماس کھینچو۔ بغیر استعمال کرنے مرکز دائرہ کے

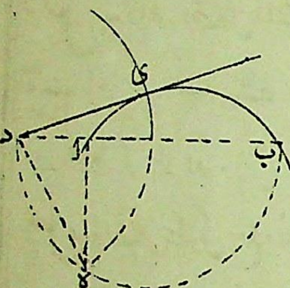

حل۔ نقطہ د سے داب ایسا خط کھینچو۔ جو مفروضہ
قوس کو ا اور ب پر کاٹے۔ دب خط پر نصف
دائرہ دہب بناؤ اور ا نقطے سے دب خط پر اہ
عمود نکالو۔ اور دہ کو ملاؤ۔ اور د مرکز سے دہ خط
کی دُوری پر دائرہ کھینچو۔ جو قوس مفروض کو ی پر کاٹے۔
دی کو ملاؤ۔ پس دی ٹنجنٹ (مماس) مطلوب ہے ٭

شکل ۱۰۷- ایک ایسا خط کھینچو جو دئے ہوئے دائرے کے نصف محیط کے برابر ہو

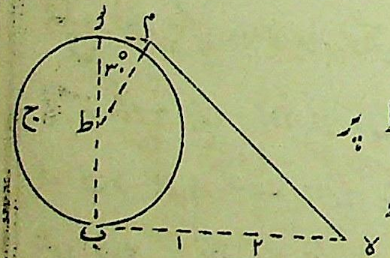

فرض کرو اب ج ایک دائرہ دیا ہوا ہے۔
حل۔ اب دائرے کا قطر کھینچو۔ اور اب کی نقطہ ط پر
تنصیف کرو اور ب نقطے سے اب پر ب ہ عمود نکالو
(شکل ۲) اور ا نقطے سے ام متوازی ب ہ کا نکالو۔
∠اطم = ۳۰° درجہ کے بناؤ۔ اور ب ط نصف قطر کے سہ چند کے برابر ب ہ خط بناؤ۔
م ہ کو ملاؤ۔ پس م ہ خط مطلوب ہے ٭

شکل ۱۰۸- کسی مفروضہ دائرہ اب ج پر ایسے دو خط مماس کھینچو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ وہ دونو مل کر مفروضہ زاویہ ی کے برابر زاویہ پیدا کریں

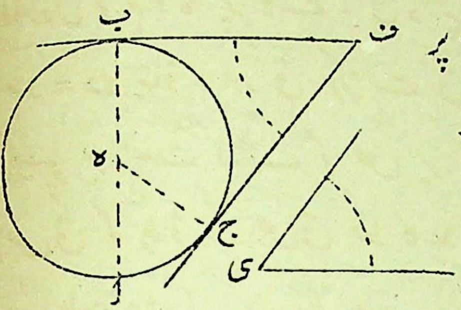

حل - دائرہ کا قطر اب کھینچو اور اب کی نقطہ ہ پر
تنصیف کرو - اہ ج = ی مفروضہ کے بناؤ - اور
نقطۂ ب سے ب ف اور نقطہ ج سے ج ف
دائرے کے مماس (ٹنجنٹ) کھینچو (بموجب عمل شکل ۱۰۲)
پس ب ف ج = ی مفروضہ کے ہوگا - یہی مطلوب تھا ۔

شکل ۱۰۹ - دو برابر دائروں کے بیرونی اور اندرونی مشترک مماس کھینچو

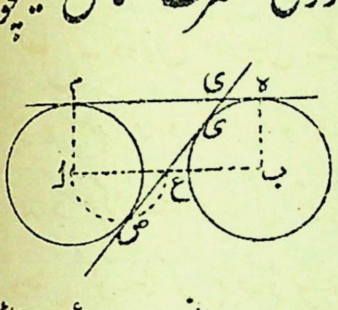

حل - دونو دائروں کے مرکزوں ا، ب کو ملاؤ اور ا نقطے
سے ام اور ب نقطے سے ب ہ عمود اب خط پر نکالو -
اور م ہ کو ملا دو - پس م ہ بیرونی مماس (ٹنجنٹ) ہے -
(۲) اب خط کی ع نقطہ پر تنصیف کرو - اور اع قطر پر اص ع نصف دائرہ بناؤ -
جو دائرے کو ص نقطے پر کاٹے - ص ع کو ملا کر بڑھا دو جو دائرے کو ی پر ملے -
پس ص ی اندرونی مماس (ٹنجنٹ) ہے ۔

شکل ۱۱۰ - دو نا برابر دائروں کا جو آپس میں مس کرتے ہیں ٹنجنٹ (مماس) کھینچو

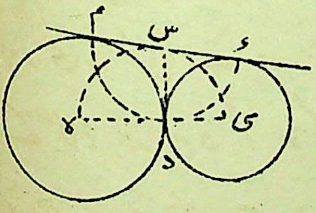

حل - فرض کرو دو نا برابر دائرے نقطہ د پر ایک دوسرے
کو مس کرتے ہیں - دونو دائروں کے مرکزوں ی، ہ کو ملاؤ
اور ی ہ خط پر نصف دائرہ بناؤ - اور نقطہ د سے دس
عمود ی ہ پر نکالو - جو نصف دائرے کو س پر کاٹے (مش ۲)
س مرکز سے س د دوری پر دائرہ بناؤ جو مفروضہ دائروں کو م، ر پر کاٹے - رم کو
ملا دو - تو رم مماس ہوگا -

شکل ۱۱۱ - دو نا برابر دائروں کا اندرونی ٹنجنٹ (مماس) کھینچو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

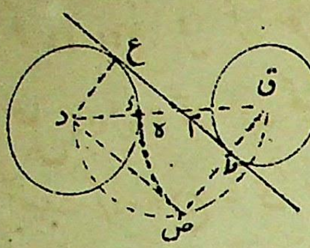

حل۔ دونو دائروں کے مرکزوں ق ، د کو ملاؤ جو دائروں کو م ، ہ پر کاٹے۔ ق د پر نصف دائرہ بناؤ۔ م ی = د ہ بناؤ۔ اور ق مرکز سے ق ی کی دوری پر دائرہ کھینچو جو نصف دائرے کو ص پر کاٹے۔ ص د ، ص ق کو ملاؤ اور ص ق خط کا د نقطے سے د ع متوازی کھینچو (ش ۲) ط ع کو ملادو۔ پس ط ع مشترک اندرونی مماس ہے ÷

شکل ۱۱۲۔ دو نا برابر دائروں کا بیرونی ٹینجنٹ (مماس) کھینچو

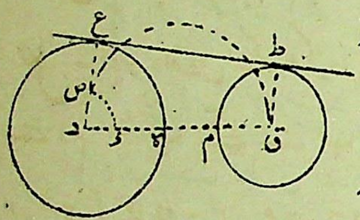

حل۔ دونوں دائروں کے مرکزوں ق ، د میں خط ملاؤ جو ہ ، م پر دائروں کو کاٹے۔ پس ہ ی = ق م بناؤ۔ اور د مرکز سے د ی کی دوری پر د ص قوس بناؤ۔ اور د ص کو ملا کر بڑھاؤ۔ جو دائرے کو ع پر جا کر ملے۔ نقطہ ق سے ق ط متوازی د ع کا نکالو (ش ۲) ط ع کو ملاؤ۔ تو ط ع مماس مطلوب ہوگا ÷

شکل ۱۱۳۔ دو نا برابر دائروں کا جو آپس میں کاٹتے ہیں ٹینجنٹ (مماس) کھینچو

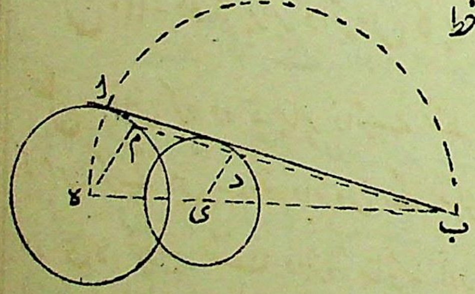

حل۔ دونو دائروں کے مرکزوں ہ ، ی میں خط ملا کر خارج کرو اور نقاط ہ ، ی سے ہ م اور ی د کوئی سے دو متوازی خط ایک دوسرے کے نکالو اور م د کو ملا کر بڑھاؤ۔ جو ی ہ بڑھے ہوئے خط سے ب پر ملے۔ ب ہ خط پر نصف دائرہ بناؤ۔ جو بڑے دائرے کو ا پر کاٹے۔ ا ب کو ملاؤ۔ تو ا ب دونو دائروں کا ٹینجنٹ (مماس) ہوگا ÷

شکل ۱۱۴۔ ایک ایسا دائرہ کھینچو جو معلومہ نقطہ پر گزرے اور معلومہ خط کو معلومہ نقطہ پر مس کرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حل - فرض کرو ی معلومہ نقطہ اور اب معلومہ خط ہے -
جس میں ج نقطہ معلومہ ہے - ج ی کو ملاؤ - اور نقطہ ج
سے ج د اب خط پر عمود نکالو - (ش ۲)
ی ج د = ج ی د کے بناؤ - (ش ۹)

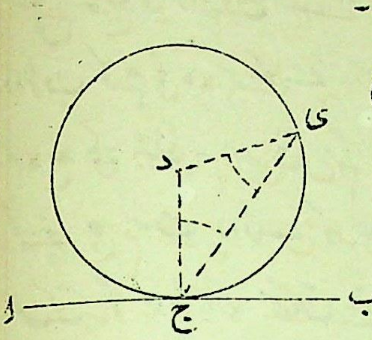

اور د مرکز سے د ی یا د ج کی دوری پر دائرہ کھینچو -
یہی دائرہ مطلوب ہوگا +

شکل ۱۱۵ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جس کا نصف قطر معلوم ہو اور معلومہ نقطہ پر گزرے اور معلومہ خط کو مس کرے

حل - فرض کرو اب معلومہ خط اور ط معلومہ نقطہ ہے اور د نصف قطر ہے -
اب خط کا د نصف قطر کی دوری پر ڈل خط متوازی کھینچو (ش ۴)
اور ط مرکز سے د نصف قطر کی دوری پر قوس بناؤ - جو
ڈل کو ی پر کاٹے - ی مرکز سے ی ط کی دوری پر دائرہ
بناؤ - یہی دائرہ مطلوب ہوگا +

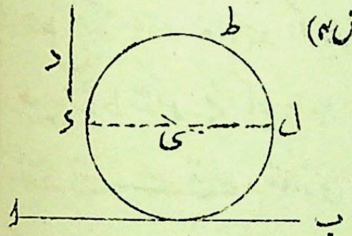

شکل ۱۱۶ - ایک دائرہ کھینچو - جو دو معلومہ نقطوں پر سے گزرے اور معلومہ خط کو مس کرے -

اولاً - جبکہ وہ دونو نقطے معلومہ خط سے برابر فاصلے پر ہوں (ثانیاً) جبکہ نہ ہوں -
حل - اولاً - فرض کرو ا ، ب نقطے اور دج خط مفروض ہے -
اب کو ملاؤ - اور اب خط کی نقطہ ہ پر تنصیف کرکے
ہ ط عمود گراؤ - (ش ۲) - ب ط کو ملاؤ - اور ب ط کے
نقطہ تنصیف ی سے ی ق عمود نکالو - (ش ۲)

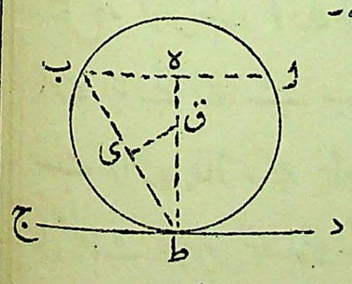

اور ق مرکز سے ق ط کی دوری پر دائرہ کھینچو - یہی دائرہ مطلوب ہوگا +
ثانیاً جبکہ وہ دونو نقطے معلومہ خط سے برابر فاصلے پر نہ ہوں -
حل - ا ، ب نقطوں کو ملاؤ - اور دونو طرف یہاں تک سیدھ میں بڑھاؤ کہ مفروضہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

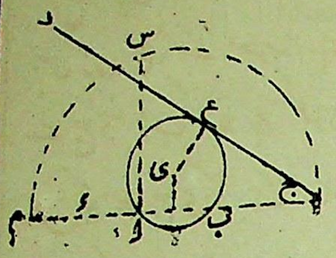

خط دج یا بڑھے ہوئے دج کو ج پر ملے اور اب خط کی ہ نقطے پر تنصیف کرو اور ہ مرکز سے ہج کی دُوری پر ج س م نصف دائرہ بناؤ۔ ا نقطے سے ج م خط پر اس عمود نکالو۔ اور ج ع = اس کے بناؤ۔ اور ہ نقطے سے ہ ی اور ع نقطے سے ع ی عمود ج م ، ج د خطوں پر نکالو۔ اور ی مرکز سے ی و یا ی ع کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ یہی دائرہ مطلوب ہوگا۔

شکل ۱۱۷- ایک ایسا دائرہ کھینچو جو دو غیر متوازی خطوں کو مس کرے اور ایک کو معلومہ نقطے پر

فرض کرو اب اور ج د خط ہیں۔ اور اب خط بین ف دیا ہوا نقطہ ہے۔

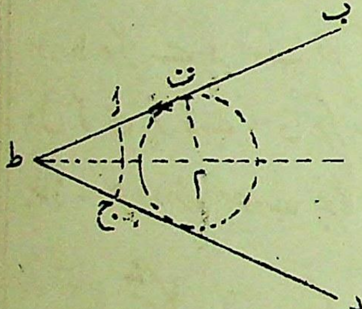

حل۔ اب ، ج د کو بڑھاؤ جو ط نقطے پر آپس میں ملیں۔ ط زاوئے کی ط م خط سے تنصیف کرو (ش ۵) نقطہ ف سے ف م عمود اب خط پر نکالو۔ جو ط م کو م نقطے پر ملے۔ اب م کو مرکز مان کر م ف کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ یہی دائرہ مطلوب ہوگا۔

شکل ۱۱۸- کسی دائرے کے باہر ایک دیا ہوا نقطہ ہے۔ اُس سے ایک ایسا خط کھینچو کہ اُس کا وہ حصہ جو دائرے میں واقع ہو۔ معلومہ خط کے برابر ہو۔

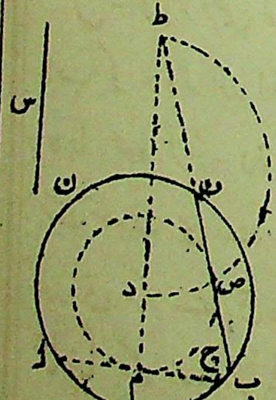

حل۔ فرض کرو اب ن دائرہ ہے جس کا مرکز د ہے۔ اور س دیا ہوا خط ہے۔ اور ط دائرے کے باہر دیا ہوا نقطہ ہے۔ س خط کے برابر اب وتر رکھو۔ اور اب وتر کی م نقطے پر تنصیف کرو۔ م د کو ملا دو۔ د مرکز سے دم کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ اور ط نقطے سے اس اندرونی دائرے کا مماس کھینچو (ش ۱۰۳)۔ جو دائرے کو ف اور ج پر کاٹے۔ پس ف ج وتر = اب وتر = س خط مفروض کے ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۱۹ - ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو دو غیر متوازی خطوں کو مس کرے - اور جس کا نصف قطر معلوم ہو

فرض کرو اب اور ج د دو غیر متوازی خط ہیں - اور ف نصف قطر معلوم ہے -

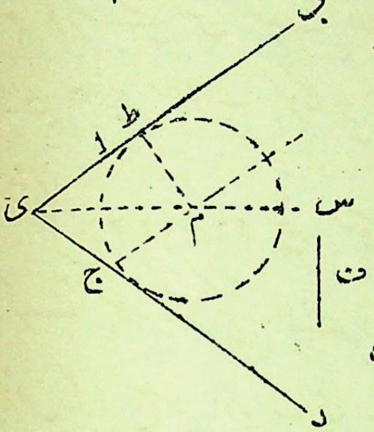

حل - دونو غیر متوازی خطوں کو بڑھاؤ جو ی پر ملیں - یؔ کی ی س خط سے تنصیف کرو - (ش ۵) اور اب خط کا ف فاصلے پر متوازی کھینچو - جو ی س کو م پر کاٹے - اور نقطۂ م سے م ط اب خط پر عمود نکالو (ش ۲) - اور م مرکز سے م ط کی دوری پر دائرہ کھینچو - یہی دائرہ مطلوب ہوگا ۔

شکل ۱۲۰ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جو دو غیر متوازی خطوں کو مس کرے اور اس نقطے پر سے گزرے جو ان خطوں کے درمیان واقع ہے

فرض کرو اب ، ج د دو غیر متوازی خط ہیں - اور س ان کے درمیان نقطہ مفروض ہے -

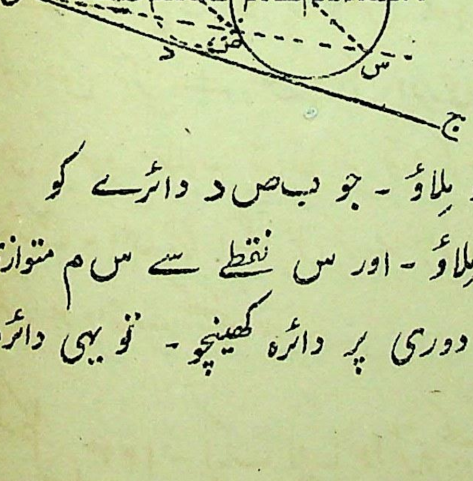

حل - اب ، ج د کو بڑھاؤ جو ی نقطے پر جا کر ملیں - یؔ کی ی م خط سے تنصیف کرو - ب ص د ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو دونو خطوں اب ، ج د کو مس کرے - (ش ۱۱۷) - ی س کو ملاؤ - جو ب ص د دائرے کو ص نقطے پر کاٹے - ص اور ط مرکز دائرہ کو ملاؤ - اور س نقطے سے س م متوازی ص ط کا نکالو - اور م کو مرکز مان کر م س کی دوری پر دائرہ کھینچو - تو یہی دائرہ مطلوب ہوگا ۔

شکل ۱۲۱ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جس کا نصف قطر معلوم ہے - اور وہ مس کرے دو غیر متوازی خطوں کو بغیر بڑھانے ان خطوں کے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرض کرو اب ، ج د دو غیر متوازی خط اور س نصف قطر دیا ہوا ہے -

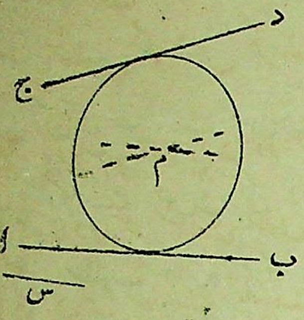

حل - دونو خطوں کا س فاصلے پر علیحدہ علیحدہ متوازی خط نکالو - (ش ۴) - جو کہ م نقطے پر باہم تقاطع کریں -

م مرکز سے س نصف قطر کی دوری پر دائرہ بناؤ یہی دائرہ مطلوب ہوگا +

شکل ۱۲۲ - دو غیر متوازی خطوں کو بغیر بڑھانے اُن خطوں کے مس کرتے ہوئے کئی ایسے دائرے کھینچو جو آپس میں بھی مس کریں -

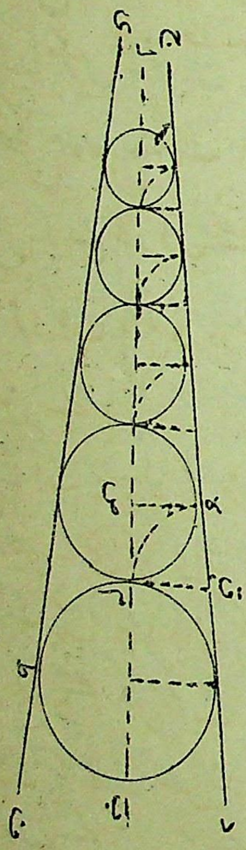

فرض کرو ج د اور ف ی دو غیر متوازی خط ہیں -

حل - ج د اور ف ی خطوں کے زاویہ میلان کی اب خط سے تنصیف کرو - (ش ۹)

اور ب ط م ایک دائرہ کھینچو جو دونو مفروضہ خطوں کو مس کرے - اور اب کو م پر کاٹے (ش ۱۲۱)

اور م نقطے سے اب خط پر م ق عمود نکالو - اور ق مرکز سے ق م دوری پر م ہ قوس بناؤ اور ہ نقطے سے ج د خط پر ہ ص عمود نکالو (ش ۲)

اور ص مرکز سے ص ہ کی دوری پر دائرہ بناؤ -

یہی دائرہ مطلوبہ شرائط کو پورا کریگا +

نوٹ - اسی طرح آگے عمل کرتے جاؤ - اور جہاں تک ممکن ہو دائرے کھینچو +

شکل ۱۲۳ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جو تین مفروضہ خطوں کو مس کرے

فرض کرو اب ، ج د ، ی ف مفروضہ خط ہیں -

حل - ج د خط کو دونو طرف سیدھ میں بڑھاؤ - اور پھر اب ، ی ف کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

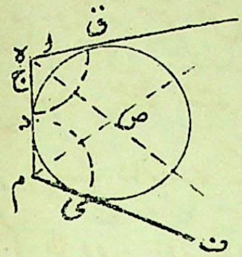

یہاں تک بڑھاؤ - کہ ج د بڑھے ہوئے خط سے ہ ؍ م
پر ملیں - ب ہ د اور ف م ہ کی ہ ص ؍ م ص
خطوں سے تنصیف کرو - (ش ۵) - دونو خطوں کے
نقطہ تقاطع ص سے ص ق عمود اب پر ڈالو -
ص مرکز سے ص ق کی دوری پر دائرہ کھینچو -
تو یہی مطلوب دائرہ ہوگا ؀

نوٹ - اس شکل میں تینوں خط متوازی یا سیدھ میں یا ایسی حالت میں نہیں واقع ہونگے کہ دائرہ ان میں سے کسی خط کو کاٹے ؀

شکل ۱۲۴ - اگر ایک نقطے پر کئی خط آن کر درمیانی زاوئے برابر پیدا کریں - تو اُن میں چند ایسے برابر دائرے کھینچو - جن کا نصف قطر معلوم ہے اور وہ مس کریں اُن خطوں کو اور آپس میں بھی -

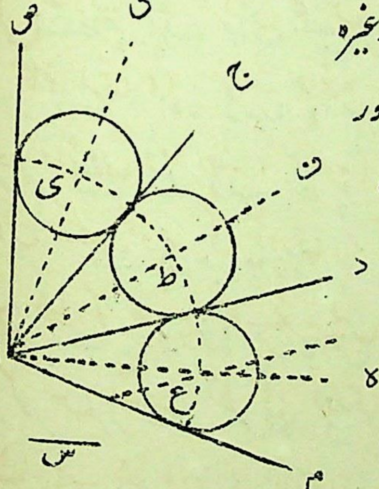

حل - فرض کرو ا نقطے پر ص ا ج ا د ا م ا وغیرہ
خط مل کر درمیانی زاوئے برابر پیدا کرتے ہیں - اور
مطلوبہ دائروں کا س نصف قطر ہے - ان سب
درمیانی زاویوں کی ا ہ اف اق خطوں سے
تنصیف کرو - (ش ۵) د ؍ ا خط کا س فاصلے پر
متوازی نکالو جو ا ہ خط کو ع نقطے پر ملے -
اور ا نقطے کو مرکز مان کر ا ع کی دوری پر
دائرہ کھینچو - تو جن جن نقاط پر یہ دائرہ تنصیف کردہ خطوط کو ملیگا - وہ مطلوبہ دائروں کے مرکز ہونگے - ان نقاط ع ؍ ط ؍ ی وغیرہ کو مرکز مان کر نصف قطر کی دوری پر دائرے کھینچو - پس یہی دائرے مطلوبہ ہونگے ؀

شکل ۱۲۵ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جو دئے ہوئے دائرے کو اور نیز دئے ہوئے خط کو دئے ہوئے نقطے پر مس کرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرض کرو اب خط ہے جس میں د نقطہ مفروضہ ہے۔
اور م دائرۂ مفروض کا مرکز ہے۔

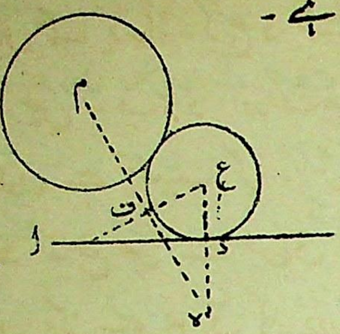

حل۔ د نقطے سے ٹدع عمود نکالو اور دٹ خط دئے ہوئے دائرے کے نصف قطر کے برابر کاٹو۔ ٹم کو ملا دو۔ اور ٹم خط کی ف نقطے پر تنصیف کرکے ف سے فع عمود نکالو۔ جو ٹدع عمود کو ع نقطے پر کاٹے۔ ع مرکز سے ع د دوری پر دائرہ کھینچو۔ پس یہی دائرہ مطلوب ہوگا ٭

شکل ۱۲۶۔ ایک ایسا دائرہ کھینچو۔ جس کا نصف قطر دیا ہوا ہے۔ اور وہ مس کرے معلومہ خط اور معلومہ دائرے کو

فرض کرو س نصف قطر۔ اور اب خط مفروض۔ اور ف ی ن دائرہ مفروض ہے۔

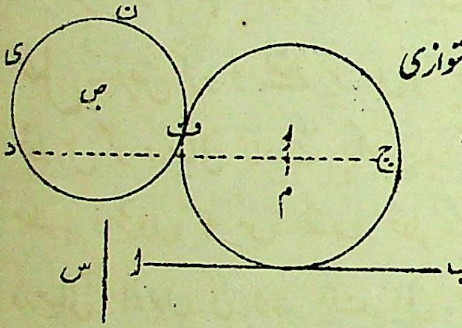

حل۔ اب خط مفروض کا س فاصلے پر ج د متوازی خط نکالو (ش ۴) مفروضہ دائرہ کے مرکز ص سے ہر دو دائروں (مفروضہ، مطلوبہ) کے نصف قطروں کے مجموعہ کی دوری پر قوس بناؤ۔ جو ج د خط کو م پر کاٹے۔ پس م کو مرکز مان کر س نصف قطر کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ تو یہی دائرہ مطلوب ہوگا ٭

نوٹ۔ اب خط مفروض اور ن ف ی دائرہ مفروض کا درمیانی فاصلہ مطلوبہ دائرے کے قطر سے ہمیشہ کم ہوگا یا برابر ٭

شکل ۱۲۷۔ ایک ایسا دائرہ کھینچو جس کا نصف قطر دیا ہوا ہے۔ اور وہ مس کرتا ہو معلومہ خط کو اور مس کرتا ہو اور گھیرتا ہو معلومہ دائرے کو

فرض کرو کہ اب خط مفروض۔ س نصف قطر۔ ن ی ف دائرہ دیا ہوا ہے۔
حل۔ اب خط کا س فاصلے پر ج د خط متوازی نکالو (ش ۴) اور مفروضہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

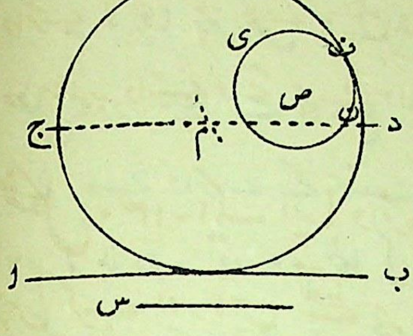

دائرے کے مرکز ص سے دونو دائروں (مطلوبہ دائرہ و مفروضہ دائرہ) کے نصف قطروں کے فرق کی دوری پر قوس بناؤ۔ جو متوازی خط ج د کو م نقطے پر کاٹے۔ پس م نقطے کو مرکز مان کر س نصف قطر کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ تو یہی دائرہ مطلوبہ ہوگا +

شکل ۱۲۸- ایک ایسا دائرہ کھینچو جو معلومہ نقطے پر گزرے اور معلومہ دائرے کو معلومہ نقطے پر مس کرے اور گھیرے۔

فرض کرو ا معلومہ نقطہ۔ اور ی ق ص معلومہ دائرہ جس میں ی مفروضہ نقطہ ہے۔

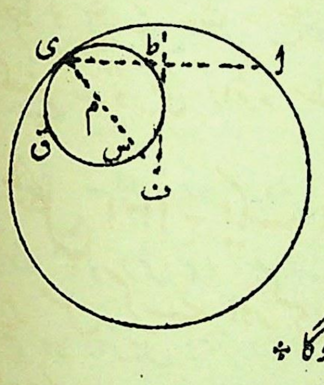

حل۔ ای کو ملاؤ۔ اور ای خط کی ط نقطے پر تنصیف کرو (ش ۱) اور ط نقطے سے طف ای خط پر عمود گراؤ۔ اور مفروضہ دائرے کے مرکز م، ی میں خط ملا کر بڑھاؤ کہ طف عمود کو ف نقطہ پر ملے۔ پس ف نقطے کو مرکز مان کر ف ی کی دوری پر دائرہ کھینچو۔ تو یہی دائرہ مطلوب ہوگا +

شکل ۱۲۹- کسی دئے ہوئے دائرے میں ایسے دو دائرے کھینچو جن کے نصف قطر معلوم ہوں اور وہ آپس میں بھی اور اس دائرے کو بھی مس کریں۔

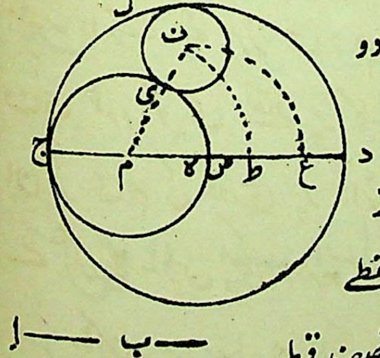

حل۔ فرض کرو دجک دیا ہوا دائرہ اور ا، ب دو دئے ہوئے نصف قطر ہیں۔ دجک دائرے کا قطر دہج کھینچو۔ اور ج م = ا نصف قطر کے بناؤ۔ م مرکز سے م ج کی دوری پر دائرہ کھینچو جو ج د قطر کو ص نقطے پر کاٹے۔ ص ط = دع = ب دوسرے دائرے کے نصف قطر کے کاٹو۔ م مرکز سے م ط کی دوری پر قوس بناؤ اور ہ مرکز سے ہ ع نصف قطر کی دوری پر قوس بناؤ۔ جو پہلی قوس کو ف نقطے پر کاٹے۔ ف م کو ملاؤ جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دائرے کو ی پر کاٹے - پس ف کو مرکز مان کر ف ی کی دُوری پر دائرہ کھینچو - پس دو مطلوبہ دائرے دئے ہوئے دائرے کو آپس میں مس کرتے ہوئے کھینچے گئے ٭

شکل ۱۳۰ - ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو کہ معلومہ دائرے کو معلومہ نقطے پر مس کرے اور اُس نقطے پر سے گزرے جو معلومہ دائرے کے اندر ہے

فرض کرو ی نقطہ معلومہ دائرے کے محیط پر - اور ا نقطہ اُس کے اندر واقع ہے -

حل - ای کو ملاؤ - ای خط کی ط پر تنصیف کرو (ش ۱)

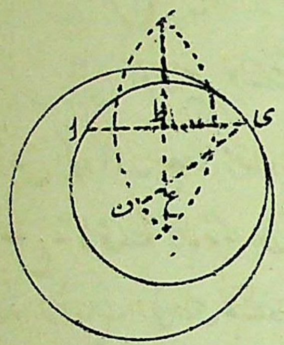

ط سے طع ای خط پر عمود گراؤ - (ش ۲)

معلومہ دائرے کے مرکز ف اور ی میں خط ملاؤ - جو ع ط خط کو ع پر ملے - ع مرکز سے ع ی کی دوری پر دائرہ کھینچو - تو یہی دائرہ مطلوب ہوگا ٭

شکل ۱۳۱ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جو معلومہ دائرے کو معلومہ نقطے پر مس کرے اور کسی معلومہ نقطے پر سے جو دائرے کے باہر ہے گزرے

فرض کرو م معلومہ دائرے پر دیا ہوا نقطہ ہے - اور د دائرے کے باہر نقطہ معلوم ہے -

حل - م د کو ملاؤ - اور م د خط کی ف نقطے پر تنصیف کرو (ش ۱)

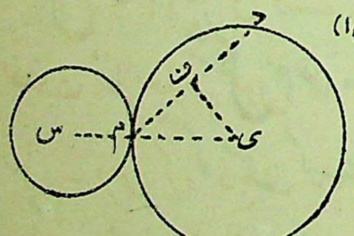

اور ف سے ف ی عمود م د خط پر نکالو (ش ۲)

معلومہ دائرے کے مرکز س، م میں خط ملا کر بڑھاؤ جو ف ی عمود کو ی نقطے پر کاٹے - اور ی نقطے کو مرکز مان کر ی م کی دوری پر دائرہ کھینچو جو معلومہ دائرے کو م پر مس کریگا - اور د نقطے پر سے گزریگا - پس یہی دائرہ مطلوب ہوگا ٭

شکل ۱۳۲ - ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو ایسے دو مفروضہ دائروں کو مس کرے اور گھیرے جو کہ کچھ دُوری پر واقع ہیں -

فرض کرو دونو مفروضہ دائروں کے مرکز ک ، ی ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

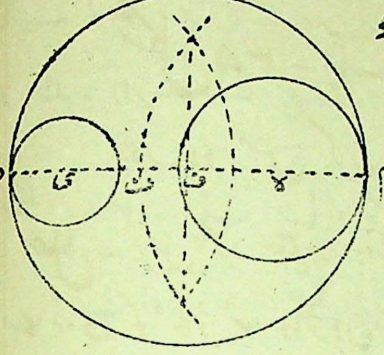

حل - ۷ ، ی کو ملاکر دونو طرف سیدھ میں بڑھاؤ - جو
دائروں کو د ، م نقاط پر کاٹے -
اور د ، م خط کی تنصیف کرو ف نقطہ سے (ش ۱)
ف نقطہ تنصیف کو مرکز مان کر ف م کی دوری پر
دائرہ کھینچو - تو یہی دائرہ مطلوب ہوگا ٭

شکل ۱۳۳ - ایک دئے ہوئے دائرے میں ایسے دو برابر دائرے کھینچو جو آپس میں اور نیز دئے ہوئے دائرے کو ا ، ب مفروضہ نقطوں پر مس کریں

فرض کرو اب ج دائرہ دیا ہوا ہے - جس کے محیط پر ا ، ب نقطے مفروضہ ہیں -

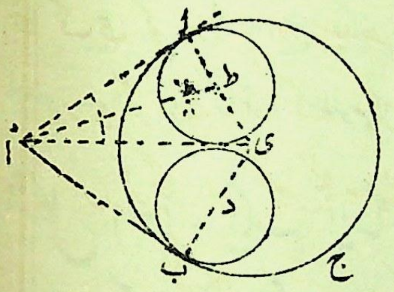

حل - دائرے کا مرکز ی دریافت کرو - ی ا ، ی ب کو
ملاؤ ای ب کی ی م خط سے تنصیف کرو (ش ۵)
اور ا نقطے سے ی ا خط پر ا م عمود نکالو - ام ی کی
م ط خط سے تنصیف کرو - اور ط مرکز سے ط ا خط کی
دوری پر دائرہ کھینچو - اور ط ی = ی د بناؤ - د مرکز سے د ب خط کی دوری پر دائرہ
کھینچو - پس یہی ہر دو دائرے مطلوبہ ہونگے ٭

شکل ۱۳۴ - ایک ایسا دائرہ کھینچو جو دو دائروں کو مس کرے - اور جس کا نصف قطر معلوم ہو -

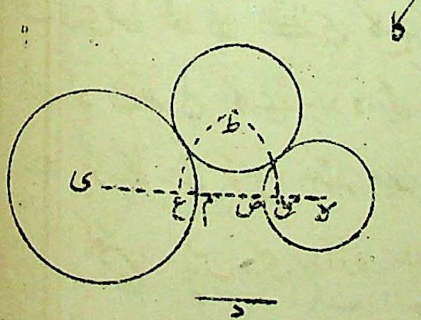

فرض کرو بڑے دائرے کا مرکز ی - اور چھوٹے دائرے کا
مرکز ۷ ہے - اور د نصف قطر معلوم ہے -
حل - ۷ ی کو ملاؤ جو دائروں کو م ، ص نقطوں پر
کاٹے م ق = د اور ص ع = د نصف قطر کے بناؤ -
۷ مرکز سے ۷ ع دوری پر اور ی مرکز سے ی ق دوری
پر قوسیں بناؤ - جو ط نقطے پر کاٹیں - اور ط مرکز سے د نصف قطر کی دوری پر
دائرہ کھینچو - جو دونو مفروضہ دائروں کو مس کریگا - پس یہی دائرہ مطلوب ہوگا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۳۵- ایک ایسا دائرہ کھینچو جس کا نصف قطر دیا ہوا ہو۔ اور وہ مس کرے اور گھیرے دو معلومہ دائروں کو۔

حل- فرض کرو معلومہ دائروں کے مرکز ہ ، ی ہیں۔ اور د نصف قطر ہے۔
ہ ، ی کو ملاؤ جو دائروں کو س ، ق پر کاٹے۔ اور
ہ ی خط کو دونو طرف سیدھ میں خارج کرو۔ اور
ق ط = س م = د نصف قطر مفروض کے بناؤ

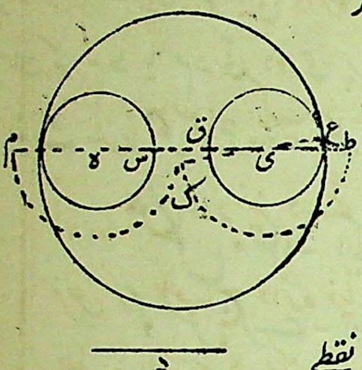

ہ مرکز سے ہ م کی دوری پر اور ی مرکز سے ی ط
کی دوری پر قوسیں بناؤ- جو ک نقطے پر کاٹیں۔
ک ی کو ملاؤ- اور سیدھ میں بڑھاؤ جو دائرے کو ع نقطے
پر جاکر ملے- اور ک مرکز سے ک ع دوری پر دائرہ کھینچو- جو دونو مفروضہ دائروں کو
مس کریگا اور گھیریگا- پس یہی مطلوب تھا ؎

شکل ۱۳۶- ایک ایسا دائرہ کھینچو جو دو دائروں کو مس کرے جن میں سے ایک دائرے کو دئے ہوئے نقطے پر

فرض کرو دو مفروضہ دائروں کے مرکز ی ، ہ ہیں- اور ی مرکز والے دائرے پر
ط نقطہ مفروض ہے۔

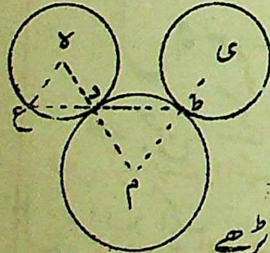

حل- ی ط کو ملاکر سیدھ میں بڑھاؤ- اور ہ نقطے سے
ی ط خط کا متوازی ہ ع نکالو- ع ط کو ملاؤ- جو دائرے کو
د نقطے پر کاٹے- د ہ کو ملاکر سیدھ میں بڑھاؤ- جو ی ط بڑھے
ہوئے خط کو م نقطہ پر ملے- اور م کو مرکز مان کر م د یا م ط کی دوری پر دائرہ
کھینچو- پس یہی دائرہ مطلوب ہوگا ؎

شکل ۱۳۷- ایک ایسا دائرہ کھینچو جو دو دائروں کو مس کرے اور گھیرے- جن میں سے ایک دائرے کو دئے ہوئے نقطے پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

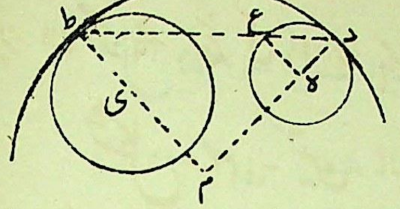

حل - فرض کرو دو مفروضہ دائروں کے مرکز ی ، ہ ہیں اور ی مرکز والے دائرے پر ط نقطہ مفروض ہے - ی ط کو ملا کر سیدھ میں بڑھاؤ اور ہ نقطے سے ی ط خط کا متوازی ہ ع کھینچو - ع ط کو ملا کر بڑھاؤ جو دائرے کو د پر ملے - د ہ کو ملا کر سیدھ میں بڑھاؤ - جو ی ط بڑھے ہوئے خط کو م نقطے پر ملے - اب م کو مرکز مان کر م ط یا م د کی دوری پر دائرہ کھینچو - جو دونو مفروضہ دائروں کو مس کریگا اور گھیریگا -

نوٹ - اس شکل کا حل ۱۳۶ شکل کی طرح ہے ✣

شکل ۱۳۸ - ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو دو دائروں کو مس کرے - اور جس کا نصف قطر ۱/۴ انچ ہو -

فرض کرو دو مفروضہ دائروں کے مرکز ہ ، ی ہیں -

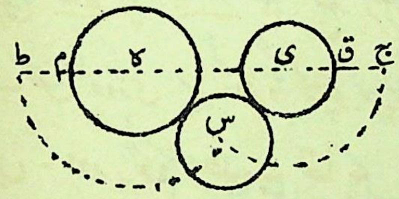

حل - ہ ی کو ملا کر سیدھ میں دونو طرف خارج کرو - جو دائروں کو م ، ق نقطوں پر کاٹے - م ط = ق ج = ۱/۴ انچ کے بناؤ - ی مرکز سے ی ج کی دوری پر اور ہ مرکز سے ہ ط کی دُوری پر دائرے کھینچو - جو س نقطے پر باہم کاٹیں - اور س مرکز سے ۱/۴ انچ کے خط کی دُوری پر دائرہ کھینچو - تو یہی دائرہ مطلوب ہوگا ✣

شکل ۱۳۹ - تین ایسے دائرے کھینچو جو آپس میں مس کریں اور جن کے نصف قطر ۱/۴ انچ و ۳/۸ انچ و ۵/۱۶ انچ ہوں -

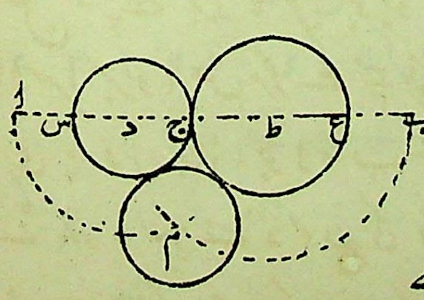

حل - اب ایک خط غیر محدود کھینچو - اور اص = ۵/۱۶ انچ کے بناؤ - اور ص د = ۱/۴ انچ کے بناؤ - اور د مرکز سے د ص دوری پر دائرہ کھینچو جو اب غیر محدود خط کو ج پر کاٹے - اور ج ط = ۳/۸ انچ کے بناؤ اور ط مرکز سے ط ج خط کی دوری پر دائرہ کھینچو - جو اب غیر محدود خط کو ع نقطے پر کاٹے - ع ب = ۵/۱۶ انچ کے بناؤ - ط مرکز سے ط ب خط کی دوری پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور د مرکز سے د ا خط کی دوری پر قوسیں بناؤ جو م پر کاٹیں - اب م نقطے کو مرکز مان کر $\frac{5}{16}$ انچ کی دوری پر دائرہ کھینچو - پس یہی دائرہ مطلوب ہوگا ۔

شکل ۱۴۰ - تین ایسے دائرے کھینچو جو آپس میں مس کریں - اور جن کے مرکز کسی خاص حالت میں دئے ہوئے ہوں

نوٹ - مرکزوں کی خاص حالت یہی ہو سکتی ہے - کہ اُن کے ملانے سے ایک مثلث پیدا ہو - کیونکہ مرکز ایک خط مستقیم میں ہونے کی صورت میں تین آپس میں مس کرتے ہوئے دائرے کھینچنے ناممکن ہیں ۔

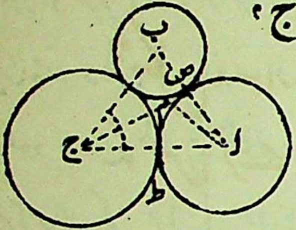

حل - فرض کرو ا ، ب ، ج مرکز معلوم ہیں - اب ، ب ج ، ج ا کو ملاؤ - اج ب اور ج اب کی ج م اور ام خطوط سے تنصیف کرو - اور م نقطے سے ج ا خط پر م ط عمود گراؤ - ا مرکز سے اط دوری پر دائرہ کھینچو جو اب خط کو ص نقطے پر کاٹے اور ج مرکز سے ج ط دوری پر دائرہ کھینچو - اور ب مرکز سے ب ص دوری پر دائرہ کھینچو - پس تین دائرے ایسے کھینچے گئے جو آپس میں مس کرتے ہیں - اور یہی مطلوب تھا ۔

شکل ۱۴۱ - (۱) تین ایسے دائرے کھینچو جو آپس میں مس کریں اور جنکے قطر $\frac{1}{2}$ انچ $\frac{3}{4}$ انچ $\frac{5}{8}$ انچ ہوں۔

(۲) اور ایک چوتھا دائرہ ایسا کھینچو جو اُن تینوں میں سے بڑے اور چھوٹے دائرے کو مس کرے اور جسکا نصف قطر $\frac{3}{4}$ انچ ہو۔

حل - پہلے جزو کا حل ہو بہو شکل ۱۳۹ کی طرح ہے۔

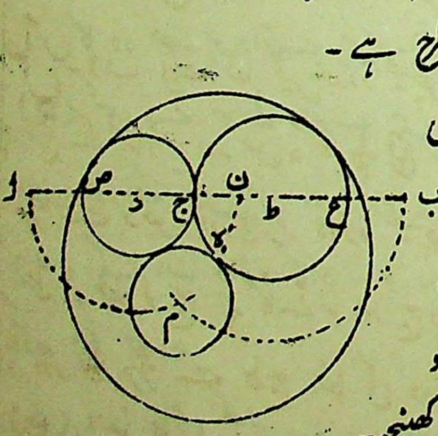

(دوسرا جزو) ص مرکز سے $\frac{3}{4}$ انچ کے فاصلے کی دوری پر قوس بناؤ - جو ا ، ب خط کو ن پر ب کاٹے اور د مرکز سے د ، ن کی دوری پر قوس بناؤ - جو بڑے دائرے کو ہ پر کاٹے - اور ہ کو مرکز مان کر $\frac{3}{4}$ انچ نصف قطر کی دوری پر دائرہ کھینچو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ دائرہ دونو دائروں کو مس کریگا - پس یہی مطلوب تھا ؛

شکل ۱۴۲ - ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو دو معلومہ دائروں کو مس کرے اُن میں سے ایک کو معلومہ نقطے پر مس کرے اور گھیرے

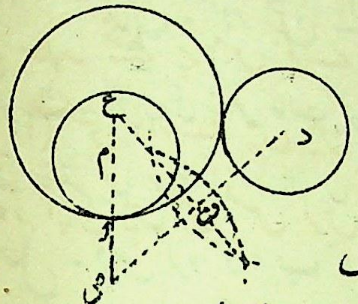

حل - فرض کرو دو معلومہ دائروں کے مرکز م اور د ہیں اور م مرکز والے دائرے کے محیط پر ا معلومہ نقطہ ہے - ام کو ملاکر دونو طرف سیدھ میں بڑھاؤ - اور د مرکز والے دائرے کے نصف قطر کے برابر اص بناؤ - دص کو ملاؤ - اور دص خط کی ف نقطے پر تنصیف کرکے ف سے فع عمود دص خط پر نکالو - جو ام بڑھے ہوئے خط کو ع نقطے پر کاٹے - اور ع کو مرکز مان کر ع ا کی دوری پر دائرہ کھینچو - تو یہ دائرہ مطلوبہ ہوگا ؛

سوالات دائروں کے متعلق

(۱) کسی قوس کے برابر دوسری قوس بناؤ ؛

(۲) کسی دائرے کا خط مماس کھینچو - جو متوازی ہو معلومہ خط کے ؛

(۳) کسی دائرے کے ایسے دو مماس کھینچو - جو دئے ہوئے زاوئے کے دونو خطوں کے متوازی ہوں ؛

(۴) کسی دائرے کے باہر ایک دیا ہوا نقطہ ہے - اُس سے ایک ایسا خط کھینچو - کہ اُس کا وہ حصّہ جو دائرے میں واقع ہے - دائرے کے معلومہ وتر کے برابر ہو ؛

(۵) کسی دئے ہوئے دائرے میں ایسے دو دائرے کھینچو - جن کے نصف قطر معلوم ہوں اور وہ آپس میں اور نیز اُس دائرے کو مس کریں ؛

(۶) ایک ایسا دائرہ کھینچو - جو دو دائروں کو مس کرے - اور جس کا نصف قطر آدھ انچ ہو ؛

(۷) ایسا دائرہ کھینچو - جو دو معلومہ نقطوں پر گزرے اور دئے ہوئے دائرے کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مس کرے +

(۸) ایک ایسا دائرہ کھینچو۔ جو دئے ہوئے دائرے کو اور نیز دئے ہوئے خط کو دئے ہوئے نقطے پر مس کرے +

(۹) ایک دائرہ ایسا کھینچو جو دو معلومہ دائروں کو مس کرے اُن میں سے ایک کو معلومہ نقطے پر مس کرے اور گھیرے +

(۱۰) کسی دائرے میں تین ایسے دائرے کھینچو۔ جو اس دائرے کو مس کریں۔ اور آپس میں بھی مس کریں +

نسبت و تناسب یعنی ریشیو و پروپورشن

دو ہم جنس مقداروں کے علاقے کو اُن کے انداز کے لحاظ سے نسبت یا ریشیو کہتے ہیں۔ اگر دو عدد آپس میں مقابلہ کئے جائیں۔ تو وہ ایک جنس کے ہونے چاہئیں۔ مثلاً ۲ فیٹ کا مقابلہ ۶ گز سے بلحاظ قدر کے نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن ۲ فیٹ کا ۶ فیٹ سے بلحاظ قدر کے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور دو عددوں کے باہم نسبت بتلانے میں اکثر اُن کے بیچ میں دو پوائنٹس لکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ۲ اور ۶ کی نسبت اس طرح بتلائینگے۔ ۲ : ۶ یعنی شمار کنندہ پہلا عدد ہو۔ اور نسب نما دوسرا عدد۔ پس ۲ : ۶ = $\frac{۲}{۶}$ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۲ کا عدد ۶ کے عدد میں تین دفعہ شامل ہے۔ یا یہ کہو۔ کہ ۲ کا عدد ۶ کے عدد سے تین گنا کم ہے پس انگریزی میں پہلے عدد کو اینٹی سیڈنٹ اور دوسرے عدد کو کونسی کوئنٹ کہتے ہیں + اور جب دو نسبتیں یعنی ریشیو برابر ہوں۔ تو اُن کو تناسب یعنی پروپورشن اور جن میں وہ ہوں۔ اُن کو متناسب یا **پروپورشنل** کہتے ہیں۔ جب چار اعداد میں تناسب ہوتا ہے۔ یعنی جب نسبت اوّل اور دوم کی برابر ہوتی ہے تیسرے اور چوتھے کی نسبت کے۔ تو اس تناسب یعنی نسبتوں کی مساوات کو ایک سطر میں اس طرح لکھا کرتے ہیں۔ کہ اُن کے بیچ میں چار پوائنٹ لگاتے ہیں۔ مثلاً ۲ : ۶ :: ۴ : ۱۲ اور اس کو اس طرح پڑھتے ہیں۔ ۲ کو ۶ سے وہ نسبت ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو ۴ کو نسبت ۱۲ سے ہے - درحقیقت مراد یہ ہے - $\frac{۲}{۶} = \frac{۴}{۱۲} = \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۳}$ ٭
۲ : ۶ :: ۴ : ۱۲ اس پروپورشن میں پہلے اور چوتھے عدد کو ایکسٹریم اور درمیان کے عددوں کو مین کہتے ہیں - اور ہمیشہ ایکسٹریم کا حاصل ضرب مین کے حاصل ضرب کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ ۲ × ۱۲ = ۶ × ۴ ٭

نسبتی خطوں و سکیلوں کا بیان

شکل ۱۴۳- دئے ہوئے خط کو ایسے حصوں میں تقسیم کرو کہ اُن حصوں میں وہی نسبت ہو جو دس خط مفروض کے س ی ، ی ص ، ط ص ، ط ع ، ع د حصوں میں ہے

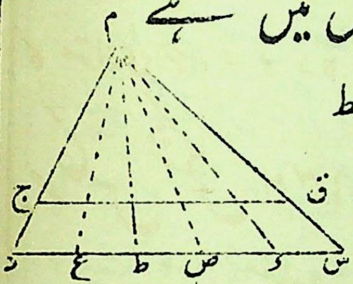

حل- دس خط مفروض کا کسی فاصلے پر دئے ہوئے خط کے برابر ج ق خط متوازی نکالو- اور دج ، س ق کو ملا کر بڑھاؤ- جو م نقطے پر باہم ملیں- پس م ی ، م ص ، م ط ، م ع کو ملاؤ- تو ج ق خط بھی ایسے ہی حصوں میں تقسیم ہو جائیگا جن کی نسبت دس خط کے حصوں جیسی ہوگی ٭

شکل ۱۴۴- اب خط کو کسی نقطہ پر ایسے دو حصوں میں تقسیم کرو جن میں ۲ و ۳ کی نسبت ہو

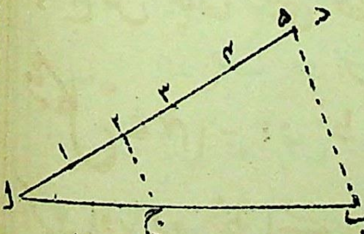

حل- اب خط کے ساتھ اد خط کوئی سا زاویہ بناتا ہوا نکالو- اور اد خط میں ا سے شروع کرکے پانچ نشان برابر فاصلے پر لگاؤ- ۵ ب کو ملاؤ اور ۲ نشان سے ۲ ج خط ۵ ب خط کا متوازی نکالو تو اب خط ج پر ایسے دو حصوں میں تقسیم ہو جائیگا جن میں ۲ و ۳ کی نسبت ہوگی ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۱۴۵- تین خط کسی نسبت میں معلوم ہیں چوتھا نسبتی خط معلوم کرو۔ مثلاً

(ا) تین خط ۴ و ۵ و ۸ کی نسبت میں معلوم ہوں تو چوتھا نسبتی خط ۱۰ ہوگا۔
(ب) اگر تین خط ۱۰ و ۸ و ۵ کی نسبت میں معلوم ہوں تو چوتھا نسبتی خط ۴ ہوگا۔

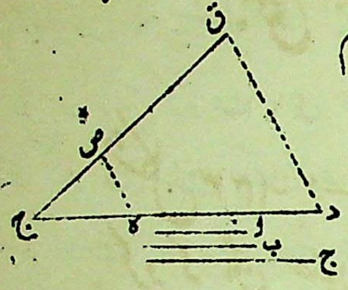

حل- فرض کرو ا، ب، ج خط کسی نسبت میں معلوم ہیں- دج ایک خط غیر محدود کھینچو۔ اور ج نقطے سے دج خط کے ساتھ کوئی سا زاویہ بناتا ہوا ج ق خط کھینچو۔ اور ہ ج = ب اور ص ج = ا اور ق ص = ج کے کاٹو۔ اور ہ ص کو ملاؤ۔ اور ق نقطے سے ق د خط ہ ص خط کا متوازی نکالو۔ تو د ہ چوتھا نسبتی خط مطلوب ہوگا۔

برعکس شکل ۱۴۶- اگر د ہ، ج، ب خط کسی نسبت میں معلوم ہوں۔ تو چوتھا نسبتی خط معلوم کرو۔

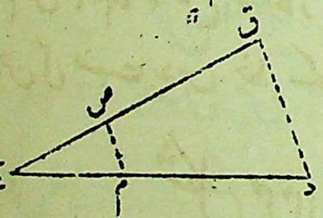

حل- دج = دج کے رکھو۔ اور دج خط کے ساتھ ج نقطے سے ج ق خط کوئی سا زاویہ بناتا ہوا کھینچو۔ اور ج ق = ج ق خط کے رکھو۔ دق کو ملاؤ۔ اور ج م = ب خط کے رکھو۔ اور م نقطے سے م ص متوازی دق خط کا نکالو۔ تو ج ص چوتھا نسبتی خط ہوگا۔

شکل ۱۴۷- دو خط کسی نسبت میں معلوم ہیں تیسرا نسبتی خط معلوم کرو اور وہ خط ایسے اربعہ متناسبہ میں آسکتے ہیں جسکے اوساط برابر ہوں

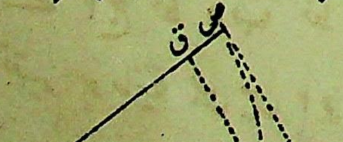

حل- ج م ایک خط غیر محدود کھینچو۔ اور ج م کے ساتھ ج ص خط کوئی سا زاویہ بناتا ہوا کھینچو۔ دج = ب خط مفروض اور ج ق = ا خط مفروض

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے رکھو۔ دق کو ملا دو۔ اور ج مرکز سے ج د دوری پر قوسیں بناؤ۔ جو ج ص خط کو ص نقطے پر کاٹے اور ص نقطے سے ص م خط متوازی دق خط کا نکالو۔ جو ج د بڑھے ہوئے خط کو م نقطے پر کاٹے۔ پس ج م خط مطلوب ہے ⁂

شکل ۱۴۸۔ دو خط کسی نسبت میں معلوم ہیں۔ اُن کے درمیان کا تیسرا خط ایسا معلوم کرو کہ اول : دوم :: دوم : سوم

حل۔ فرض کرو ف ، ی دو خط کسی نسبت میں معلوم ہیں۔ اب ایک خط ف اور ی خطوں کے مجموعہ کے برابر کھینچو یعنی

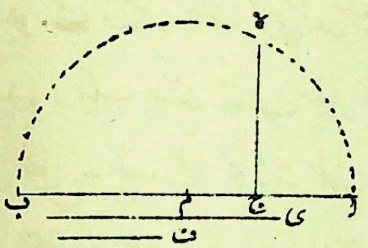

اج = ف اور ج ب = ی کے بناؤ۔

اب خط کی تنصیف کر کے نقطۂ تنصیف م کو مرکز مان کر م ب یا م ا کی دوری پر دائرہ کھینچو۔

اور ج نقطے سے ج ہ عمود اب خط پر نکالو جو نصف دائرے کو ہ پر کاٹے۔ تو ج ہ خط مطلوب ہوگا ⁂

نوٹ۔ دیکھو (شکل ۱۴، مقالہ ۲) ⁂

شکل ۱۴۹۔ اب خط کو کسی نقطہ ج پر ایسے دو حصوں میں تقسیم کرو کہ اب کو : اج :: اج : ج ب

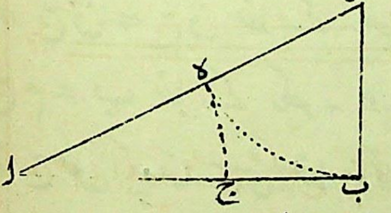

حل۔ اب خط کے ب انجام سے ب ق عمود = اب کے نصف کے نکالو اور ق ا کو ملاؤ۔ ق مرکز سے ق ب کی دوری پر قوس کھینچو۔ جو اق خط کو ہ نقطے پر کاٹے اور ا مرکز سے اہ خط کی دوری پر قوس بناؤ جو اب خط کو ج نقطے پر کاٹے۔ پس اب خط ج نقطے پر مطلوبہ حصوں میں تقسیم ہوگیا ⁂ (مقالہ ۶ شکل ۳۰) اب : اج :: اج : ج ب

شکل ۱۵۰۔ سکیل کا حال۔ اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے ⁂ زیادہ تر تین قسم کی سکیل کار آمد ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) **پلین سکیل** - وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے کسی دئے ہوئے خط کو ماپ سکتے ہیں یا نیا خط کسی طول کا کھینچ سکتے ہیں ÷

(۲) **ڈائگونل سکیل** - وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے ہم زیادہ سے زیادہ کسری طول یعنی ۱/۱۰ و ۱/۱۰۰ وغیرہ تک بھی ماپ سکتے ہیں - اور ۱۰۰ و ۱۰۵ و ۱۰۳ وغیرہ گزوں اور فٹوں کو انچوں اور انچوں کے حصوں میں ظاہر کر سکتے ہیں ÷

(۳) **کارڈ سکیل** - وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے سے ہم کسی خط کے ساتھ ہر ایک قسم کا زاویہ مسطحہ مستقیمۃ الخطین بنا سکتے ہیں ÷

نوٹ - یہی تینوں قسم کی سکیلیں زیادہ تر کار آمد ہیں ÷

(۱) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک فٹ = ایک انچ کے مانا جائے -

حل - ایک خط ۵ انچ طول کا ۵ برابر حصوں میں تقسیم کرو - اور اُن میں سے ایک حصے کو ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرو - وہ ہر ایک حصہ ایک ایک انچ کو ظاہر کریگا -

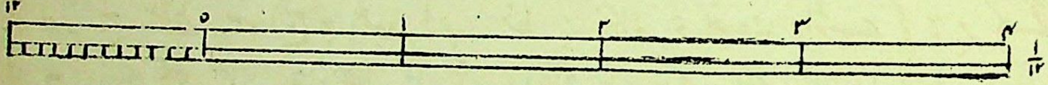

(۲) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک فٹ = ۱/۲ انچ کے مانا جائے -

حل - ایک خط ۵ انچ طول کا ۱۰ برابر حصوں میں تقسیم کرو - اور ان میں سے ایک حصے کو ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرو - وہ ہر ایک حصہ ایک ایک انچ کو ظاہر کریگا -

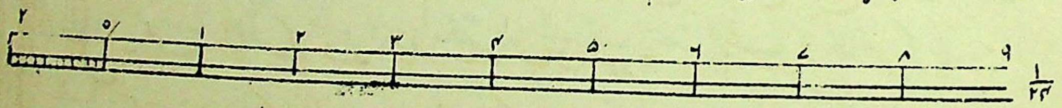

(۳) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک گز = ایک انچ کے مانا جائے اور وہ فٹوں کو ظاہر کرے -

حل - ایک خط ۵ انچ طول کا ۵ برابر حصوں میں تقسیم کرو - اور ان میں سے ایک حصے کو تین برابر حصوں میں تقسیم کرو - تو وہ ہر ایک حصہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا -

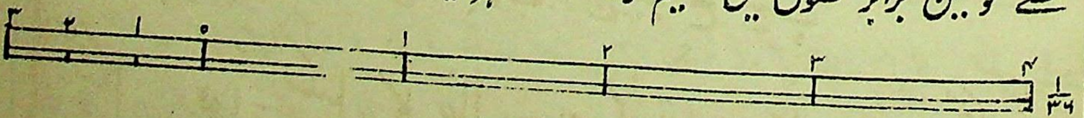

(۴) ایک ایسی سکیل بناؤ جس مین ایک میل = ۲ انچ کے مانا جائے اور وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرلانگوں کو ظاہر کرے۔

حل۔ ایک خط ۵ انچ طول کا ۲½ برابر حصّوں میں تقسیم کرو اور اُن میں سے ایک حصّے کو ۸ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصّہ فرلانگ کو ظاہر کریگا۔

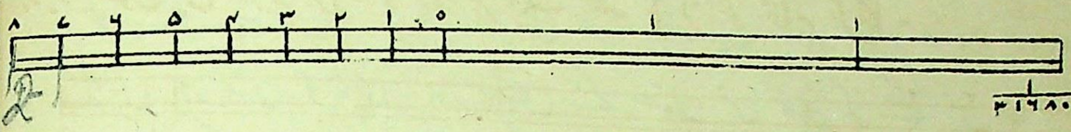

(۵) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک جریب = ایک انچ کے مانی جائے۔ اور وہ گزوں کو ظاہر کرے۔

حل۔ ایک خط ۵ انچ طول کا ۵ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ اور ان میں سے ایک حصّے کو ۴ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصّہ ایک پول کو ظاہر کریگا۔

نوٹ۔ ½۵ گز کا پول ہوتا ہے۔ اس لئے ایک حصّے کا ۲/۱۱ حصّہ لینے سے ایک گز ظاہر ہوگا۔

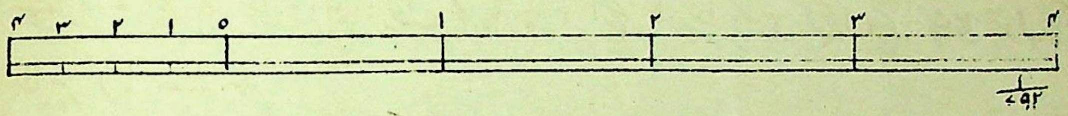

(۶) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک فرلانگ = ایک انچ کے مانا جائے۔ اور وہ جریبوں کو ظاہر کرے۔

حل۔ ایک خط ۵ انچ طول کا ۵ برابر حصّوں میں تقسیم کرو اور ایک حصّے کو ۱۰ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصّہ ۲۲۰÷۱۰ گز = ۲۲ گز کو ظاہر کریگا۔ لیکن ۲۲ گز کی ایک جریب ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہر ایک حصّہ جریب کو ظاہر کریگا۔

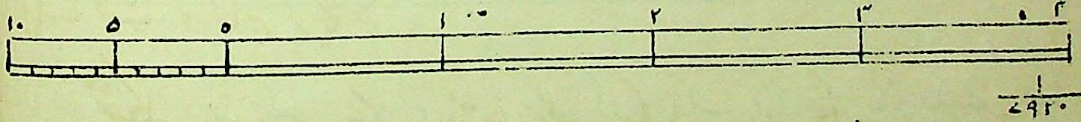

(۷) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک فرلانگ = ۲ انچ کے مانا جائے اور وہ پولوں کو ظاہر کرے۔

حل۔ ایک خط ۵ انچ طول کا ۲½ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ اور ایک حصّے کو ۲۰ برابر حصّوں میں تقسیم کرو تو وہ ہر ایک حصّہ ۲۲۰÷۲۰ = ۱۱ گز کو ظاہر کریگا۔ لیکن ½۵ گز کا پول ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک حصّہ ۲ پول کو ظاہر کریگا۔

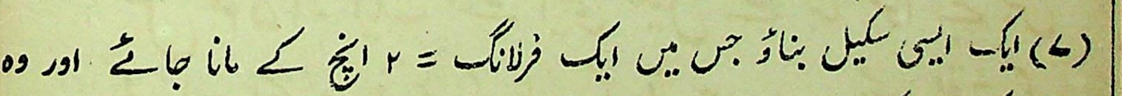

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۸) ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں $1\frac{1}{2}$ انچ = پول کے مانا جائے - اور وہ گزوں کو ظاہر کرے -

حل - ایک خط ۵ انچ طول کا $3\frac{1}{2}$ برابر حصوں میں تقسیم کرو - اور ایک ۲ حصہ کو ۱۱ برابر حصوں میں تقسیم کرو - تو وہ ہر ایک حصہ $\frac{1}{2}$ گز کو ظاہر کریگا -

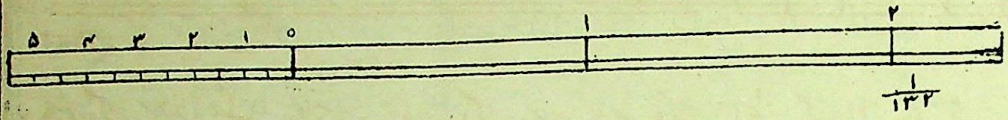

شکل ۱۵۱ - اگر نقشے پر ۳ فیٹ ۶ انچ کا خط ۱۰۰ گز کو ظاہر کرے تو وہ نقشہ کس سکیل سے بنا ہوا ہے -

حل - بموجب شرط سوال ۴۲ انچ کا خط ۱۰۰ × ۳۶ = ۳۶۰۰ انچوں کو ظاہر کرتا ہے یا ۷ انچ کا خط ۶۰۰ انچوں کو یا $3\frac{1}{2}$ انچ کا خط ۳۰۰ انچوں یا ۲۵ فٹوں کو ظاہر کرتا ہے ٭

شکل ۱۵۲ - ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں $1\frac{2}{5}$ انچ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کریں

حل - بموجب شرط سوال $\frac{7}{5}$ انچ ۱۰ فیٹ یا ۱۲۰ انچ کو ظاہر کرتے ہیں یا ۷ انچ ۶۰۰ انچوں کو یا $3\frac{1}{2}$ انچ ۳۰۰ انچوں یا ۲۵ فٹوں کو ظاہر کریگا - پس ایک خط $3\frac{1}{2}$ انچ کا کھینچو - اور $1\frac{2}{5}$ انچ کو ۱۰ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو ہر ایک حصہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا ٭

شکل ۱۵۳ - ایک نقشہ ایسی سکیل سے بنا ہوا ہے جس کے $2\frac{1}{2}$ انچ ۲۵ فیٹ کو ظاہر کرتے ہیں اب اُس نقشے کو ایسی سکیل سے بناؤ جس میں $3\frac{1}{2}$ انچ ۲۵ فیٹ کو ظاہر کریں -

حل - بموجب شرط سوال پہلی سکیل میں ایک انچ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کرتا ہے تو دوسری سکیل میں $1\frac{2}{5}$ انچ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کریگا -

کیونکہ ۲۵ فیٹ : ۱۰ فیٹ :: $\frac{7}{2}$ انچ : $1\frac{2}{5}$ انچ پس ایک خط $3\frac{1}{2}$ انچ کا کھینچو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ۱$\frac{۲}{۵}$ انچ کو ۱۰ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصّہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا۔ اس سکیل کو نقشہ بنانے میں استعمال کرو ÷

(حصوں کا طریق) ا نقطے سے اج کوئی خط ۲$\frac{۱}{۲}$ انچ طول کا کوئی سا زاویہ بناتا ہوا کھینچو۔ اور ایک انچ ام کو ۱۰ برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ م سے م د خط ب ج کا متوازی نکالو۔ اور ہر ایک نشان سے ب ج کے متوازی نکالو تو یہ متوازی خط اد خط کو ۱۰ برابر حصوں میں تقسیم کر دینگے۔ اور ہر ایک حصّہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا ÷

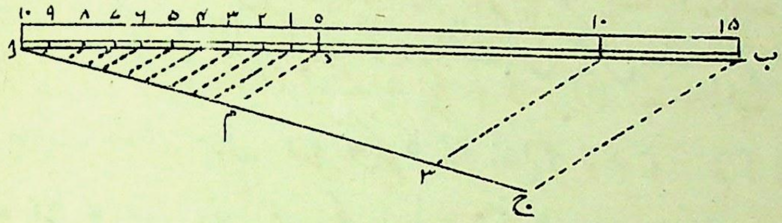

شکل ۱۵۴ - ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک انچ = ۱۳ فیٹ ۴ انچ کے ہو۔ اور وہ فٹوں کی تعداد کو ظاہر کرے

حل۔ بموجب شرط سوال سکیل پر ایک انچ = $\frac{۴۰}{۳}$ فیٹ یا $\frac{۱۵}{۴}$ انچ = ۵۰ فیٹ۔ پس۔ ایک خط ۳$\frac{۳}{۴}$ انچ طول کا ۵ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو ہر ایک حصّہ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کریگا۔ اب ایک حصے کو ۱۰ برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصّہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا ÷

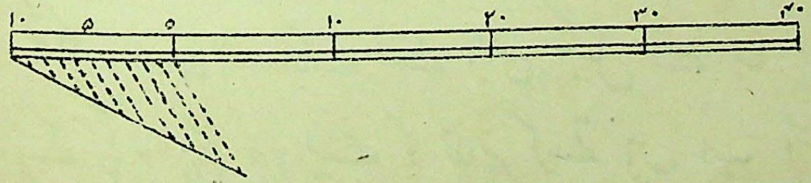

شکل ۱۵۵ - ایک ایسی سکیل بناؤ جس میں ایک انچ = ۱۶ انچ کے ہو اور فٹوں کو ظاہر کرے

حل۔ بموجب شرط سوال ایک انچ ۱۶ انچوں کو یا $\frac{۳}{۴}$ انچ ۱۲ انچوں کو ظاہر کریگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس لئے ایک خط ۳/۴ ۲ انچ طول کا ۵ برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ تو ہر ایک حصّے کا طول ۳/۴ انچ ہوگا۔ اب ان میں سے ایک حصّے کو ۱۲ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ تو وہ ہر ایک حصّہ ایک انچ کو ظاہر کریگا۔ اور ۳/۴ انچ کا خط ایک فٹ کو ظاہر کریگا۔

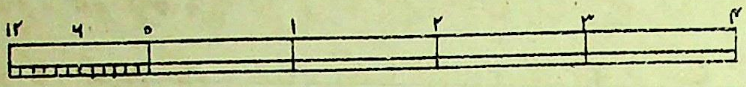

شکل ۱۵۶۔ کسی سکیل کا ٹکڑا جو ۳ فیٹ ۹ انچ طول کو ظاہر کرتا ہے دیا ہوا ہے۔ اس سکیل کو پورا کرو اور پھر ۶ فیٹ اور ایک انچ کا خط نکالو

حل۔ فرض کرو اب خط ۳ فیٹ ۹ انچ کو ظاہر کرتا ہے۔ اب خط کے ساتھ کوئی سا زاویہ بناتا ہوا اج خط کھینچو۔ اور اس کو د، ی، م، ط پر پانچ برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ ج ب کو ملاؤ۔ اور ط نقطے سے طف متوازی ج ب خط کا نکالو۔ تو ب ف خط ۹ انچ کو ظاہر کریگا۔ اور اس باقی اف خط کو تین برابر حصّوں میں تقسیم کرو تو ایک حصّہ اک ایک فٹ کو ظاہر کریگا۔ اب کوئی سکیل لیکر اک خط کو ماپ لو اور دریافت کرو کہ اک کتنے انچ ہے۔ تو معلوم ہوگا کہ اتنے انچ ایک فٹ کو ظاہر کرتے ہیں۔ اب وہ سکیل بن سکتی ہے۔ اور اس کے ذریعے ۶ فیٹ اور ایک انچ کا خط نکال لو۔ **نوٹ۔** یہاں آدھ انچ ایک فٹ کو ظاہر کرتا ہے۔

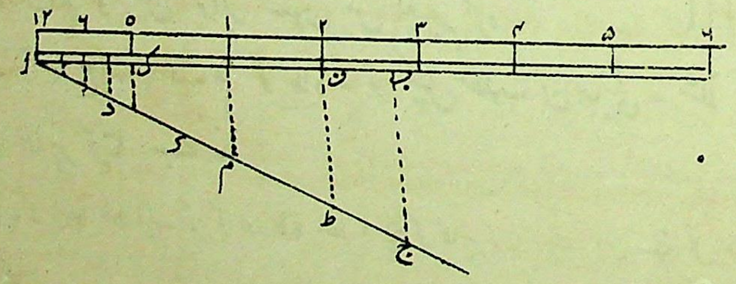

شکل ۱۵۷۔ اب ایک خط ۲ فیٹ ۴ انچ کو ظاہر کرتا ہے اس کو اس قدر بڑھاؤ کہ بڑھا ہوا خط ۷ فیٹ کو ظاہر کرے

حل۔ اب خط کے ساتھ کوئی زاویہ بناتا ہوا اج خط کھینچو۔ اور اج کو ب پ ت ٹ ث ط نقاط پر سات برابر حصّوں میں تقسیم کرو۔ ب ج کو ملاؤ۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ط نقطے سے ط ف متوازی ب ج کا نکالو تو ب ف خط ۴ انچ کو ظاہر کریگا۔ اب باقی خط اف کی ع پر تنصیف کرد تو اع خط ایک فٹ کو ظاہر کریگا۔ اب مفروضہ خط کو سیدھ میں بڑھاؤ۔ اور اص خط اع سے سات گنا ماپ لو تو اص ۷ فیٹ کو ظاہر کریگا +

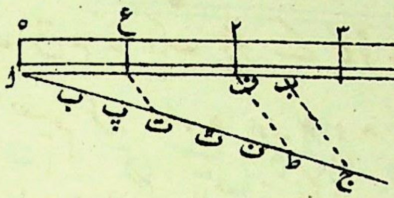

شکل ۱۵۸۔ ایک ایسی ڈائگونل سکیل بناؤ جس میں ۳/۴ انچ = ایک گز کے ہو اور فٹوں و انچوں کو ظاہر کرے۔

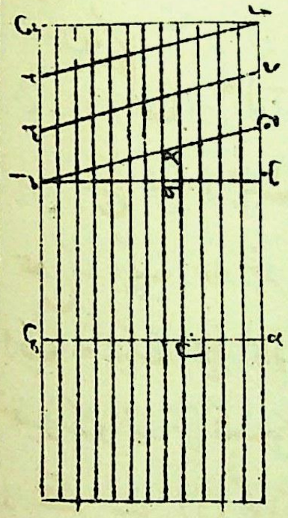

حل۔ ایک خط ا ل غیر محدود کھینچو۔ اور اس میں سے اب = ۳/۴ انچ کے بناؤ۔ اور اب خط کو د، ج پر تین برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ ا نقطے سے اق کوئی خط اب خط پر عمود نکالو۔ اور اق کو ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرو اور نقاط تقسیم سے ا ل خط کے متوازی خط نکالو۔ اور ص ق متوازی خط میں سے ق م = اب = ۳/۴ انچ کے بناؤ اور ق م کو تین برابر حصوں میں تقسیم کرو۔ ۲ا، ۳د، ج م، ب م کو ملاؤ۔ تو سکیل مطلوب بن جائیگی۔ مثلاً ط ل خط ایک گز ۸ انچ کو ظاہر کرتا ہے +

قاعدہ۔ چونکہ ل ط خط ایک گز کو اور ط ط خط ۸ انچ کو ظاہر کرتا ہے اس لئے کل خط ط ل ایک گز ۸ انچ کو ظاہر کریگا +

شکل ۱۵۹۔ ایک ایسی ڈائگونل سکیل بناؤ جس میں ایک انچ = ۱۰۰ انچ کے ہو اور وہ انچوں کو ظاہر کرے

حل۔ ایک خط غیر محدود ا ل کھینچو۔ اور اس میں سے اب = ایک انچ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

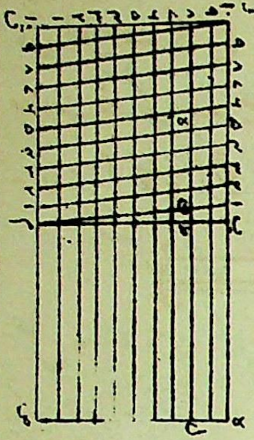

بناؤ اور اب خط کو ۱۰ برابر حصّوں میں تقسیم کرو تو ہر ایک
حصّہ ۱۰ انچ کو ظاہر کریگا - ا نقطے سے اق کوئی خط اب پر
عمود نکالو - اور اس کو ۱۰ برابر حصّوں میں تقسیم کرو - اور
نقاطِ تقسیم سے اہ خط کے متوازی خط کھینچو - ق ص متوازی
خط ہیں - ق م = ایک انچ کے کاٹو - اور ق م کو ۱۰ برابر
حصّوں میں تقسیم کرو ۱۰، ۹ اور ۹، ۸ اور ۸، ۷ وغیرہ
ا، م اور ب، م کو ملاؤ تو سکیل مطلوب بن جائیگی -
جس سے انچ ظاہر ہونگے - مثلاً ہ ل خط ۱۵۸ انچ کو ظاہر کرتا ہے -

قاعدہ - چونکہ ل ط خط ۱۰۰ انچ کو اور ط ن خط ۸ انچ کو اور ن ہ خط ۵۰ انچ کو ظاہر کرتا ہے - اس لئے
ہ ل خط ۱۵۸ انچ یعنی ۱،۵۸ انچ کو ظاہر کریگا ؛

شکل ۱۶۰ - ایک ایسی ڈائگونل سکیل بناؤ جس میں ایک انچ = ۱۰ فیٹ کے ہو اور وہ انچوں اور فٹوں کو ظاہر کرے

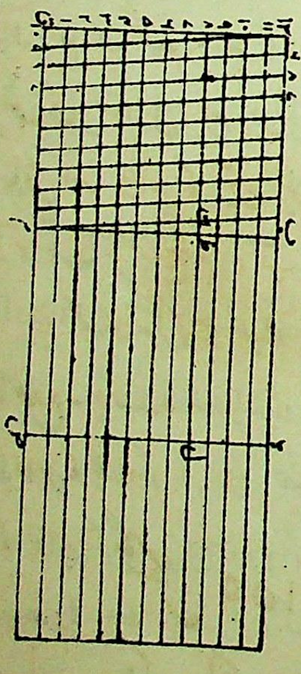

حل - ایک خط غیر محدود اہ کھینچو - اس میں سے
اب = ایک انچ کاٹو اور اب خط کو ۱۰ برابر حصّوں میں
تقسیم کرو تو ہر ایک حصّہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا -
ا نقطے سے اق کوئی خط اب پر عمود نکالو - اور اق
کو ۱۲ برابر حصّوں میں تقسیم کرو - اور نقاط تقسیم سے
اہ خط کے متوازی نکالو - اور ق ص متوازی خط ہیں سے
ق م = اب = ایک انچ کے کاٹو اور ق م کو ۱۰ برابر
حصّوں میں تقسیم کرو اب ۱۰، ۹ اور ۹، ۸ اور
۸، ۷ ا، م اور ب، م کو ملاؤ تو مطلوبہ ڈائگونل
سکیل بن جائیگی - جس سے انچ اور فٹ جتنے چاہیں
لے سکتے ہیں - مثلاً ہ ل خط ۱۷ فیٹ ۸ انچ کو ظاہر کرتا ہے +

قاعدہ - چونکہ ل ط خط ۱۰ فیٹ کو اور ط ن خط ۸ انچ کو اور ن ہ خط ۷ فیٹ کو ظاہر کرتا ہے - اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے ہ ک خط ۱۷ فیٹ ۸ انچ کو ظاہر کریگا ۔

شکل ۱۶۱ - ایک ایسی پلین سکیل جس کا ہر ایک حصہ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کرتا ہے - دی ہوئی ہے - اسکو ایسی ڈائگونل سکیل میں تبدیل کرو جس سے انچ اور فٹ ظاہر ہوں -

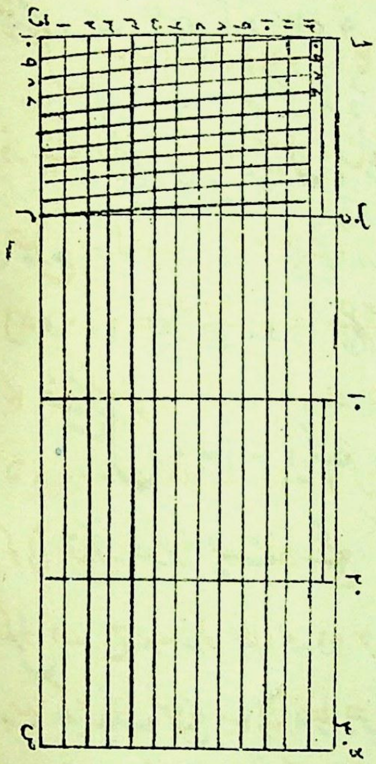

حل - ا ہ پلین سکیل کی لمبائی ہے - اور اب ایک حصہ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کرتا ہے - اب خط کو ۱۰ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو ہر ایک حصہ ایک فٹ کو ظاہر کریگا - ا نقطے سے ا ہ خط پر ا ق کوئی خط عمود نکالو - اور ا ق کو ۱۲ برابر حصوں میں تقسیم کرو اور نقاط تقسیم سے ا ہ خط کے متوازی خط کھینچو - اور ق ص متوازی خط میں سے ق م = اب کے بناؤ - اور ق م کو ۱۰ برابر حصوں میں تقسم کرو - ۱۰، ۹ اور ۹، ۸ اور ۸، ۷ وغیرہ ا، م اور ب، م کو ملا دو - پس مطلوبہ ڈائگونل سکیل بن جائیگی ۔

شکل ۱۶۲ - ایک سکیل بناؤ جس میں $\frac{5}{8}$ انچ = ایک میل کے مانا جائے اور اس سکیل کے ذریعے ایک خط ۴ میل ۲ فرلانگ ۸۰ گز کا نکالو -

حل - ایک خط غیر محدود ا، ہ کھینچو - اس میں ا، ب = $\frac{5}{8}$ انچ کے کاٹو - اور ا، ب خط کو ۸ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو اس کا ہر ایک حصہ ایک فرلانگ کو ظاہر کریگا - پس ۲۲۰ گز کا ایک فرلانگ ہوتا ہے - اس واسطے ا، ہ خط کے ساتھ ا نقطہ سے ا، ک عمود گراؤ - اور اس کو ۱۱ برابر حصوں میں تقسیم کرو - ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ وغیرہ نشانوں سے ا، ہ خط کے متوازی خط کھینچو - ب، ج ل، س، م، ہ نقاط سے عمود گراؤ - اور ک، ط خط کو ۸ برابر حصوں میں تقسیم کرو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ب ء گ، کو ملا دو اور ب ء گ خط کے متوازی ن ء م وغیرہ خط کھینچو۔ اب ع ء ی خط ۴ میل ٦ فرلانگ ۸۰ گز کا ہوگا۔

شکل ۱٦۳- ۲٫٦۲۵ انچ کا اب خط ۱ میل ۱ فرلانگ ۱۱۰ گز کو ظاہر کرتا ہے اُسکے ذریعے ایک ایسی سکیل بناؤ جس سے ۳ میل ۷ فرلانگ ۱۰۰ گز ظاہر کر سکیں

حل۔ اب = ۲٫٦۲۵ انچ

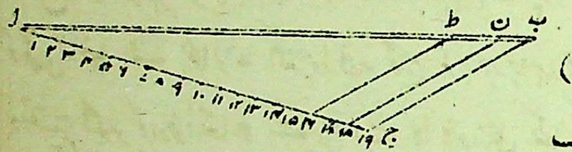

$(۲٫٦۲۵ = ۲\frac{٦۲۵}{۱۰۰۰} = \frac{۲۵}{۸۰} = ۲\frac{۵}{۸})$

کا خط کھینچو۔ ۱×۸+۱ = ۹ فرلانگ

۹ × ۲۲۰ + ۱۱۰ = ۲۰۹۰ گز۔ ۲۰۹۰ ÷ ۱۹ = ۱۱۰ گز کا ہر ایک حصہ۔ اب کے ساتھ کوئی زاویہ بناتا ہوا خط اج کھینچو۔ اور اج کو ۱۹ برابر حصوں نقاط ۱ و ۲ وغیرہ پر تقسیم کرو اور ج ب کو ملاؤ۔ ۱۸ و ۱٦ سے ج ب کے متوازی خط کھینچو جو اب میں نقاط ن و ط پیدا کریں۔ پس ب ن خط = ۱۱۰ گز کے ہوگا اور ن ط ایک فرلانگ کو ظاہر کریگا۔ اور اط خط = ایک میل کے ہوگا۔ پس بذریعہ سکیل بالا کے اس سکیل کو پورا کرو اور اس سے ۳ میل ۷ فرلانگ ۱۰۰ گز کا خط ظاہر کرو ÷

شکل ۱٦۴- ۱٫۷۵ انچ کا اب خط ۲ پول ۲ ¾ گز کو ظاہر کرتا ہے اُس کے ذریعے ایک ایسی سکیل بناؤ جس سے ۱ جریب ۲ پول ۳ گز ظاہر کر سکیں

حل۔ اب خط = ۱٫۷۵ انچ $(۱٫۷۵ = ۱\frac{۷۵}{۱۰۰} = ۱\frac{۳}{۴})$ کا کھینچو۔ اور اب کے ساتھ اج کوئی زاویہ بناتا ہوا خط کھینچو اور اج کو ۵ برابر حصوں نقاط ۱ و ۲ وغیرہ پر تقسیم کرو اور ج ب کو ملاؤ۔ ۴ و ۲ سے ج ب کے متوازی خط کھینچو جو اب میں نقاط ک ء گ پیدا کریں۔ پس ب ک ۲ ¾ گز کو ظاہر کریگا اور ک گ ء گ ا ایک ایک پول کو اور اگ کو ۱۱ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو ہر ایک حصہ ½ گز کے = ہوگا

Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اب کو م تک بڑھا کر سکیل کو پورا کرو اور اس سے ۱ جریب ۲ پول ۳ گز کا خط م ص خط ۱ جریب ۲ پول ۳ گز کو ظاہر کریگا۔

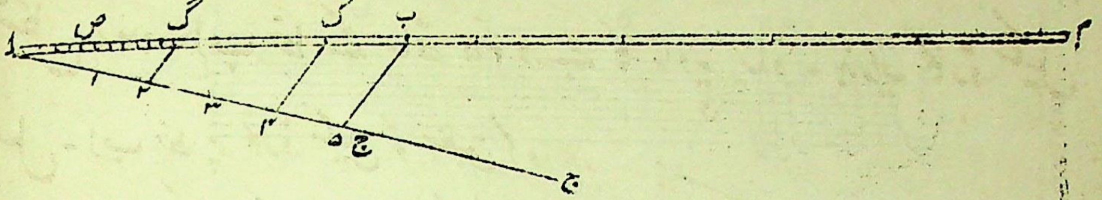

شکل ۱۶۵ - ۱،۵ گ کا اب خط ۱ گز ۱ فٹ کو ظاہر کرتا ہے اسکے ذریعے ایک ایسی سکیل بناؤ جس سے ۳ گز ۱ فٹ کا خط ناپ سکیں

حل - اب خط = ۱،۵ گ (۱،۵ = ۱۵/۱۰ = ۱½) کا کھینچو - اور اب کے ساتھ اج کوئی زاویہ بناتا ہوا خط کھینچو اور اج کو ۴ برابر حصّوں نقاط ۱ و ۲ وغیرہ پر تقسیم کرو اور ج ب کو ملاؤ - ۳ سے ج ب کا متوازی خط کھینچو جو اب میں و نقطہ پیدا کرے پس ب و = ایک فٹ کے ہوگا اور ا و = ۱ گز کے - اب کو م تک بڑھاؤ - اور و سے ۱، ۲ و = ۱ و ۲ وغیرہ ہندسہ لگاؤ - پس ل اور م خط ۳ گز ۱ فٹ کو ظاہر کریگا -

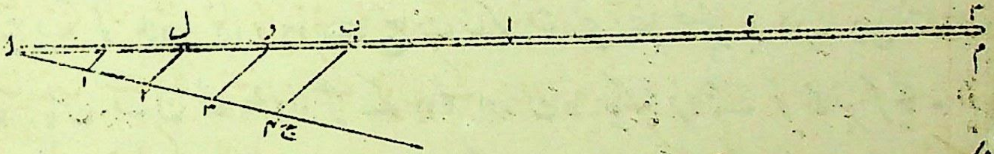

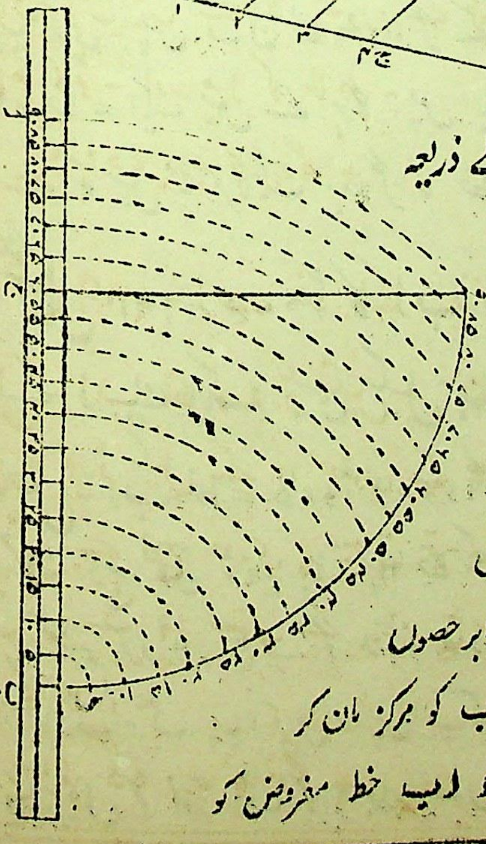

شکل ۱۶۶ - ایک ایسی کارڈ سکیل بناؤ جسکے ذریعہ کسی خط کے ساتھ ہر قسم کا زاویہ بنا سکیں -

حل - اب ایک خط کھینچو اور کسی نقطۂ ج سے ج ق کوئی عمود اب خط پر نکالو - اور ج مرکز سے ج ب دوری پر ق ب قوس بناؤ - ب ج ق زاویہ ۹۰ درجہ کا ہوگا - اور ب ق قوس بھی ۹۰ درجہ کی ہوگی - پس ب ق قوس کو ۱۸ برابر حصوں میں تقسیم کرو تو ہر ایک حصّہ ۵ درجہ کا ہوگا - ب کو مرکز مان کر ہر ایک حصّے تک کی دوری پر قوسیں بناؤ - جو اب خط مفروض کو

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۸ برابر حصوں میں تقسیم کرینگی اور ہر ایک حصہ ۵ درجہ کا ہوگا۔ پس اس کے ذریعے کسی خط کے ساتھ کوئی سازاویہ بنا سکتے ہیں ٭

شکل ۱۶۷۔ اب خط کے ساتھ ۲۵ درجے کا زاویہ بناؤ۔ بذریعۂ کارڈ سکیل

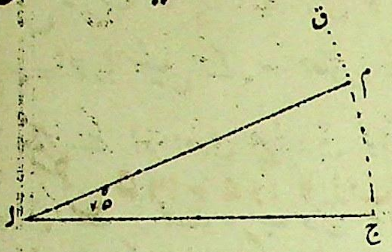

حل۔ اب خط پر کارڈ سکیل کو منطبق کرو اور
اج = کارڈ سکیل کے ۱۲ حصوں کے کاٹو۔ ا
مرکز سے اج دوری پر ج ق کوئی قوس بناؤ۔
اور ج م قوس = کارڈ سکیل کے ۵ حصوں کے طول کے کاٹو اور م ا کو ملادو۔
تو ج ا م مطلوبہ ۲۵ درجہ کا ہوگا۔

شکل ۱۶۸۔ اب خط کے ساتھ بذریعہ کارڈ سکیل ۷۵ درجہ کا زاویہ بناؤ

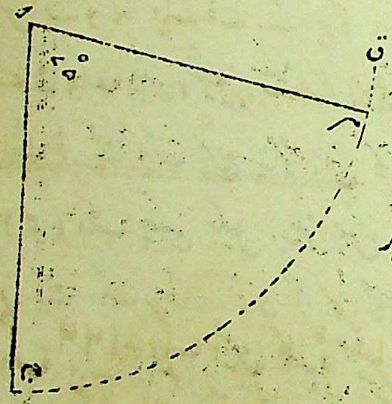

حل۔ اب خط پر کارڈ سکیل کو منطبق کرو۔
اور اج = کارڈ سکیل کے ۱۲ حصوں کے کاٹو۔
ا مرکز سے اج کی دوری پر کوئی قوس ج ق بناؤ
ج ق قوس میں سے ۱۵ حصوں کے طول کے برابر
ج م کاٹو۔ اور م ا کو ملادو۔
تو ج ا م ۷۵ درجہ کا ہوگا ٭

شکل ۱۶۹۔ اب خط کے ساتھ بذریعہ کارڈ سکیل ۹۵ درجہ کا زاویہ بناؤ

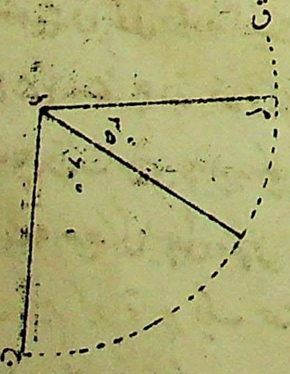

حل۔ اب خط کو کارڈ سکیل پر منطبق کرو اور
اج = کارڈ سکیل کے ۱۲ حصوں کے کاٹو۔
ا مرکز سے اج دوری پر ج ق قوس بناؤ۔ اور ج ق
قوس میں سے ۱۹ حصوں کے برابر ج م قوس کاٹو۔
م ا کو ملادو۔
تو ج ا م ۹۵ درجہ کا ہوگا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکل ۷۰ ۔ ب ا ج ایک زاویہ دیا ہوا ہے ۔ بذریعۂ کارڈ سکیل دریافت کرو ۔ کہ وہ کتنے درجے کا زاویہ ہے

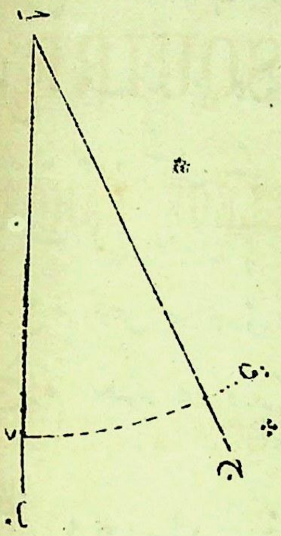

حل ۔ ا ب خط پر کارڈ سکیل کو منطبق کرو ۔ اور
اد = کارڈ سکیل کے ۱۲ حصوں کے کاٹو ۔
ا مرکز سے اد دوری پر دق کوئی قوس بناؤ جو اج خط کو ق نقطے پر کاٹے ۔ اب دق قوس کو ماپ کر دیکھو ۔ کہ کارڈ سکیل کے کتنے حصوں کے برابر ہے ۔ اُن حصوں کو پانچ میں ضرب دینے سے زاویہ کی تعداد معلوم ہو جائیگی ٭

سوالات سکیلوں کے متعلق

(۱) ایک پلین سکیل بناؤ جس میں ایک انچ ۱۰ فیٹ کو ظاہر کرے اور اسی سکیل کے ذریعے ایک مربع بناؤ جس کا ایک مربع ۳۲ فیٹ کا ہو ٭

(۲) ایک پلین سکیل بناؤ جس میں ۲ انچ ایک میل کو ظاہر کریں اور اس کے ذریعے ایک خط ۵۰۰ گز کا نکالو ٭

(۳) ایک ڈائگونل سکیل بناؤ جس میں $1\frac{1}{2}$ انچ ۲۰۰ گز کو ظاہر کرے اور اسکے ذریعے ایک خط ۱۵۰ انچ کا نکالو ٭

(۴) ایک ڈائگونل سکیل بناؤ جس میں $1\frac{2}{5}$ انچ ۹ فیٹ کو ظاہر کریں اور اس کے ذریعے ایک خط ۱۴ فیٹ ۸ انچ کا نکالو ٭

(۵) دئے ہوئے خط کے ساتھ کارڈ سکیل کے ذریعے ۱۳۵ درجے کا زاویہ بناؤ ٭

(۶) ایک ایسی پلین سکیل جس کا ہر ایک حصہ ۸ فیٹ کو ظاہر کرتا ہے دی ہوئی ہے اس کو ایسی ڈائگونل سکیل میں تبدیل کرو جس سے انچ اور فٹ ظاہر ہوں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

TO

H. T. KNOWLTON, ESQUIRE,

PRINCIPAL, CENTRAL TRAINING COLLEGE, LAHORE,

AND

SECRETARY, PUNJAB TEXT BOOK COMMITTEE.

THIS BOOK

IS

(WITH PERMISSION)

DEDICATED

As an humble tribute of respect and Gratitude

BY

His Most Obedient Servant.

SITA RAM, DRAWING MASTER,

CENTRAL TRAINING COLLEGE,

LAHORE.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعلان

اِس کتاب کی حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے۔ کوئی صاحب طبع کرنے کا قصد نہ فرمائیں*

Entered in Database
Signature With Date

اس کا دوسرا حصّہ بھی تیار ہو رہا ہے۔ اُمیّد ہے جلدی چھپ کر ناظرین کی خدمت میں پیش ہوگا*

فری ہینڈ ڈرائنگ۔ جو خصوصاً طلبائے مڈل سکول کے واسطے تیار کی گئی ہے۔ اور **عملی اقلیدس** کی کتب وغیرہ مؤلف سے مل سکتی ہیں*

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

RAM UPDESH

G. K. U.